www.bhupendrajinqe.www

علم اصول الدین یعنی عقاید

وہ علم ہی جسمیں بحث کیجاتی ہی اوس چیزوں کی جنکا اعتقاد کرنا
واجب ہی پس اعتقاد کری اسبات کا کہ عالم حادث اور پیدا ہی اور صانع اوسکا حدی واحد قدیم ہی جسکا
وجود سگا ابتدا ہی نہ انتہا ہی مخالف اور ذاتوں کے نہ وہ کسی جسم ہی نہ اوسکی کوئی مثل اور اسبات کا اعتقاد
کری کہ کافر کی جسمیں عذاب قبر کا اور سوال منکر و نکیر کا ہر صاحب قبر کے لئی حق ہی اور پھر زندہ کی جانے
اور جمع ہونے کے ہر جسم کا پھر سے بننا جسکے سب اجزا کے ساتھ حق ہی اور اسبات کا کہ حوض کوثر
اور میزان اور صراط اور شفاعت اور مسلمانوں کا اپنے قدموں کا جنت میں جانے سے پہلا اور بیچی حق ہی اور
اور اسبات کا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک سمیت معراج کے آسمان پر شریف لیجانا بیچ جاگے کے اوپر بیت المقدس کے
ہدایت بیداری میں حق ہی اور اسبات کا کہ عیسی علیہ السلام کا آسمان پر سے زمین پر اوترنا قیامت کے قریب
اور دجال کا مارنا حق ہی اور اسبات کا کہ حدیث صاف کے قرآن شریف کا دوی زمین سے اوٹھ جانا حق ہی تا انکہ ایک
آدمی اوسکی زمین پر نہ رہے جائیگی اور اسبات کا کہ بہشت اور دوزخ دونوں اوس روز سے پہلے پیدا کی گئی ہیں اور
بہشت آسمان پر ہی اور دوزخ کے قعر میں جسمیں اختلاف ہی کہ نیچے زمین کے نیچی حق ہی واللہ اعلم اور اسبات کا کہ دوزخ
بعد مرنے بدن کے ہمیشہ رہنی ہی آرام سے رہیں یا عذاب میں لیکن خالدین ہونگے اور اسبات کا کہ موت کا وقت مقرر ہے
اور فسق ایمان کو زائل نہیں کرتا مگر جو اللہ تعالی کی صفات کو نسبت جسم ہونے کے کری اور اوسکی برخلاف کے علم سے

تفسیر اوس علم کو کہتے ہیں جسمیں قرآن کے اوترنے کے اور اوسکی سنہ اور اوسکی نظموں کے اور اوسکی اور اون
الفاظ کے اور معنے اور احکام کے متعلق بحث کیجاتی ہی اور یہ ایک مقصد اور بہت نوع میں بٹا ہوا ہی **مقدمہ**
قرآن مجید کہ ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر اوترا ہی آپ کا معجزہ ہی اور ہر سورہ اوسکی اوسکا ایک ٹکڑا ہی کہ ایک
ایک خاص نام کیساتھ موسوم ہی اور نبی صلعم نے اوسپر توقف فرمایا یعنے پڑھتے پڑھتے وہاں پر ٹھہر گئے ہیں اور
آیۃ ایک ٹکڑا قرآن کے کلموں کا ہی کہ دو آیتوں کے درمیانی فصل سے پہچانے جاتے ہی اور آیۃ کے دو قسم
ہی فاصل اور مفصول فاصل اللہ تعالی کا وہ کلام ہی جو اوسکے شایان ہی جیسے آیۃ الکرسی اور مفصول
وہ کلام ہے جو غیر کی حکایت ہی جیسی سورۂ تبت اور حرام ہی قرآن کو سوای عربی کے دوسری زبان میں
پڑھنا یعنے الفاظ عربی کے نہ پڑھی صرف دہی ترجمہ پڑھا کری صرف معانے ہوں یا مضمون اسواسطیکہ قرآن کے
اوترنے سے جو معجزہ مقصود ہی وہ فوت ہو جاتا ہے اور اپنی راے سے قرآن کے تفسیر کرنا حرام ہی تاں اوس
شخص کو جو اوسکی فواعد کا عالم اور قرآن کے علوم کا عارف ہی تاویل کرنا درست ہی اور تفسیر اور تاویل میں یہ
فرق ہی کہ تفسیر خدا پر گواہی دینا ہی اور قطعی حکم کرنا کہ اس لفظ سے خدا کی مراد یہی ہی اور یہ بات جائز نہیں
مگر قول نبی صلعم سے کہ آپنی اسکی معنی یون فرمائی ہیں یا قول صحابہ سے جنکا سامنی قرآن اوترا اور وحی آئی
اسے سبب حاکم نزدیک اور قطعاً کہدیا کہ صحابے کی تفسیر مطلقاً مرفوع کا حکم رکھتی ہی مرفوع وہ ہی جسکا سند
حضرت تک ہی اور تاویل وہ ہی کہ جس بات میں کئی احتمالات ہیں اونمیں سے ایک کو ترجیح دیں بدون
حکم قطعے کے اور یہ نہ کہیں کہ خدا کی یہی مراد ہی اور اسے سبب صحابہ اور سلف کی ایک جماعت نے اختلاف کیا ہی تاویل میں
آیتوں کے اور اگر اونکی نزدیک اون امور میں جنمیں اختلاف ہی پیغمبر صلعم کا حکم قطعی ہوتا تو اختلاف نکرتے اور بعضوں نے باوجود
تاویل رکھنے کے یہی اختلاف نہیں کیا تاکہ یہ بات رکی جاوی۔ اب تفسیر کے قسموں کا ذکر کیا جاتا ہی **ایک قسم** وہ ہی جو سورۃ کے
نازل ہونے کے طرف رجوع کرتا ہی کہ کسوقت نازل ہوی یا کہاں نازل ہوئی اور اسکی بارہ قسمیں ہیں **پہلی** اور **دوسری**

اون تفسیر ٥٥

الفاظ کی دونوں صورتیں ہیں یا اختلاف کافر ہو جاتا ہے اور جسمیں یہ بات کفر ہوی اوسکی متعلق کے عدالتیں اور حاکم اوسکے
عذاب پر حکم قطعی ہیں ہی کہ خواہ بیچارہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا بلکہ حکم قطعی ہی کہ وہ دوزخ میں پڑیگا
اور سزا بھگت کر دوزخ سے نکالا جاویگا اور بہشت میں داخل کیا جاویگا اور اوسکے اعتقاد کی کہ مخلوق سے افضل
حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں پس خلیل ابراہیم علیہ السلام پس کلیم اللہ موسے پس روح اللہ عیسے علیہم السلام پھر اولوالعزم میں اونکی پیچھے انبیا سے افضل ہیں تفاوت درجات پس ملائکہ مقربین افضل ہیں اور ملائکہ میں
حضرت جبرئیل افضل ہیں اونکی پیچھے اکثر افضل انبیا کے ہیں اونکی بعد عمر بن خطاب پس عثمان بن عفان
پس علی بن ابی طالب پس باقی عشرہ مبشرہ جنکے جنتی ہونے کی پیغمبر نے شہادت دیی ہی اور وہ طلحہ اور زبیر
اور سعید بن زید اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم میں اونکی بعد اہل بدر سب صحابے افضل ہیں
اور وہ تین سو ستر آدمی ہیں پس اہل احد پس اہل بیعت الرضوان اونکی بعد تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پس باقی امت
محمدی افضل ہی سب امتوں سے اپنی اپنی وصفوں کی اختلاف کیساتھ اور اعتقاد کری کہ تمام آدمیوں میں اور ساری
امت میں افضل مریم بنت عمران اور فاطمہ بنت النبی صلعم ہیں اور ساری انبیا معصوم ہیں اور ساری صحابہ عادل ہیں
اسواسطے کہ عیر الامۃ ہیں اور ائمہ اربعہ یعنے امام اعظم ابو حنیفہ کوفی اور مالک بن انس اور محمد بن ادریس اور احمد بن حنبل
راہ راست پر ہیں یہ خلاصہ ہیں انتظام التدراید لقوۃ النقایہ کا ہی **علم تفسیر**

سے تیسری ہجرت کی سفر میں بھی رکعتی تھی ساتویں اور آٹھویں قسم مبنی اور شتابی ہی یعنی گرمی اور جلدی کی صیغے جیسے آیت یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ اور شتابی جیسے دس آیتیں براءت میں اور سیزدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سورہ نور میں کہ اول اور غائبہ ہی ان الذین جاؤا بالافک الایتین بارہویں قسم فراشی ہی کہ فرش پر استراحت پر نازل ہوئی ہی جیسے آیت الثلاثۃ الذین خلفوا کہ اوسکی اوترتی وقت اکثر صنعم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں استراحت فرماتی تھی اور اوسی سے ملتی ہوئی وہ ہی جو نازل ہوئی اوس حالت میں کہ آپ پیغمبروں کا سا سونا سوتی تھی مانند سورہ کوثر کی دسویں قسم اوترتی کے اسباب ہیں اور اس مقدمہ میں بہت تصنیفیں ہوئیں ہیں اور اس باب میں جو صحابی سے روایت آئی ہی حدیث مرفوع کا حکم رکھتی ہی اسلئے جس مادی میں اجتہاد کا دخل نہیں ہی اوسمیں صحابی کا قول مرفوع ہی اور اگر بالسنہ ہو وہ منقطع ہی اوسمیں التفات نہیں کرتے اور تابعی کا قول ہو تو مرسل ہی اسواسطے کہ یہ وہ روایت ہی کہ صحابی اوسمیں ساقط ہی یعنی صحابی کا نام اوسمیں شریک نہیں پس اگر یہ سند کے ہو تو مردود ہی اور صحیح ہوای اسمیں قصہ افک یعنی بہتان کا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر کیا گیا تھا اور وہ مشہوری صحاح وغیرہ میں اور آیۃ تیمم اور سعی کی صحیحین میں ہی اور آیۃ حجاب کے اور آیۃ نماز پڑھنے کی بھی مقام ابراہیم کے اور آیۃ عسی ربہ ان طلقکن الآیہ گیارہویں قسم اس باب میں ہی کہ کون آیت پہلی اوتری ہی پس صحیح مرتبہ ہی کہ پہلی آیت اقرء باسم ربک ہی بعدہ مدثر اور بعضی کہتے ہیں کہ عکس اسکا ہی جیسا کہ صحیحین میں ہی اور مدینہ میں جو پہلی سورۃ نازل ہوی ویل للمطففین ہے اور بعض کہتے ہیں سورۂ بقر ہے پہلی روایت علی بن حسین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی اور دوسری عکرمہ سے۔

بارہویں قسم اسمائہ میں ہی کہ آخر میں کون سورۃ اوتری ہی اور اسمیں کئی قول ہیں بعضوں نے کہا آیۃ کلالہ بالفاظہ روایت کیا شیخان نے براء بن عازب سے اور کہتے ہیں آیت ربا یعنے سود کے ہی روایت کیا اسکو بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے عمر سے اور کہتے ہیں آیۃ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ روایت کیا اسکو ابن ابی

کی اور مدنی ہی یعنی مکہ میں اوتری یا مدینہ میں اور زیادہ صحیح یہی قول ہی کہ جو سورہ ہجرت سے پہلی اوتری ہی وہ مکی ہی اور جو بعد ہجرت کے مدنی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مکی وہ ہی جو بکر مخضرمہ میں نازل ہوی ہی اگرچہ ہجرت کے بعد ہی ہو اور مدنی وہ ہی جو مدینہ میں سورہ میں نازل ہوئی ہی اور سورتیں مدنیہ بقول بلقینی ستائیس ہیں بقر اور تین لوہ اوسکی اور انفال اور براءۃ اور رعد اور حج اور نور اور احزاب اور محمد اور فتح اور حجرات اور حدید اور تحریم اور انکی درمیان کے سورتیں اور قیامہ اور قدر اور ویل اور بینہ اور معوذتین **تیسری قسم** وہ ہی کہ دو بار نازل ہوئی ہی ایکبار مکہ میں اور ایکبار مدینہ میں اور وہ سورہ فاتحہ ہی دونوں دلیلوں کی عمل پر اور کہتے ہیں سورۂ انعام اور رعد اور حج اور حدید اور صف اور تغابن اور قیامہ اور معوذتین مکیہ ہیں لیکن صحیح یہی ہی کہ مدینہ میں **چوتھی قسم** حضری ہی اور سفری حضری جو وطن میں نازل ہوئی اور سفری ہی جو سفر میں اور حضری بہت ہیں اور سفری سورہ فتح ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے نازل ہوی ہی اول سے آخر تک حدیبیہ کے بارے میں اور حدیبیہ مکے کے شہور ہے اور تیمم کی آیت کہ سورۂ مائدہ میں ہی اور مقام ذات الجیش والبیداء میں پڑی ہے قریب نزول سورہ مریسیع میں ماہ شعبان چھٹویں سال ہجرت کے یا پانچویں یا چوتھی سال ہجرت سے نازل ہوی ہی اور آیۃ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ حجۃ الوداع میں بمقام منی نازل ہوئی جیسا بیہقی نے دلائل میں روایت کیا اور آیۃ امن الرسول آخر سورہ مکہ فتح مکہ کی دن نازل ہوی اور آیۃ ویسئلونک عن الانفال اور آیۃ وھذان خصمان۔ الجنۃ تک دونوں آیتیں بدر میں اوتریں اور آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم عرفات میں حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور آیت وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ تا آخر سورۃ احد میں نازل ہوی جسوقت حضرت حمزہ شہید ہوی اور مثلہ کئی گئی اور بعض کہتے ہیں فتح مکہ کی دن نازل ہوی ہی پانچویں اور چھٹی قسم نہاری اور لیلی ہی یعنی دن کے اور رات کی اور نہاری بہت ہیں اور لیلی کے مثالیں بہت ہیں از انجملہ سورہ فتح رات کو اوتری اور آیت یا ایہا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین الآیہ اور آیۃ والثلاثۃ الذین خلفوا کہ دن کو کعب بن مالک اور ہلال بن امیۃ الواقفی اور مرارہ بن الربیع کے شان میں نازل ہوئی اسواسطے کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباسؓ سے اور کہتے ہیں آخر سورۂ براءت کا روایت کیا اسکو شیخین نے اور ایک قوم کی رجوع کرتے ہی
سند کیطرف اور اسکی جمیع تین ہیں پہلی متواتر دوسری آحاد تیسری شاذ متواتر وہ ہی جسکو ایک جماعت نے
نقل کیا ہو کہ ولیے آدمیوں کا جھوٹھا ہونا ممتنع ہو انتہا تک اور وہ ساتوں قرءتیں ہیں کہ سات امامونکی
طرف منسوب ہیں مگر جو چیزیں زبان سے ادا کیجاتی ہیں جیسے مد اور امالہ وغیرہ یہ متواتر نہیں ہیں متواتر
فقط ذات لفظ کی ہی اور یہ قول ابن حاجب کا ہی اور بعضونے اسکو رد کیا ہی اور آحاد وہ ہی کہ
نہ پہونچی ہو اوس عدد تک جسکے سند صحیح ہوئی ہی جیسے قرءت اون تینون قارئون کی کہ دس کا عدد جنسے پورا
ہوا ہی اور وہ ابو جعفر اور یعقوب اور خلف ہیں اور قرءت صحابہ کیکہ اسناد اونکی صحیح ہوئی ہی اور شاذ
وہ ہی کہ لب اپنی عراہت یعنی بات ہونی یا سند ضعیف ہونی کی تابعین کی قرءت سے مشہور نہوئی ہو اور شاذ اور
آحاد قرءت پڑھنا واجب نہیں لیکن احکام میں اوسپر عمل کرنا جائز ہی اگر اوسکی تفسیر ہوگئی ہو جیسے قرءت ابن
مسعودؓ کے اور اگر تفسیر اوسکی نہوئی ہو تو اوسپر عمل کرنے اور نماز میں دو قول ہیں پس اگر کوئی خبر مرفوع خلاف شاذ
اور آحاد قرءت کے نظر آوے اس خبر کو لیکر اوسکی قوت کی مقدم رکھیں اور قرآن کی اصلی یہ شرطیں ضروری ہیں
سند کی صحت متصل ہونکی کہ کوئی راوی بیچمیں ساقط نہو اور راوی ہی ثقہ اور ضابطہ دار ہوں اور الفاظ قرءت کے
عربی اور رسم خط کے موافق ہوں مثال اوسکے جسکے سند صحیح ہیں مروی قرءت انما یخشی اللہ العلماء
جسمیں اللہ کو لفظ کہ پیش اور علماء کے ہمزہ کو زبر ہی اور غالب شاذ وہ ہی جسکا اسناد ضعیف ہو مثال اوسکے
جسکا سند صحیح ہی لیکن عربیت کے مخالف ہی اور یہ بہت کم ہی جیسے روایت خارجہ کی نافع سے اور وہ لفظ
معائش کے ہمزہ کیساتھ ہی اور مثال اوسکی جسکا سند صحیح لیکن مخالف رسم خط کے ہی وہ قرءت ابن مسعودؓ
والذکر والانثی ہی روایت کیا اسکو بخاری نے ضمرہ سے چوتھی قسم قرءت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی
ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری نے اپنی کتاب میں جسکا نام مستدرک ہی ایک باب اس قرءت میں منعقد کیا ہی اور طریق

اعمش سے روایت کیا ہی اونہون نے ابی صالح سے اونہون نے ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت صلعم نے مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پڑھا بغیر الف کے
اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی موافق شرط بخاری اور مسلم کے اور دونون قرءتین یعنے مالک و ملک ساتون قارئون میں
معمول ہیں اور یہ بھی قرءت فرمایا اهدنا الصراط المصطفیٰ صاد کیساتھ اور لا تجزی نفس نا کے ساتھ اور کیف
تُنشِزُهَا زای سے سمجھ کیا ہے۔ اور یہ قرءت ساتون میں ہی اور پڑھا آنحضرت صلعم نے هل تستطيع ربك تای مثناۃ
فوقانیہ کیساتھ اور حاکم نے کہا کہ صحیح الاسناد اور معمول قراء سبعہ ہی اور پڑھا آپنے وليقولوا درهنت سین مہملہ کے جزم اور تای
فوقانی کے زبر کے ساتھ اور حاکم نے اسکو صحیح الاسناد اور معمول قراء سبعہ کہا ہی اور دوسری روایت حاکم نے عبد اللہ عامر سے
طریق یحیی سے لکھا ہے اونہون نے اپنی باپ عامر سے اونہون نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ پڑھا آنحضرت صلعم نے لقد جاءكم
رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ فتحہ فا کیساتھ یعنے نفیس تر اور بزرگ زیادہ قدر میں تم سے ہی اور پڑھا آپنے امامهم ملك ياخذ
كل سفينة صالحة غصبا اور پڑھا آپنے وترى الناس سكرى وما هم بسكرى اور یہ ساتون قرءت میں ہی اور
پڑھا آپنے والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان اور کہا صحیح الاسناد ہی اور ساتون قرءت میں اور دوسری روایت
طریق عاصم جحدری سے لکھا ہے اونہون نے ابی بکرہ سے کہ پڑھا آپنے متكئين على رفارف خضر وعباقری حسان
اور صحیح الاسناد کہا ہی **پانچوین وجھ قسم** راوی اور حافظ قرءت کے ہیں کہ اس امر میں مشہور ہیں
صحابہ میں عثمان بن عفانؓ اور علی بن ابیطالب اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء
اور معاذ بن جبل اور ابو زید انصاری اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن سائب کہ ابی بن کعب سے اخذ
کیا اور صحیح میں ہے مروی ابن عمر سے کہا میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ قرآن کو چار آدمیون سے
سیکھو عبد اللہ بن مسعود اور سالم بن معاذ اور ابی بن کعب (فقرا تم کہتا ہے کہ منقول عنہ یعنی اتمام القراءۃ میں نام
چوتھے شخص کا مجھے نہیں ملا اور اوسمیں ہی بروایت قتادہ کہا کہ میں انس سے پوچھا کہ عہد رسول اللہ صلعم میں قرآن
کو کس نے جمع کیا انس نے کہا چار آدمیون نے جمع کیا جو دونون انصاری تھے ابی بن کعب معاذ بن جبل زید بن ثابت ابو زید
اور اوسے صحیح میں ہی بروایت انس کے کہا وفات فرمائی رسول اللہ صلعم نے اوس حالت میں کہ سوای چار آدمیونکے

راوی ہی

کہنے نے قرآن کو جمع نہیں کیا تھا ابو درداء معاذ بن جبل زید بن ثابت ابوزید **اور تابعین میں** زید بن
فقطاع مجاہد بن خیر سعید بن جبیر عکرمہ مولی بن عباس عطاء بن یسار حسن بن ابی الحسن البصری علقمہ بن قیس
اسود نخعی جیس عبیدہ سلمانی بفتحہ عین مسروق — سالوں قاریوں کے انتہای سند قرات انہیں تک
ہی — اسواسطے کہ نافع نے بواسطہ ابی جعفر سے اونہوں نے ابوہریرہ سے اونہوں نے ابی بن کعب سے اونہوں نے حضرت رسالت
پناہ سے سیکھا اور ابن کثیر نے ابن سائب سے اور اونہوں نے ابی بن کعب سے اونہوں نے آنحضرت صلعم سے سیکھا اور
ابوعمرو نے ابو جعفر سے اور ابن عامر نے ابودرداء سے اور عاصم نے زر سے اور حمزہ نے عاصم سے اور کسائی نے
حمزہ سے سیکھا **اور ایک قسم** اوسکی رجوع ہوتیہای ادا کرنی کی طرف اور اسکی چھ قسمیں ہیں —
قسم اول اور ثانی وقف ہی اور ابتدا الوقف ہی متحرک پر اور ساکن کے اور یہہ اصل ہی اور
زائد ہوتیہای اشمام ضمہ ہیں اور وہ ایک اشارہ ہی حرکت بی آواز کیطرف اسطرح کہ جب اوس لفظ کا
تلفظ کرو دونوں لب اپنی صورت پر رہیں اور اشمام کسرہ ہی زائد ہوتیہای اصل پر دونوں صورتوں کے
بخلاف دونوں عارضی ہوتوں کے جیسے ضمہ اور کسرہ میم جمع کا اور جو تیہای ہوز کہ رسم خط میں تا لکھی جاتی ہے
جیسے (ۃ) اسپر وقف کرنہیں اختلاف ہی ادرک ئی نی وقف کیا ہی (وَنِی) پر کلمہ (وَلٰكِنَّ آنَ) میں اور
ابوعمرو نے کاف پر (وَلٰكِنَّ) کے اور باقی قاریوں نی پوری کلمہ پر اور وقف کیا ہی قرانی لام پر مالِ هٰذَا
الرَّسُوْلِ کے **تیسری قسم** امالہ ہی اور وہ مائل کرنا الف کا ای یا ئی کسرہ کی طرف اور سہل فتحہ یعنی
زبر کا کسرہ یعنی زیر کیطرف پس حمزہ اور کسائی نے ہر اسم اور فعل یائی کو امالہ کیا ہی جیسے موسیٰ
اور اَتٰى جو معنی کیف کے ہی جیسے اَنّٰى شِئْتُمْ بخلاف اوسکی غیر کے اور جو کلمہ کہ رسم خط میں یا کی صورت
لکھا جاتا ہی وادی ہو یا مجہول اوسمیں ہی امالہ کیا ہی جیسے متی اور بلی مگر حتی اور لدی اور الی اور علی
اور ما کی (مِنْكُمْ) کی چوتھی **قسم** مدہ ہی اور وہ متصل ہی اور منفصل اول وہ ہی کہ ایک کلمہ میں ہو اور دوسرا
دو کلمہ میں اور ورش اور حمزہ نے مدہ کہنے میں سب قاریوں سے زیادہ طول دیا ہی کہ تقریبًا بقدر تین الف کے

کہتے ہیں اونکی بوجہ عاصم ہیں کہ بقدر اوڈھائی الف کی کہتی ہیں پس ابن عامر اور کسائی ہیں کہ بقدر دو الف کی کہتی ہیں پس
ابوبکر کہ بقدر ڈیڑھ الف کی کہتی ہیں اور متصل کی تمکین میں حرف مد کی ساتھ خلاف نہیں ہی البتہ منفصل میں اختلاف ہی
پانچویں قسم تخفیف ہمزہ کے ہی اور اسکی چار قسمیں ہیں ایک نقل کرنا اوسکی حرکت کا اوسکی ماقبل کی ساکن
پر اور یہہ ہمزہ گرا دیا جاتا ہے جیسے قَدْ اَفْلَحَ اسجگہ ہمزہ کا زبر اوسکی پہلی حرف کو کر دالنے سے اور ساکن تا دیگر ہمزہ یعنی
الف کو گرا دیا قَدْ فَلَحَ ہوگیا دوسری بدل دینا ہمزہ کا اوس حرکت کی ساتھ کہ اوسکی ماقبل کی حرکت یکے جنس ہو پس اگر فتحہ
یعنی زبر یکے بعد ہو الف کیساتھ بدل دیتی ہیں اور بعد ضمہ یعنی پیش یکے ہو تو اوکیساتھ اور بعد کسرہ یکے یا کی ساتھ جیسے
يَأْتِي اور يُؤْمِنُوْنَ اور بِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ تیسری ہمزہ اور اوسکی حرکت کی حرف کی بیچ میں سہل کر دینا جیسے اَاَنْذَرْتَهُمْ
چوتھی مگر انا ہمزہ کا بغیر نقل کرنی کی جب الف اور ہمزہ ایک ہی حرکت رکھتی ہوں اور دو کلمہ میں ہوں جیسے جَآءَ اَجَلُهُمْ
چھٹی قسم ادغام ہی یعنی ایک حرف کو اوسکی مانند حرف میں لانا اوسکی مقارب میں کہ ایک کلمہ میں ہوں خواہ دو میں مثل
جیسے لَمْ نَخْلُقْكُّمْ کہ مدغم ہیں مثل کو ادغام نہیں کیا کلمہ مَا سَلَكَكُمْ اور مقارب جیسے عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ کہ نون کو میم میں ملا کر اور الف کو گرا کر
عَمَّ کہدیا اور ابوعمرو نے مثل کو ادغام نہیں کیا کلمہ مَا سَلَكَكُمْ اور **ساتویں قسم**
تفسیر کے رجوع کرنے ہی طرف الفاظ کے اور اسکی سات قسمیں ہیں **پہلی قسم** غریب ہی کہ لغت کی حاجت
رکھتے ہیں اور یہہ نقل سے معلوم ہوتیہای یعنی جو سنا گیا جیسے عُجَابٌ بمعنے عجیب اور كُبَّارًا بمعنے کبیر **دوسری قسم**
مُعَرَّب ہی اور وہ الفاظ ہی کہ عربوں نے اوسکا استعمال کیا ہی اوسے معنوں میں جسکا وہ اصلی اوسکو واضع نے وضع کیا ہے
دوسری زبانہیں جیسے مِشْكٰوةٌ کہ حبشیوں کی زبانہیں کوّہ کا نام ہی طاق کے معنوں میں اور كِفْلٌ بمعنی سنعت اوسی
زبانہیں اور اَوَّاهٌ بمعنے رحیم اوسی زبانہیں اور خیل کہ فارسی میں نام مٹی کا ہی اور قِسْطَاسٌ کہ رومی میں
انصاف کے معنوں میں ہی اسطرح اِسْتَبْرَقٌ اور سُنْدُسٌ اور سَلْسَبِيْلًا اور کافور اور ناشئۃ
الیل اور جمہور نے اس قول سے انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ یہہ سب لغتیں عرب کی ہی ہیں دوسری زبانوں سے آگئی ہیں **تیسری قسم** مجاز ہے اور وہ ایک لفظ ہی کہ اوسکا استعمال اوس معنی میں نہیں ہوتا جسکے واسطے وہ وضع

www.abulhasanalinadwi.org

کیا جاتی ہی اور اوسکی تین قسمیں اختصار حذف کا ہی جیسی مَنْ کَانَ مَرِیضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ یعنی فَاَفْطَرَ فَعِدَّۃٌ لفظ فَاَفْطَرَ
اختصار کے لئی محذوف ہی لیے جو کوئی بیمار ہو یا سفر مین ہو پس افطار روزہ کا کری پس مدۃ ہی لیے صحت یا حضر مین عرض اوسکا
کری یہان افطار حذف کیا گیا دوسرے جز کا چھوڑ دیا جیسے فَضَرْبٌ جَمِیْلٌ یہان بِصَبْرٍ کا لفظ کہ جز واقع ہوا ہی محذوف
اور ترک کیا گیا فقرہ یون ہی فَضَرْبٌ بِصَبْرٍ جَمِیْلٍ اور استعمال مفرد اور تثنیہ اور جمع کا کسے ایک کی جگہہ پر مفرد تثنیہ کے جگہہ پر
جیسے وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اسمین ہر مفرد یعنی ضمیر ضمہ کی کی جای تثنیہ کے ہی چاہئی یرضوھما تاکہ تثنیہ
ہن کرامد اور اوسکا رسول مستحق ترہن کہ راضی رکہین اون دونون کو مثال جمع کے جیسے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ
یعنی اِنَّ الْاِنْسَانَ جمع کے جگہہ مفرد آیا ہی مثال تثنیہ کای مفرد کے جیسے اَلْقِیَا فِیْ جَھَنَّمَ یعنی اَلْقِ فِیْ جَھَنَّمَ مثال
تثنیہ کای جمع کے جیسے ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یعنی کَرَّۃً بَعْدَ کَرَّۃٍ مثال جمع کی کای مفرد کے جیسے رَاٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یبتغون
یعنی اپنے جنسی اور سیوا جبر اور اوسکی اقسام سے لفظ عاقل ہی کا غیر عاقل پر استعمال کیا گیا ہی جیسے قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ
کہ آسمان اور زمین کیطرف منسوب ہی اور قَالَتَا لفظ تثنیہ عاقل کے لئی ہی اور آسمان و زمین عاقل ہین اور اسکا عکس
جیسے لِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لفظ مَا غیر عاقل کے لئی ہی کای مَنْ کے آیا ہی اور
التفات ہی اطلاع کہ کلام کو من بات کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیر دینا جیسے مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اللہ تعالی کے
صفت مین ہی اوسکی بندگی کا حکم آیا ہی فَاعْبُدْہُ بندون کو فہم دیا ہی کہ اوسکی بندگی کا اظہار کرین مگر صاحب احکام الہدایہ نے
اسکو غلط لکہکر یہ لکہا ہی کہ صواب یہہ ہی کہ یہہ مثال داخل قسم التفات کے نہین ہی فقرہ رام کہتا ہی کہ شاید یہہ مثال ٹھیک ہو
یوسف اعرض عن ھذا واستغفری لذنبک اور اوس قسم مین سے اضماری جیسے وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ یعنی
یہان کرکے اہل قریہ کا اون کے بیان اہل کا مضمر ہے یعنی اَہْلَ الْقَرْیَۃِ اور زیادتی ہی جیسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اسمین کاف زیادہ ہے
مثل کے لفظ مین اور دونون کے ایک معنی ہین اور تکراری جیسے کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ اور متقدم موخر
جیسے فَضَحِکَتْ فَبَشَّرْنَاھَا بِاِسْحٰقَ یعنی بَشَّرْنَاھَا فَضَحِکَتْ اور سبب ہی جیسے یُذَبِّحُ اَبْنَآءَھُمْ یعنی بِاَنَّہٗ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَھُمْ
یہان نسبت ذبح کی وعون کے طرف یہ ہی جو حکم دینی والا اوسکا ہی کیونکہ وہی سبب مارنے کا تہا اور مشترک

ہی یعنی ایک لفظ دو معنون مین لایا گیا جیسے لفظ قُرْءٍ فقرہ ثَلٰثَۃَ قُرُوْءٍ مین حیض اور طہر دونون معنون اور لفظ فِیْل مثل اور
ضد دونون کے واسطے اور لفظ مولی مالک اور غلام دونون کے لئی چوتھی قسم کا ذکر نقش ہر نہین رہگیا یا اصل کتاب مین تہا پانچوین
قسم مترادف ہی اور وہ دو لفظین من ایک معنی مین جیسے انسان اور بشر اور حرج اور مَنِیْق چھٹی قسم استعارہ ہی
اور وہ ایک تشبیہ ہی جسمین اوسکی آلہ کا ذکر نہو لفظاً یا تقدیراً جیسے اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ یہان بیت
یعنی مردہ کے تشبیہ گمراہ سے دی ہی یعنی ضَالًّا فَھَدَیْنَاہُ اور حی یعنی زندہ کے تشبیہ راہ پانیوالے سے دی ہی ساتوین
قسم تشبیہ ہی اور وہ ایک دلالت ہی دوسری اوسکے من رکت پر مضمر ہی اور اوسکی شرط ملنا اوسکی آلات کای لفظ مین
یا مقدر مان کے اور آلات تشبیہ کے کاف ہی اور مثل نای ساکن کیا تہ اور شکل نای مفتوح کیا تہ اور کان نون مشدد کے
ساتہ جیسے اللہ تعالی کا قول لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ یہان کاف اور مثل دونون آلہ تشبیہ کے ہین اور وَاضْرِبْ لَھُمْ
مَثَلَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یہان مثل آلہ تشبیہ کای ہی اور جو چیز تشبیہ دیکا دی اوسے مُشَبَّہ اور جسکا ساتہ تشبیہ دیکا دی اوسے
مُشَبَّہ بہ کہتے ہین اور ایک قسم اسکی رجوع کرتی ہی معانی کیطرف جو احکام سے متعلق ہین اور اوسکی چودہ قسمین
ہین پہلی قسم عامی ہی جو اپنی عام ہونے پر باقی ہی جیسے قول اللہ تعالی کا وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور اوسکا قول
خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ دوسری اور تیسری قسم عام مخصوص ہی اور وہ عام ہی کہ مراد اوسسے
خصوص ہے جیسے کہ شامل قرآن کے وَالْمُطَلَّقَاتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوْءٍ یعنی طلاق پائی ہوئی عورتین
روکے رکہین اپنے تئین تین حیض یا تین طہر اور دوسری کی مثال قول تعالی اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ اَیْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ
اللہ عام مردم سے مراد یہان خاص رسول اللہ صلعم ہین ناکہ لفظ عام ہی اور دونون قسمون مین یہہ فرق ہی کہ پہلی قسم حقیقی ہی دوسری مجازی
دوسری یہہ کہ دوسری قسم کا قرینہ عقلی ہی اور پہلی کا قرینہ لفظی اور جائز ہی کہ نای کسی واحد مراد ہو بکیوف اول یکہ
یہہ کہ کوئی حکم قرآن کا حدیث سے خاص کیا جاوی اور وہ جائز اور بہت واقع ہوای اور متواتر اور آحاد اور کاذبون برابر ہین
پانچوین قسم یہہ کہ مخصوص ہو حکم کتاب اللہ کا سنت یعنی حدیث سے اور پایا کیا وی مگر حرف یہہ قول اللہ تعالی کا حَتّٰی تَضَعَ
الْحَامِلُ حَمْلَھَا دمن اصولہا و اوبارہا — والعاملین علیہا — وحافظوا علی الصلوات — یہہ چارون آیتین ان چارون

اور قول اوسکا اللہ یستہزء بہم آخر تک یہ فصل ہی کیونکہ وہ آیتیں عطف نہیں ہی اوپر مثل وصل کے جسمیں عطف ہی یہ قول
ہی ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم اور **تیسری اور چوتھی اور پانچویں** کیونکہ آواز طلب
اور مساواۃ ہی اور تینوں قسمیں علم معانی مین مشرح مزکور ہوئی مثل اخبار لیے مخبر بہ قول اللہ تعالی کے ولکم فی القصاص
حیوٰۃ کہ معنے اس آیت کے بہت اور الفاظ تھوڑی ہین اور انشاء لیے قول قولہ تعالی قال الم اقل لک اس آیہ مین اللہ
لفظ لک برابر ہی اور مساواۃ یعنی برابر ہے جیسے ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ اس قول مین معنے مطابق لفظوں کے ہین
چھٹی قسم قصر کہ ذکر اوسکا علم معانی مین آویگا جیسے قول اللہ تعالی کا وما محمد الا رسول اور اسکی قسمین اسمیں چار ہین
اول اسماء اور قرآن مین انبیاء کے نام پانچ ہین جیسے آدم اور نوح وغیرہ عیسی اور محمد علیہما السلام تک اور چار فرشتے جبرئیل و میکائیل
وہاروت وماروت اور انکی سوا اور وںکی نام مثل ابلیس وقارون وطالوت وجالوت ولقمان حکیم وتبع کہ ایک بادشاہ آدمی تہا
اور مریم اور اوسکی باپ عمران اور اوسکی بہائی ہارون اور عزیز اور صحابہ مین زید بن حارثہ فقط دوسری کنیت کہ سوای
ابی لہب یا کسی کے کنیت کا ذکر نہین کیا اور ابی لہب کا نام عبد العزی تہا مبسری القاب اوسمین سے ذوالقرنین ہے
کہ نام اوسکا سکندر تہا مشہور ہی بات ہی اور مسیح لقب عیسی کا اور فرعون کہ اوسکا نام ولید بن مصعب تہا حیوانی
بہیمات جیسے مومن آل فرعون کہ اوسکا نام خزقیل تہا اور سورہ غافر مین مذکور ہی اور رجل کہ سورہ یٰسین مین آیا ہے
وجاء من اقصی المدینۃ اس رجل کا نام حبیب بن موسی نجار تہا اور فتی موسی لیے موسی کا رفیق کہ سورہ کہف مین
مذکور ہی یوشع بن نون علیہ السلام سے مراد ہی اور رجلان آیت قال رجلان من الذین یخافون مین کہ سورہ مائدہ مین
آئی ہی یوشع اور کالب تہی اور نام اُم موسی کا نبہ بضم یای تحتانی اور فتح حای حطی اور سکون ذال معجمی اور امرات فرعون کا
آسیہ بنت مزاحم نام تہا اور عبد حرابہ عبدا من عبادنا مین سورہ کہف مین مذکور ہی خضر علیہ السلام ہین اور اوسے قصہ مین
آیت لقینا غلامنا مین جو لفظ غلام ہے اوسکا نام حیسور ہے حای حطی اور رای مہملہ کہ سورہ کہف اور آیت وکان
وراءہم ملک مین کہ اوسے قصہ مین ہی نام اس ملک کا ہدد بن بدد تہا اور قصہ یوسف مین عزیز کا نام اطفیر یا قطفیر
تہا اور نام امرۃ العزیز کا راعیل تہا جو بلقب زلیخا مشہور ہے اسیطرح مبہمات قرآنین بہت ہین کہ تتمہ اتمام البیان تعالی

صدیثون سے مخصوص ہون جیسے آیت حدیث امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ دوسری آیت
اس حدیث سے ما ابین بین میتۃ یعنی جو بدبکات نباتاوی جانور کے ہر نے اوسکی زندگیمین وہ مکمل نجاست مین مردہ جانور کے گوشت
طرح ہے اور تیسرے آیت اس حدیث سے لا تحل الصدقۃ لغنی اور چوتھی آیت اوس حدیث سے جسمین اوقات مکروہہ مین نماز پڑہنا
منع آیا ہی چھٹی **قسم** مجمل ہی جسکا دلالت اصل ماہیت پر واضح ہو جیسے لفظ قروء کہ ماہیت طہر اور حیض
یعنی پاکی مین محتمل ہی یہ دونون طرف تک سکتی ہی اور اسکا بیان حدیث سے واضح ہوا ہی **ساتوین قسم**
تاویل ہی یعنی تاویل کی گئی امدہ اسطرح پر ہی کہ اوسکا ظاہر کسی دلیل سے ترک کر دیا جاوے جیسے اس قولمین اللہ تعالی کی
والسماء بنیناہا بایدٍ یعنی آسمان کو ہمنے اپنی ہاتہ سے بنایا یہان تاویل ید کی ہاتہ کے چھوڑ کر قوت کیا تہ کی گئی اس دلیل قطعی
سے کہ اللہ جسم اور اعضا سے پاک ہے **آٹھوین قسم** مفہوم ہے اوردی موافقت یہ کہ اوسکا حکم منطوق کے موافق ہو
جیسے ولا تقل لہما اُفٍ اوازردی مخالفت یہ کہ اوسکا حکم منطوق کے خلاف ہو صفت مین جیسے ان جاءکم فاسق بنبإٍ
فتبینوا پس فسق مین تبین واجب ہی بخلاف اوسکی ضد کی اور ازروی شرط کے جیسے وان کن اولات حمل فانفقوا علیہن
یہان شرط نفقہ کے حمل کا ہونا ہی اور ازروی غایت کی جیسے فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ
یہان نکاح دوسری حد ہے کہ نہایت قرار دیگئی ہی پہلی شوہر سے حلال ہونے کے اور ازروی عدد کے جیسے فاجلدوہم ثمانین جلدۃ
نوین اور دسوین مطلق اور مقید ہی اور اوسکا حکم جیسا حکم اول کا ہی ثانی پر مانند کفارہ قتل اور ظہار کے ہی **گیارہوین**
اور بارہوین ناسخ اور منسوخ ہی اور یہ قرآن مین بہت ہی اور ہر منسوخ اپنا ناسخ اپنی بعد رکہتا ہی سوائے عدۃ کی آیت کے اور
نسخ حکم اور تلاوت دونون کی ہوئی ہی یا انمین سے ایک کی واسطے **تیرہوین اور چودہوین** یہ ہی کہ کسی حکم مین ایک مدت مقرر کی ہو
اور یہ کہ اوسپر ایک ہی آدمی نے عمل کیا ہو اور دونون کے مثال آیت بخوبی یکی کہ کرنے اوسپر سوائی حضرت علی کے کسی نے عمل نہین کیا ہو اور اوسکی وہ آیت
منسوخ ہوگئی اور بعض کہتے ہین کہ حکم اوسکا دس دن تک باقی رہا اور بعضی کہتے ہین ایک گہڑی **اور ایک قسم اسکی**
مفرد کی طرف رجوع کرنیہی جو الفاظ سے متعلق ہین اور اسکی چھ قسمین ہین **پہلی قسم** فصل اور **دوسری** وصل ہی اور یہ دونون
قسمین علم معانی مین ذکر کیجائینگی اور وصل عطف کو اور فصل ترک کو کہتے ہین مثال فصل کے اللہ فرماتا ہی واذا خلوا الی شیاطینہم

www.abulhasanalinadwi.org

مختصر درجۂ **علم الحدیث** یہ ایک علم ہی قوانین کلیہ کا جن سے احوال سند اور متن کا پہچانا
جاتا ہی **جاننا چاہیئے** کہ اگر طریق خبر کے متعدد ہی شمار ہون تو اوسکو **متواتر** کہتے ہین اور اسکی غیر کو **آحاد** اور اگر
دو راویون سے زیادہ ہون اوسکو **مشہور** کہتے ہین اور اگر صرف دو راوی ہی ہون **عزیز** کہتے ہین اور اگر صرف
ایک راوی ہو اسے **غریب** کہتے ہین یہ تینون قسمین احاد کی ہین اور آحاد کی تینون قسمون کا ساتھ دو قسم سے اقسام
مقبول وہ ہی جسے شخص عادل اچی حفظ والے نے جسکا سند ایک دوسرے سے ملی ہوی ہو اور غیر معلل اور غیر شاذ ہو نقل کیا ہو
اور **صحیح** ہی پس عادل کے تہ سی فاسق اور مجہول نقل گئی اور معلل ایک علت ہی کہ گناہ کبیرہ کا کرنا اور گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا ہے
روکی اور یہ جگہ اوس عادل کے تنگیون پر غالب آجائی اور تفاوت ہوتی ہی صحیح بقدر ضبط کے پس اگر راوی کی یادداشت کمتر ہو جاوے
اور سبب شہرت طولی اوسکی حدیث کو **حسن** کہتے ہین اور یہ قسم صحیح کے درجہ مین شریک ہی اگرچہ مرتبہ صحیح سے کم ہی اور تفاوت
ہی صحیح اور حسن زیادتی راویون مین پس اگر راوی اپنی راجح سے مخالف ہو اوسکو **شاذ** کہتے ہین اور راجح کو **محفوظ**
اور اگر اوسکی ضد مین کوئی خبر دوسری نرائی ہو اور معارضہ سے بچی ہو اوسکو **محکم** کہتے ہین اور اگر معارضہ ہوا ہی لیکن تطبیق
دونون کی ممکن ہے اوسکو **مختلف الحدیث** کہتے ہین اور اگر معارضہ کا گیا ہی اور جمع دونون مین ممکن نہین اور ایک
اون دونون مین بھلائی جاتا ہی پس وہی **ناسخ** ہے اور اول وہ **منسوخ** اور اگر پچانا نہین جاتا آخر وہ ہے یا دونون مین ایک راجح ہو
مرجح کسب قوت یا پیروقت رکھی جاوی عمل مین لیئے اوسپر عمل کیا جاوے یہانتک کہ ظاہر ہو جاوے تو وہ **مرجح** ہے اور **فرد** اگر اوسکے
غیر اوسکی کسب تہ موافق ہو اوسکو **متابع** کہتے ہین کہ وہ باعتبار موصوف کیسا تہ یا موافق آدی اوسکے کسا تہ تہ مین کہ اوس سے مشتبہ
ہو اوسکو **شاہد** کہتے ہین اور حدیث وہ ہے حدیث ہی کے دوسری طریق سے تتبع کرنا اسکو **اعتبار** کہتے ہین اور جس حدیث کے راوی کو
بعض کو حذف کرون لیئے اوسکا نام نہ لین اوسکو **مرفوع** اور **ساقط** کہتے ہین اسمین ہی اگر یہ حذف اول سند مین ہو کا
اوسکو **معلق** کہتے ہین اور اگر راوی تابعی ہی اور کہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ایسا اوسکو **مرسل** کہتے ہین یا **منقطع** کہتے
ہین اگر ذکر نہ کیا نام راوی کا تابعی کے بجز مورد بیان سند سے اوسکا دو قسمین ہین اگر ایک سے زائد ہی تو **متصل** کہتے ہین درنہ
منقطع پس اگر منقطع ایسا ہو شبہ ہی کہ سوا اس فن کے لائق اماموں کے اوسکو کوی نہ پہچان سکے اوسکو **مدلس** کہتے ہین

اور اگر وہ اگر بسبب کسی عیب کے طعن کیا گیا ہی وہ دو قسم ہی اگر جھوٹ دینی کا طعن ہی تو اوسکی حدیث **موضوع** کہلاتی ہی
اور اگر حقیقۃً راوی ہو یا نہین مگر جھوٹ سے متہم ہی اوسکو **متروک** کہتے ہین اور یہ قسم ہو موضوع سے کم ہی یعنی اوسکا جھوٹ
ثابت ہو کر راوی ہو تابعیت ہی اور غلطیان کرنا ہی یا فسق سے یا بدعت اور بجہ ان صفت کرنا ہی یا فسق سے **منکر** اوسکا اور اوسکی حدیث کو
کہتے ہین یا وہم ہو اوس شخص مین جو حدیث وصل کیا ہی بطریقے کہ اوسکی وہم ہونے کی قرینہ قائم ہو جیسے اوسکی روایت کا وہم ہونا اوسکو **منکر**
کہتے ہین یا **منقطع** اور اسکی ہوا **معلل** ہے اور یہ عیب باتین بہت تتبع اور طریقون کے جمع کرنے سے دریافت ہوتا ہے یا سند کے
یہ مخالفت ہوا طریق کہ راوی روایت کری قسمت سند دونے اسکو **مدرج** کہتے ہین یا حدیث موقوف مرفوع میل داخل ہو جاوے **مدرج**
حدیث مین یا بیچمین یا آخر مین یہ **مدرج المتن** ہی اور یہ اوقات ہوتا ہی اوسکی تعرف تین طریقہ سے یا راوی کی
تصریح کرنے سے جیسا کہ حدیث **من مس ذکرہ او انثییہ فلیتوضأ** مین قول راوی کا (او انثییہ) مدرج ہے
اور یا مرفوعہ راوی اس حدیث کا کلام ہی یا متقدم ہونے سے اوسکو **معلول** کہتے ہین جیسے مرہ بن کعب کو کعب بن مرہ کہنا
یا ابدال سے لیے روایت کے جو دینے سے کہ دونون روایتون مین سے کسی کو کوئی مرجح ہو کہ ایک دوسری سے قوی نظر آوے اسے روایت کو
مضطرب کہتے ہین یا حرف تغیر ہوی ہی اوسکو **مصحف** کہتے ہین یا لفظ کے مشابہت ہو لکھی ہو جیسے لفظ سلیم کو کلیم
کیا تہ یا عکس اسکا جسکو **محرف** کہتے ہین اور حدیث کا لفظ بلکہ دو کہ الفاظ اوسکا ہم معنے تو نا سہوی مجتہد کے دوسرے راوی کو
جائز نہین ہے نہ تم کرنا الفاظ حدیث کا اختصار کو اوسکی پس اگر نقل کرے الفاظ کے ہم ہین اور دیکھ نقل کیسا تہ ہی مشکل ہی یا کثرت کے
تو اون کتابون کی دیکھنے کی حاجت پڑتی جو غریب ہین تصنیف ہوی ہین لیئے اون مین مشکل الفاظ کا ذکری اور اگر اسکا
ارادہ حدیث کے مختصر کرنے کا ہو اور اسباب کا کہ جو سہوون چوٹ لگا ہی دوسے الفاظ مین جمع کرو تو اون کتابون کی مطالعہ کی حاجت
ہو کہ مشکل ہین تصنیف کیے گئی ہین جیسے کتاب طحاوی وغیرہ یا کتب بیان اسباب راوی کی جنہون نے لفظی کا ذکری
نہ لغت مشہور کا یا روایت اوسکی نادری یا نام اوسکا مبہم ہی پس اگر راوی کا نام لیا یا سبب بیان کیا جس سے روایت کے اوسکو
مجہول العین کہتے ہین اور اگر راوی کا نام لیا اور ایک سے زیادہ آدمیون نے اوس سے روایت کی لیکن اوسکی توثیق نکیا
نہ استخراج کیا یہ **مجہول الحال** ہے اور اسکو **مستور** بھی کہتے ہین یا سلم ہو جاوے کہ راوی بدعتی ہی یا مصون نہین

www.abulhasanalinadwi.org

جاننا ضرور ہے اسلام کہ وہ عادل تھا یا اوسکی عدالت میں نقصان تھا بسبب کہ کسیکے یا یا در کہنی وغیرہ امور میں اوسکا حال
جاننا کہ اوسکا عدل یا نقصان کس درجہ کا تھا اور جاننا جانب فسق کی طرف نامون کا اور گنیتون کا اور وہ تیرہ قسمیں ہیں اور جاننا
لقبون کا اور اوسکی سببون کا جیسے اعمش لقب ہے سلیمان کا اور اعرج لقب ہے عبدالرحمن کا اور ضیل لقب ہے محمد کا کہ لقب معاویہ بن عبداللہ کا
ہوا اور جاننا اوسکی نسبون کا اور اوسکی منسوب ہونیکا دیس ہی یا پیشہ کی طرف یعنی بستی ہونا یا امر اوسکے التزام رکھنا اوسکی شیخ کی نام کیسا تھ یا
اوسکے باپکی نام کا اوسکی دادا کی نام کیساتھ جیسے حسن بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب یا موافق اوسی نام صحابی کا
اور اوسکی شیخ کا استاد کا استاد کی نام کیساتھ یا غلامون اور چاچیون اور استاد کی باپ کا اور طالب کیساتھ اور اوسکا ای حدیث کی تحمل کیساتھ
اہل ہونا راویکا ہی اور اوسکی حضور میں جبکہ ای حدیث کی قرأت اور سجدہ اوقات میں اگری دہی وقت ادا کا ہی دوسری ہو کہ
حدیث کو لکھی تصنیف کیا تہ اور توضیح کیا تہ لکھنے سے مراد یہ ہی کہ استاد سے سنکر لکھنا جاوی ہے یہ سب کتاب اتمام الدرایہ سے لکھا گیا

علم اصول الفقہ

ہی **علم** وہ علم ہی جسمین اجمالی دلیلون کے طریق استنباط ہی اور تعارض کیوقت غالب ہونیکے لئی جو دلیلین طلب کیجاتی ہین **اصول الفقہ** اوسکی کیفیت وغیرہ کی گفتگو ہوتی ہی اور **فقہ** لغت مین احکام ہی اصطلاح مین
منقین بیان کیجاتی ہین اور **فقہ** کہتے ہین اوسی علم کو کہ جسمین احکام شرعیہ عملیہ فرعیہ کے ادلہ تفصیلیہ سے بحث ہوتی ہی
کہ کونسی قسم کا ہی واجب اور حرام اور مندوب اور مکروہ اور مباح **واجب** وہ ہی کہ جسکے چھوڑنیمین سزا دیا جاوے
حرام وہ ہی جسکے کرنیپر عذاب ہو **مندوب** وہ ہی جسکا کرنیوالا ثواب پاوی **مکروہ** وہ ہی جسکا چھوڑنیوالا
ثواب پاوی **مباح** وہ ہی جسکے کرنے نکرنے دونون سے ثواب نملی اور اگر مجتہد نے ایک حکم متعلق کیا اسصورت سے
کہ ایسے چیز کا جمع کرنے کو چاہا کہ شرعمین اوسکا اعتبار ہی خواہ عقد کی راہ سے ہو یا عبادۃ کے یہ اجتہاد اوسکا صحیح ہی اور اسکی
صورتا باطل اور جہان کرنا ایسے چیز کا کہ جانتا ہی جبکہ وہ واقع مین ہی اسکو **علم** کہتے ہین جسکے ادراک ہمارا اسبات مین کہ
عالم حادث ہے یعنی قدیم نہین اور اسکی خلاف کو **جہل** کہتے ہین جسے ادراک خلاف کا اسبات مین کہ عالم قدیم ہی اور دلیل وہ چیز
اور غور کرنیپر پہنچنیوالا علم کی طرف **مکتسب** ہی یعنی حاصل کرنیوالا جسے اسکا علم کہ عالم حادث ہی اسوسطی کہ
یہ امر موقوف ہی عالم اور اوسکی تغیر پر غور کرنے پر اور جو غور پر نہ ہتری وہ **بدیہی** ہے جیسا وہ علم جو بزریعہ

اگر اوسنے کفر نہین کیا تو جسکے اوسکا اسلام وہ بیعت کیطرف نہین تھا اوسکا روایت کو **موافقہ** کہتے ہین یا بسبب اسکا کہ راوی کا
حافظہ ہوا ہی پس اگر اوسنے روایت مین کم کر دیا اوسکو **متقط** کہتے ہین — اور **اسناد** روایت کہ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تک
پہونچی اوسکو سند ہین **مرفوع** کہتے ہین اور صحابی تک پہونچی تو اوسے **موقوف** اور صحابی وہ ہی جو حالت اسلام مین اگر حالت
بلوغ سے ہو اور اگر سنہ تابعی یا تبع تابعی تک پہونچی اوسکا نام **مقطوع** ہی اور اسی سند مین اگر گنتی راویون کی اخیر راوی کے لیکر
پہلے راوی تک کم ہو اوسکو **عالی** کہتے ہین اور اگر سند منصف تک پہونچی اوسکو **موافقہ** کہتے ہین اور اگر اخیر راوی کا یا استاد
پہونچی اوسکا نام **بدل** ہی پس اگر کہتے سند کا راویون کے کسی مصنف کے کہتے راویون کیساتھ برابر ہو جاوے اوسکی بعد اوسکی نسخ لکھنے
والی سے یا استاد سے ہو اوسکو **مصافحہ** کہتے ہین اور اگر سند عالم سند نازل سے ملحق ہو جاوے یا راوی ایسے سے روایت کرے جو
اوسکی عمر مین قریب ہو ایسے کو **اقران** کہتے ہین یا راوی اپنی ہم عمر سے روایت کرے اوسکو **مدبج** کہتے ہین یا بڑے عمر والا
چھوٹی عمر والے سے روایت کرے اوسکو **اکابر عن اصاغر** کہتے ہین اور اوسکے صورت یہ ہی راوی اپنے باپ سے یا اور اوسکے چچا کی
تابعی ہی اور اگر دو ہم عصرون مین سے ایک پہلی موی جسے کہ وہ شخص جسنے اپنی استاد سے روایت کی اور استاد سے پہلی ہوا اوسکو **سابق**
ولاحق کہتے ہین اور اگر کہی مادحی کو نوکین یا صیفت مین یا جانبی مخلوق ہون اوسکو **مسلسل** کہتے ہین یا ایک حدیث
نام کہے ہون یا کیفیت ہی ایک ہی کہتے ہون یا اور بات اوسطرح سے اوسکو **متفق و مفترق** کہتے ہین اور اگر خطا مین
سخت پہنچا ہو نقوص مین اوسے **موتلف و مختلف** کہتے ہین اور اگر راویون کے نام یا کنیے خطا مین موافق ہون
لفظون مین پس **متشابہ** ہے اور جس صیغون سے ادا کرکے حدیث کے روایت شروع کرتے ہین اوسکا بیان
لفظ **سمعت** اور **حدثنی** ہے سننے والے کو اور **حدثنی** والی کو **اخبرنی** اور **قرأت** علی
والی کو **نبأنا** اور **اخبرنا** اور **قرأت علیہ** اور سننے والے کی لی **انا اسمع** اوسکے بعد **انبأنا** اور
شافہ اور **مکتب** اور اجازت مین **عن** الاجازۃ اور **مکاتبۃ** اور **ناولنی** اور **وجدت** اوسی لئی کہ استاد کی
اصل یا قائم مقام کو دی اور اوسکی طالب کو اور جو شیخ دی یا بیچ کے خط سے ہو اوسمین **اجازۃ** شرعی اور **اسماع**
وصیت اور اعلام کو اوسکی اور **اقتسام** علم حدیث مین جیسے راویکی طبقون کا اور اوسکی شہرون اور حالون کا

کیے حاصل ہوا سو بطیکہ یہ یقین ہو یا اسکی محسوس ہونی کے حاصل ہو جاتا ہی بغیر غور اور فکر اور دلیل ہونے کے
اور **نظر** غور اور سوچ اور فکر کو کہتے ہیں اور کہتے ہیں ایک چیز کو تاکہ اوسکی سبب سے سیدھی اور ٹھیک راہ پر آجاوی پس
نو مقصد کی راہ نما ہی اور **ظن** یعنی اندیشہ اور گمان ایک غالب تجویز ہی کی اندیشہ میں نجو غالب آدمی اوسکو ظن
کہتے ہیں اور غیر رجوح اور مرجوح کو **وہم** اور اگر رجوح ہو تو رجوح بلکہ برابر ہو اور مذبذب رہی اوسکو **شک** کہتے ہیں
اب چاہیے کہ مالا التفاف دلیلیں احکام شرعیہ پر جاہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور مباحث
کتاب میں یہی کلام ہی امر اور نہی میں **امر** جیسے قم یعنی کھڑا ہو جا اور **نہی** جیسے ولا تقعد یعنی نہ بیٹھ اور استفہام
یعنی پوچھنا اور تین حرفوں سے استعمال کیا جاتا ہی ما اور ہمزہ اور من جیسے ماسمک کیا نام ہی تیرا اور ازید قائم کیا زید کھڑا ہی
یا زید قائم کیا زید کھڑا ہی اور **تمنی** یعنی تمنا کرنا اور تمنا دو قسم ہی ممکن اور غیر ممکن ممکن کو تمنا کہتے ہیں جیسے لیت الشباب
یعود یوما کاش جوانی پھر آتی اور ممکن کو ترجی کہتے ہیں جیسے لعل اللہ ان یحدث بعد ذلک امرا شاید اللہ کہ اللہ پیدا کرے
کوئی کام پیچھے اور تمنی میں لفظ لیت کا اور ترجی میں لفظ لعل کا استعمال ہوتا ہی اور **عرض** جیسے الا تنزل عندنا
کیا تم ہمارے جان نہیں ٹھہرتے اور **قسم** ہی اوسکی حرف ہی واو تا اور واو اور لام یا کبھی کبھی جیسے باللہ تاللہ
واللہ یعنی قسم اور **حقیقۃ** جیسے انبت اللہ البقل اللہ تعالی نے روئیدگی اوگائی ہی اور **مجاز** جیسے انبت الربیع
البقل یعنی فصل بہار نے روئیدگی اوگائی اور انبی کم درجہ سے فعل کا طلب کرنا صیغہ افعل اور صیغوں کیساتھ ادا ہی اور
یہ وجوب کیلئے ہی جبھی اوسکی کوئی **امر مطلق** جیسے اقیموا الصلوۃ یعنی ضرور پڑھو اور اوسکی ضد کے منع کو
کہتے ہیں اور نہی اوسکی ضد کا حکم کرنا جیسا شراب پینے سے منع کرنا گویا نہ پینی کا اور کرنا ہے اور یہ تین اقول امتنعی یعنی ہرجا
گویا حرکت کرنے سے منع کرنا ہی اور تین اقول دوڑنا تحرک یعنی حرکت کرنے کا حکم کرنا ہی اور امر واجب رہتا ہی جبتک
اوسی کام کو جس سے وہ کہا وہ حکم ہوا نہی نکلوے پورا کرے جیسے امر نماز پڑھنے کا وضو کا بھی امر ہی اسواسطیکہ نماز بغیر وضو کے
درست نہیں ہوتی اور امر ندب اور ندوبی داخل ہی امر میں کبھی اور جائیکہ وہ ہوا ہو اور ترک اولی اور مجبور مانند
نہی کے ہو اسواسطیکہ بقرینہ شرعی اوپر سے اور کافر کے صرف خطاب شرع کا فروع احکام میں مثل نماز وغیرہ کے

اسلام کے غیر طاہر ہونے کی کہ جسکے مسلمان ہونے فروع احکام مثل نماز وغیرہ کے درست نہیں اور امر استحباب کیلئے
بھی آتا ہی جیسا کہ کاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا لکھو اوگو اگر اوسمیں خیر سمجھو یہ طلب اباحۃ ہی اور
واسطی اباحۃ کے جب فاذا حللتم فاصطادوا جب تم احرام حج کا جنمیں شکار کرنا منع ہی تو حلال
تو شکار کھیلو یہ اباحۃ ہی یا واسطی دونوں کے جیسے اخلعوا ما شئتم کپڑے جو چاہو بے ہو خواہش کا بتادیگا
تو بیگفتو سگا اور واسطی ہر دو ہی کے جیسے اصبروا او لا تصبروا تم صبر کرو یا نکرو یا سواسکی ماندہ اور نہی
جیسے کونوا قردۃ ہو جاؤ بندر اور واسطی عاجز کرنے کے جیسے فاتوا بسورۃ لاؤ کوئی سورہ
قرآن کے سورہ کے بیچ نہیں لاسکتے اور **نہی** کے معنی چھوڑنے کی خواہش کرنا بیزار کے حضوری اور اسکی مسلمی دعا میں
جو امر کے بحث میں بیان کی گئی اور **خبر** میں دونوں باتوں کا احتمال ہوتا ہی سچی ہو تو بھی اور جھوٹی بھی - اپنی ذاتی اگر چہ مقطع ہو خبر
سچ پر یا اپنی جھوٹ پر صرف کرنے سے نکلکر یعنی سچ ہی یقین کرنیکی ہو اوسمیں جھوٹ کا احتمال رہی جیسے خبر خدای تعالی کے اور اوسکی
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق پر مقطع ہوگی اور خبر مسیلمہ کذاب کے جھوٹ پر - یہ دونوں خبریں مقطع ہیں یعنی بلا دلیل
خبر محتمل ہے اور **ان** وہ ہی جسکا لفظ اپنی معنوں کیساتھ نزدیک ہو جیسی **نعت** بیانی اور استعارت مول لیا یعنی
عام وہ ہی کہ ایک ہے اوپر کہ کہتے کو شامل ہو اور اوسکا لفظ سوائے بالام کے لام کیساتھ آتا ہی جمع ہو یا مفرد
جیسے ان الانسان لفی خسر اور **من** جیسے من دخل داری فھو امن اور **ای** جیسے ای الاشیاء اردت
افعلہ تیرا اور **این** مکان کی واسطی جیسے این تکن اکن اور **متی** زمانی کی واسطی ہی جیسے متی شئت جئتک اور **لا** نکرہ کے
اور فعل میں عموم جنس ہی بلکہ وہ اسکی لفظوں کی صفت میں ہے ہی اور **تخصیص** تعریف ہی بیان جملہ کے لیے خارج زائد اور کلام عام ہے کہ شرط کیساتھ
اگر مقدم ہو جیسے اگر فرعون یقین ان جاؤک اور مطلق کیا جاتا ہی اور مطلق مقید پر اگر حکم ہو تا ہی جیسے فتاق رقبۃ مومنۃ
یہ قتل کے کفارہ میں ہے اسمیں ازاد کر جبکہ مومن ہو کا اسلام شرط ہی اور ہی قید ہی اطلاق مطلق کی اوسے بھی کہ ایمان کیساتھ اور **استثنا**
کئی جملہ میں سے ایک جزو کا کہ ان اشارہ ہے متصل ہو جیسے جاء القوم الا زیدا قوم سب کے سب آئے مگر زید کو اور منقطع ہو جبکہ اوسمیں سے زید کو الگ کیا ہو اس میں زید مستثنی منہ ہی

الا استثنا کا حرف ہی اور متصل ہی مستغرق اور عیسیٰ جنس میں بھی استثنا جائز ہی جیسے جاءنی القوم الا الحمیر مگر آدمیوں کی ہی حمیر فرد جنس ہے
اور منقطع نا مستثنیٰ منہ پر مقدم کرنا بھی جائز ہی جیسے لہ علیّ الا درہما الف اصل میں یوں ہونا چاہیئے لہ علیّ الف الا درہما الف
ہے مستثنیٰ اور درہم مستثنیٰ ہی اور جائز ہی تخصیص قرآن کیساتھ جیسے ولا تنکحوا المشرکات اور حدیث کیساتھ اور حدیث کیساتھ اور حدیث کی قرآن کیساتھ اور خبر واحد کیساتھ اور قیاس کیساتھ **مجمل** وہ ہی کہ بیان میں افتقار کیا جاوے اور **بیان** لغۃً ایک چیز کا
اشکال میں ایضاح کیطرف یعنی مشکل مضمون صاف ہو جائے **نص** وہ ہی جسمیں دوسری معنی کا احتمال نہ ہو جیسے زید عندی ثلثین رأیتہ
زیداً اسکی **ظاہر** وہ ہی جسمیں احتمال دو امر کا ہو اور ایک دوسرے سے زیادہ ظاہر ہو جیسے لفظ اسد عبارت رأیت اسداً
میں پس لفظ اسد بمعنی بہادر آدمی مجمل ہی اور بمعنی حیوان درندہ کے ظاہر تری دوسری بمعنی مجاز اور اگر کوئی دلیل کرے
ایک کو بھی ہر حمل کریں اسکو **مأوّل** کہتے ہیں جیسے قول اللہ تعالیٰ والسماء بنیناہا بایدٍ ظاہر معنی ایدی کے ہاتھ کے ہیں پس یہ کہ جمع
اور یہ بابت اللہ جل شانہٗ کے دلیل قطعی سی محال ہی پس یدٌ کو اوسکی قدرت پر حمل کیا اور **نسخ** اوٹھانا حکم شرعی کا ہی خطاب سے خواہ اوسکا محل
حکم ہو یا ہو جیسے استقبال بیت المقدس کا منسوخ ہو کر استقبال کعبہ کا حکم ہوا اور تبدیل کی جیسے پہلی حکم تھا کہ جب راز کی بات کہنی ہو تو بیٹا
عقد دیوبت کو پر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور مجمل کا بیان ہوا اور مبدل شدید کیساتھ جیسے منوخی اختیار کہ در میان روزہ رمضان اور فدیہ کے
مثل قول اللہ تعالیٰ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ اور مبدل خفیف کیساتھ جیسے منسوخ ہوا حدیث
چار مہینے دس روز کا بیان ہے قرآنی کا دوسری آیت سے جیسے آیت عدۃ اور صوم کے اور نسخ کتاب کا سنت سے جیسے نسخ قول حق
کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت کا حدیث ترمذی لا وصیۃ لوارث۔ یعنی وارث کے لئے وصیت کے ضرورت نہیں ورثہ
وجاری ہو جب حصص ذوالفرض کے تقسیم ہو جاوی اور نسخ سنت کی حدیث کا سنت اور کتاب سے جیسے نسخ بیت المقدس کا کہ سنت فعلیہ
ثابت ہوا نبی ہر صوم میں نماز میں اوطاف سے کعبہ کی طرف پھر گئی ہو جیسی کے اور اس پر دلیل حسی کے قول وجہک شطر المسجد
الحرام اور یا منہ اس قول صحابہ سے کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا **مبحث السنۃ**

مبحث اجماع

جیسے نماز چاشت اور تہجد آپ پر واجب نہیں اور اگر آپ ہوتا اسپر عمل کرنیکی کا رتبہ تھا سو ہم کہ وہ آپ اور ہماری حقیقت
ہے واجب ہی یا مندوب اسواسطے کہ مندوب مستحق ہی اور اگر ثواب کے جہت سے آپ نے اوس فعل کو ترک کیا تو مباح ہوگا اور مغفرت
آپکی کیلئے قول باطل پر کہ آپکی حضرت میں واقع ہوا تو بھی جہت ہی اسواسطے کہ آپ معصوم ہیں اس بات سے کہ کسے اور مسکر یا کسی
تقریر پر باطل ہیں جیسے ثابت نہیں آپکے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بابت کہ اسلئے مقرر کیا کہ اسکے مقابل کو اور اسکی قاتل کو دیا جاوی
دار اور اسطرح آپکی عمد تدلیس کرنا اور آپکا معصوم ہونا اور جاری ہی اور وہ عمل حجت ہوگا اور ہمیشہ اوسکا مرجع ہوا کیا اور ہمیشہ حوالہ
علم اور یقین کو واجب کرتی ہی اور آحاد کہ جسکا راوی ایک ہو اور اوسکے ساتھ قرائن ہوں یقین کو اسی طرح راوی میں حفاظ ہونا ظاہری اور
مرسل مراسیل اور روایت مستور کے حجت نہیں ہی **مبحث الاجماع** اور وہ یہ ہی کہ کسی حادثہ پر اوقت کے
فقیہ اجتہاد کرنیوالی اتفاق کرلیں اور یہ اجماع اوس زمانہ میں اور اوسی مجتہد کی جنس زمانہ میں حجت ہی اور اجماع
اسمیں نہیں ہے اجماع منعقد ہو نہیں کہ اوسکی مجتہد کا رتبہ گزر جائے تو مابل ہو جائے فرض جو اجماع منعقد ہو گیا اوسکے سوا جائز
نہیں اور جو اوس اجماع کے خلاف کرنیوالوں کے حیات میں پیدا ہوا اور صاحب اجتہاد ہوا اوسکا قول معتبر نہیں ہی اور اگر چار
آدمیوں نے ہزار آدمی کے ہوبرو کوئی بات کہی اور کسی نے انکار نہیں وہ اجماع ہی اور صحابی اپنی قولیں جو اختلاف
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی راہ راست پر ہی دوسری صحابی کے قول کا اتباع اوسکو ضرور نہیں خواہ قول قدیم ہو یا جدید **مبحث**

مبحث قیاس

قیاس اور وہ رجوع کرنا فرع کا امر ثابت ہو کیساتھ اصل کی طرف ہونا اسی حکم میں جیسے نبیذ تمر کا کہ اوس چاول کا کہ
کیس اگر علت کیوجہ اسکی حکم کو واجب کرتی ہی مگر **قیاس علۃ** کہتے ہیں جیسے قیاس ماننی کا اوف کرنی پر ہے جب اف کا کہنا نص قرآنی کے
دلیل سے حرام ہے اوسکی ایذا کے جیسے اسیطرح مارنا کہ اوف کہنے سے بڑھکر ایذا ہو حرام قیاس کرنا اور اگر
حکم پر دلالت کرتی اور واجب کرتی ہو اوسکو اسے **قیاس دلالت** کہتے ہیں جیسے قیاس رات کے مال کا بابت کی حالت پر
زکوٰۃ کے واجب ہونے میں اسواسطے کہ وہ مال نامی یعنی بڑھنے والا ہی اور جائز ہی کہ کہا جائے واجب نہیں ہی جیسے قول مجتہد کا
ہے یا دو اصلوں کی بیچمیں فرع متردد ہو اور جو اصل سی زیادہ مشابہ ہو اوس سے ملادی اوسکو **قیاس شبہ** کہتے ہیں جیسے
غلام جو موقت تلف ہو جاوی پس متردد ہے درمیان اتلاف آزاد کے اس جہت سے کہ وہ آدمی ہی اور درمیان بہائم کے اس اعتبار سے

اصل

اصل

کہ وہ مالیت ہی اور مقوم مال سے بہت مشابہ ہی اس وجہ سے کہ تمام نہیں جاتی ہی اور قدر تمام ہی آتا ہی اس سبب سے تمام میں لاحق ہو گیا اگرچہ
اصل نہیں ہی اور شروط ہی اگر ثبوت دلیل وفاقی پر کہ عرفانی اور سکی مقدم ہونی کی اور اوسکی مناسبت ہی اور علت کے شروط سے کا
شامل ہونا ہی وہ اوصاف کی جیسے اطراد کہ جس پائی نہ جاوے علت نہیں ہوگی لفظ وہ معنی ہیں اور جیسے شرعی الفاظ کی پائی جانی ناقص ہوگی
قیاس کا ہونا اصل ہی شکل حکم یکے ہی اسواسطے کہ شروط ہی اوسکی وہی ہی کہ منظر اور علت کا تابع ہو اور جو علت کہ حکم کے پائی جانے
اصل کے پیروی نہیں دلیل ہونی کی وقت حجت ہی اور وہ پانچ ہیں دلیل ہی بعد کی ہو یک ہیں اتفاق نہیں اور اصل

مبحث استدلال جمع مفت

منافع کے لیے جو خبر حل اگر ثابت تسلیم کرے حلت ہی اور اصل مقصود کہ تحریم کے جو عام ہو وہ جمع کتابی مانند حدیث صحیح کے کہ رسول اللہ صلعم

وسلم نے وضو فرمایا اور دو دو بار اعضا دھوئی اور حدیث نسائی کہ آپنے وضو فرمایا اور اپنی دونوں قدم موزہ پر پانے چڑک لیا
دونوں حدیثوں باہم معارض ہیں اگر اوسطرح صحیح کیا کہ پانے چڑکنا اوسی تین مرتبہ کہ پہلی سے ایکبار وضو مانا پانے چڑک کر تجدید کرلے
الصحیح کرے اگر ممکن ہو تو توقف کریں یہانتک کہ دونوں میں ایک ظاہر ہو ہادی کہ ایک کو ترجیح ہو یا دونوں میں جو آخر
وقت ہو وہی ناسخ ہی پہلے کہ جیسے دونوں آیتیں عدت کہ اور اگر عام اور خاص باہم معارض ہوں تو عام مخصوص ہو جائیگی
خاص کے ساتھ اور اگر ایسی ہی کہ ہر ایک اوس دونوں میں ایک دوسرے سے عام اور ایک وجہ سے خاص ہو تو ہر ایک مخصوص ہو کہ
دوسری کیساتھ اور جو اوسمیں ظاہر ہو کہ وہ مقدم کیجائیگی اور جو مرجح نہ ہو کہ جسے متوازن گمان پر اور اصلح ترجیح

مبحث استدلال

ہی وہ مرجحات قیاس اور اوسکی پر اور کچھ مواقیاس خط پر **مبحث تمثیل** یعنی مجتہد اور اجتہاد کیا خبر معلوم ہوتا ہی
فقہ کا یعنی اوسکی مسائل اور قواعد اور اصل اور فرع اور علت اور شرائط سبب جاننا جو یعنی جماعہ کے کہ نا یوں کے اور عدد میں کا
وقف کا ہو تاکہ اجتہاد کہ وقت اوس دونوں میں کے قول کیطرف رجوع کرے اور ایسے بات نکلی جس سے اجماع ٹوٹتا ہی
یعنی اگلی اجماع مولفات کرے اور نصوص اور ظواہر میں اور مجمل اور مجتہد کے مہمات کو جانتا ہو اور اوسکو اوسکی حالت
کو جانے اور اجتہاد کے متعلق کا نقش کا ارض کہ درایت میں عرف کرے اور مجتہد معیب نہیں ہی بلکہ جنبی کو کوشش کرے کا
اوتنا ہی اجر اوسکو اور تقلید کے معنی کے قول کا قبول کر لینا اور مجتہد کہ اجتہاد کرنا جائز رکھتا ہو اوسے تقلید جائز نہ

کہ زائد اتمام الہدایہ **علم تصریف** اسمیں کلمہ کے بناوٹ کی کیفیت کا بحث ہی جیسے اوزان اسم و فعل
اور مقدار اوصفات کہ اور جو امور تصریف کہ رکھتا ہی کلمہ کی بحث کی ہی تعلیل سے **جاننا چاہئے** کہ تمام افعال متصرفہ کہ کہ اوسکی
اور اسماء متمکن جو گردانیں نہیں آتی اور روی تو کہ حروف اصلی کی دو قسم کے ہیں **ثلاثی** یعنی تین حرف اور **رباعی** یعنی
چار حرف والی ثلاثی تین حرف اصلی کو کہتے ہیں جیسے **نصر** اور رباعی چار حرف اصلی کو کہتے ہیں جیسے **بعثر** اور ثلاثی ہی دو قسم
ایک **مجرد** جسمیں ماضی حروف زائدہ سے خالی ہو دوسری **مزید فیہ** کہ اوسکی ضد ہو اور مجرد ہی دو قسم ہی **مضر** جسکا وزن زیادہ ہی
اور **شاذ** جسکا وزن مکرر آدی کہ بس مطرد کے پانچ باب ہیں **فعل یفعل** — **فعل یفعل** — **فعل یفعل** — **فعل یفعل** — **فعل یفعل**
فعل یفعل اور شاذ کی تین باب ہیں **فعل یفعل** — **فعل یفعل** — **فعل یفعل** اور اصل باب ہیں **فعل**

اور مزید فیہ بھی دو قسم ہی ایک وہ کہ رباعی سے ملحق ہو دوسری وہ کہ اسکی عکس ہو مجرد رباعی سے ملحق ہو اوسکی بھی دو قسمیں ہیں
ایک وہ کہ جسمیں الف وصل کا آتا ہی دوسرا اضداد اوسکی جسمیں الف وصل کا آتا ہی اوسکی نو باب ہیں **انفعال**
انفعال **افعلال** جسمیں تعلیل ہی **افعیلال** **افعیعال** **افعوعال** **افعال** **افعل** اور جسمیں الف وصل کا نہیں آتا اوسکی

پانچ باب ہیں **افعال** **تفعیل** **تفعل** **مفاعلۃ** **تفاعل** اور رباعی بھی دو قسمیں ہیں ایک مجرد دوسرا منسب رباعی
مجرد وہ ہی جسمیں حرف چار ہی حرف اصلی اور زائد سوں اور اوسکی ایک ہی باب ہی کہ لازمی اور متعدی دونوں آتی ہی
اور وہ **فعللۃ** ہی اور رباعی **منسب** جسمیں چار حرف اصلی سے زائد ہی ہوتے ہیں وہ دو قسم ہی اول ہمزہ وصل کی
ساتھ اور دوسری بغیر اوسکی دوسری قسم کے ایک باب ہی اور لازمی آتا ہی اور وہ **تفعلل** ہے اور قسم اول کے دو باب
ہیں دونوں لازمی **افعنلال** اور **افعلول** اور ثلاثی **منسب** جو رباعی سے ملحق ہی وہ بھی دو قسم پر ہی ایک
وہ جو ملحق رباعی مجرد سے ہی اسکے سات باب ہیں **فعللۃ** **فوعلۃ** **فعولۃ** **فیعلۃ** **فیعلۃ** **فعلاۃ**
دوسری وہ جو ملحق رباعی منسب سے ہی اسکی بھی دو قسمیں ہیں ملحق ساتہ **تدحرج** کے اور ملحق ساتہ **احرنجم** کے اول کے
آٹھ باب ہیں **تفعلل** **تفعنل** **تمفعل** **تفعللۃ** **تفوعل** **تفعول** **تفیعل** **تفعل** اور دوسری کے
دو باب ہیں **افعنلول** **افعنلاۃ** **اب** جاننا چاہئے کہ سب اسم اور فعل چار قسم کے ہیں - صحیح اور

www.abulhasanalinadwi.org

علم نحو وہ علم ہے جسمیں کلمہ کی آخر کلمہ کی حالت سے بحث کیجاتی ہے اور اوسکی بنا کی حالت

کلمہ ایک لفظ ہے جو معنی مفرد پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ اور رَجُلٌ اور وہ تین قسم پر ہے اسم اور فعل اور حرف **اسم** وہ ہے جو کسی ذاتی معنی پر دلالت کرے کسی کے ساتھ ملنے سے اور اوسکے زمانہ حال یا استقبال کا بیان ہو **فعل** وہ ہے جو ذاتی معنی پر دلالت کرے اور دونوں زمانوں میں سے کسی زمانہ معین سے کسی زمانہ کے ساتھ ملنے سے اور **حرف** وہ ہے جو نہ تو کسی ذاتی معنی پر دلالت کرے اور نہ کسی زمانہ معین سے کسی زمانہ کے ساتھ ملنے سے بلکہ دوسرے کلمہ کے ساتھ ملنے سے معنی پیدا کرے اور اسم کی خاصتیں ہیں واؤ الف یا پس اگر حرف علت کا اول میں ہی اوسے **معتل فا** اور **مثال** اوسمیں ہی ایک یا ہی واؤ ہی جیسے وَعَدَ اور وَعْدٌ اور یَعِدُ اور عِدَةٌ اور اگر حرف علت کا عین ہی اوسے **معتل عین** کہتے ہیں **اَجوف** جیسے قَوْلٌ اور قَالَ یہ معتل عین واؤ ہی اور اگر آخر میں ہی اوسے **ناقص** کہتے ہیں جیسے رَمَیٌ اور رَمًی اور اگر دو حرف علت کے ایک کلمہ میں ہیں لیکن دونوں ایک جگہ پر نہیں ہیں اوسکو **لفیف مفروق** کہتے ہیں جیسے وَقَایَةٌ اور وَقًی کہ کہ کی فا اور لام کے حرف علت واقع ہوا ہے اور جو ایک ہی جگہ ہو تو **لفیف مقرون** کہتے ہیں جیسے طَیٌّ کہ اصل طَوَیٌ ہے اور طَوًی کہ حروف علت عین اور لام کے جگہ پر ہیں اور **مضاعف** وہ ہے کہ اوسکے حروف ایسے ہیں کہ دو حرف ایک جنس کے ہوں اوسکا بھی دو قسم ہیں ایک **ثلاثی** جسکا عین اور لام ایک جنس کا ہو جیسے شَرَّ کہ اصل اوسکا شَرَرٌ ہے وزن فَعَلَ اور تَبَّ کہ اصل میں تَبَبَ ہے دوسرا **رباعی** کہ فا کلمہ اور لام اول اور عین کلمہ اور لام ثانی اور ایک جنس سے ہو جیسے زَلْزَلَ بوزن فَعْلَلَ اور تَقَلْقَلَ بوزن تَفَعْلَلَ **اب** جاننا چاہیئے کہ **اعلال** حرف علت کا ہی تخفیف کے واسطے جیسے قَوْلٌ کہ اصل قَالَ واو حرف علت ثقیل مفتوح ماقبل اوسکا مفتوح اوسکو بسبب الف کے کہ خفیف اور اخت اوسکی ہے مناسب اوسکا تھا بدل دیا اور **حذف** حرف علت کا گرانا جیسے قُلْ کہ اصل اوسکا اقْوُلْ تھا واو کی حرکت ماقبل ساکن کو دیکر واو کو ساقط کر دیا اور **ابدال** ایک حرف کا جگہ دوسرا لانا جیسے رَاَی میں سے رَاَیٌ ہمزہ ماقبل اوسکا مفتوح ہمزہ کو ساکنہ الف سے بدل دیا اور **ادغام** دو حرف کا گرا دینا جیسے یَدُّ علامہ سے یَدٌ اور **اِدغام** لانا دو حرفوں ایک جنس کا ایکدیگر پر بنی میں جیسے مُدَّ کہ دو دالوں کا ادغام ہوکر مُدَّ سے مُدَّ ہوا الخ المنسوب والزیدۃ الحرف

اعراب وہ ہے کہ معرب کا آخر جسمیں ہر تغیری عامل معرب کے طرح طرح کے معنی پیدا ہوں اور وہ تین اعراب ہیں رفع اور نصب اور جر معنی رفع شان فاعل ہونیکی اور **نصب** علامت مفعول ہونیکی اور **جر** اثر اضافت کی اور **عامل** وہ ہے جس سے ایسے معنی قائم ہوں کہ اعراب کو چاہتے ہیں پس **مصروف منصرف** اور جمع مکسر منصرف علامت رفع ضمہ کی ہوگی اور حالت نصب میں فتحہ اور حالت جر میں کسرہ اور **غیر منصرف** جو جر اور تنوین نہیں رکھتا اور حالت اوسکی ضمہ اور فتحہ ہیں اوسکو کہتے ہیں جسمیں دو علتوں میں سے دو علتیں یا وہ علت جو قائم مقام دو کے ہو اور وہ علتیں یہ ہیں عدل و وصف و تانیث و معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و نون زائدہ جسکا الف ہو وزن فعل شبہ ان سب کے بترتیب لفظ شرح کے ہیں عمر آخر طلحہ زینب ابراہیم مساجد معدیکرب عمران احمد اسمیں ہر منصرف کا حکم یہ ہے کہ کسرہ اور تنوین اسپر نہیں آسکتا مگر کسی ضرورت یا مناسبت سے حالت رفع میں ایسے ضمہ اور حالت نصب اور جر میں فتحہ آتا ہے جیسے جاءنی عمرٌ و رأیت عمرًا و مررت بعمرٍ **عدل** وہ ہے کہ صیغہ اصلی سے خارج ہو تحقیقا یا تقدیرا **وصف** وہ ہے کہ اصل میں ہو اور اسم کا غالب ہونا اوسکو ضرر نہیں پہنچاتا **تانیث** تا کی سیاہ اکبر منع صرف واجب ہے اور اوسکی شرط تمام ہونا سبب تانیث لفظی ہے اور تانیث معنوی محض نام سے ہوتا ہے اسمیں منع صرف

جائز ہی خواہ واجب آوے اور اسکی تاثیر کے واجب ہونے کی شرط زیادہ ہونا ہی تین حرفوں سے یا ساکن ہونا اور الف کا یا نجے لیے ہوئے لفظ

ہونا **معرفہ** اسکی شرط یہ ہی کہ نام ہو **عجمہ** وہ ہی کہ زبان عجم کا نام ہو یا اور سطار کے متحرک ہو یا تین حرفوں سے زیادہ ہو **جمع** اسکی

شرط یہ ہی منتہی الجموع کا صیغہ ہو جیسے مساجد جمع نہیں بن سکتی اور غیر مانوس ہو **ترکیب** اسکی شرط یہ ہی کہ نام ہو اور

اضافت اور اسناد کے ساتھ ہو **الف لام** جب اسم میں ہو تو اسکی شرط نام ہونا اور اگر صفت میں آوے

تو چاہیئے کہ اوسکی موئنث فعلاء فعلانہ کے وزن پر ہو اور بعضوں کے نزدیک موئنث اوسکی فعلی کے وزن پر آوے

وزن فعل وہ ہی کہ اوس فعل کیساتھ مخصوص ہو یا اوسکی اولیں ایسے زیادتی ہو کہ تاہی تانیث کے قابل نہو

اور جس لفظ میں ان نونوں معنوں کے کیا دو نہوں وہ منصرف ہے **مرفوعات** وہ ہی کہ علامت

فاعلیت پر مشتمل ہو ایک اوسمیں سے **فاعل** ہی جسکے اوپر فعل یا مشابہ فعل کے اسناد کیجاتی ہی اور اصل اوسمیں یہ ہی

کہ فعل کے بعد آوی اور جب فاعل اور مفعولین احوال متنفی ہو لفظوں میں اور دونوں کا قرینہ بھی پایا جاوی تو فاعل مقدم متصل ہو

یا منفصل ہو لفظ الا کے آوی یا اوسکی معنی کے ان سب صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے اور جب فاعل مفعول کے

ضمیر کے ساتھ متصل ہو جیسے ضرب زیدٌ غلامَہٗ یا الا یا اوسکے معنی کے بعد واقع ہو یا مفعول اوسکے ساتھ متصل ہو

اور فاعل ضمیر منفصل ہو ان صورتوں میں فاعل کو مفعول کے مقدم کرنا واجب ہے جیسے ضربَکَ زیدٌ اور کبھی فعل حذف کیا جاتا ہی

کسی قرینہ کے پایا جانے سے یہ جملہ بھی ہی اور واجب بھی اور کبھی کسی قرینہ کے پایا جانے سے فعل اور فاعل دونوں کو حذف کردیتے ہیں

اور جس جملہ میں دو فعل آویں اور فعل میں متنازع ہوں تو فاعل کو دونوں کے بعد لاتے ہیں اور ایسے ہی مفعول کو بھی

اور کبھی مفعول کے ذکر کے ضرورت نہیں سمجھتے تو اوسے حذف کردیتے ہیں جیسا افعال قلوب میں اور ایک اوسمیں سے

مفعول نائب فاعل اور یہ وہ مفعول ہی جسکے فاعل حذف کردیا گیا ہو اور وہ کبھی فاعل کے ہوتا ہی اسمیں شرط ہی کہ فعل حروف

مجہول کردیا جاوی جیسے منصب زیدٌ عمرًا اسے ضرب عمروٌ اول جو مذہبی میں علامت زیدی عمرو کو دوسرا جملہ مار گیا عمرو اور باب

علمت سے مفعول اور باب اعلمت سے تیسرا مفعول فاعل کے بدلے واقع ہوتا ہی جیسے علمت زیدًا فاضلًا یعنی زید کو عالم اور اعلمت

زیدًا عمرًا فاضلًا بتلایا یعنی زید کو عمرو کو فاضل یہ مفعول ہی اور **مفعول لہ** وہ ہی

معمولہ

مفعول ہو کیساتھ اور مفعول بھی ہو سکتی تو اوسے معین کرینگی اور حرفوں میں سے ایک قسم مبتدا اور خبر کی اور **مبتدا** وہ اسم ہے

کہ لفظی عاملوں سے خالی ہو اور اوسکی طرف اسنادکیا جاوی یا وہ صفت ہی کہ بعد حرف نفی یا الف استفہام کے واقع ہو اور **خبر**

وہ اسم ہے کہ جو اوپر سے خالی اور مبتدا کیطرف اوسکی نسبت ہو یا اوسکی نسبت ہی کا سبب ہو یا اوسکی صفت ہی کا سبب ہو

جب مبتدا معرفہ ہو اور جو کہ صورت کیساتھ متصل ہو ذکر ہوتا ہی اور خبر کے جو ہوتیلی ہی کہ اسمیں تین صورتیں ہیں کہ اوسکی

اور کوئی قرینہ پایا جاوی تو حذف کردی جاتی ہی اور جزا کی طرف واقع ہو تو اوسمیں اگر خبر جو کیطرف تاویل کیجاتی اور جو پیچھے کہ

مبتدا کیواسطے صدر کلام ہونی ہو جب مبتدا اوسپر مشتمل ہو گا یا دونوں معرفہ ہونگی یا اوپر اسمیں شما یا خبر فعل ہو کہ اوس میں ضمیر مبتدا کو

خبر پر مقدم کرنا واجب ہی اور جب خبر مفرد مشتق ہو ایسے معنی کی کہ اوسکی اولی واجب ہی صدر کلام یا مبتدا کی مشابہ ہی یا جملہ

متعلق کے ضمیر مبتدا میں ہی پایا جاوی خبر ان کی ان سب صورتوں میں خبر مبتدا پر مقدم ہوگی اور کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں لائی جاتی

اور کبھی مبتدا متعدد معنی شرط کا ہوتا ہی اسصورت میں خبر میں فا کا لانا صحیح ہوگا اور ایسے مبتدا اسم ہو کہ جسکے صدر فعل ہوگا اور خبر

ہائکہ وہ کہ موصوف ہو فعل یا ظرف کیساتھ جیسے الذی یاتینی وفی الدار فلہ درہم کی مثال میں یاتینی اور فی الدار خبر ہے

اور لیت لعل دونوں سب کے نزدیک اور فعل خاکی مانع ہیں اور لیکن کے نزدیک بھی اکثر کے نزدیک ان دونوں کے ساتھ

اور کبھی کسی قرینہ کے قائم ہونے سے مبتدا حذف بھی کردیا جاتا ہی جیسے قول شاعر دیمی واللہ اور خبر جیسے خرجت فاذا السبع اور دونوں

کذا اور **ایک** اوسمیں سے **خبر** ان اور اوسکی اخوات کے ہے جملہ ہوتیلی ان رفعوں کے داخل ہونے کی بعد جیسے ان زیدًا قائم اور اسکے

حکم مبتدا کے خبر کے مگر یہ کہ مبتدا میں اوسکا اسم کی مقدم رکھنا جائز اور خبر میں ناجائز ہی اور اگر ظرف ہو اور **ایک** اوسمیں سے

خبر لا کے جو نفی جنس کیلئے آتی ہی اسکی داخل ہوتی ہے یہ بھی خبر مبتدا کی مشابہ ہی ہے لا غلام رجل ظریف فیہا اور اگر خبر مفرد ہو

جائز ہی مکرر ہو بیتم خبر لا کی نفی جنس کو ثابت نہیں کرتا اور **ایک** اوسمیں سے **اسم** ہی ما اور لا مشبہ ہوتی ہیں لیس کیساتھ

وہ ہی انکی داخل ہونی پر مستند ہوتا ہی جیسے ما زیدٌ قائم **منصوبات** منصوب وہ ہی جو مشتمل ہو علامت مفعولیت پر

ایک اوسمیں سے **مفعول مطلق** ہے اور وہ اسم ہی اوس کام کا جسکو کسی فعل نے فاعل نے کیا ہو اور وہ اسم ہم معنی اوس فعل کا ہو

بجے ضرب ت ضربا اور کبھی مفعول مطلق تاکید امور فوع اور عدد بتانے کیلئے آتا ہے تاکید جیسے جلست جلوسا واقع ہے جیسے جلست جلسة
بجے جلست جلسة اور کبھی اوسکا لفظ خلاف لفظ فعل کے ہوتا ہے وہ کبھی تعدد جلوس یا بیان کیفیت جلوس کیلئے
بجے اقعدته قعدة لبنا ما اور کبھی فعل کو حذف کرتے ہیں کوئی قرینہ یا کریمہ بھی ہو اور واجب بھی ہوتا ہے جیسے غیر مقدم اسکا کہا
بجی جو کہے اپس آدمی کے حیث خیر مقدم یا اہلا وسہلا اور واجب ہیں دو مسئلوں میں کہا ہی اور قیاسی واجب کہا ہی جیسے سقیا لزید
سقاك الله سقيا لبيك اور دعا ہی تجی ضابطہ دعا اور حمدا لے حمد اور قیاسی کہی تعلم فن واقع ہوا ہے بعض ازیں
وہ ہی کہ مفعول مطلق واقع ہو جو مثبت لبقیہ عامل کے داخل ہو ایسے اسم پر کہ اوسکی نہیں واقع ہوا یا نکرہ آدمی جیسے مانت
الا سيرا وما زيد سيرا سيرا وانما انت سيرا اور بعض وہ ہی کہ تفصیل واقع ہو عوض مفعول جملہ کے کہ لی جیسے فشدوا
الوثاق فاما منا بعد واما فداء اور بعض وہ ہی کہ تشبیہ کے واسطے آدمی اور فعل جوارح پر دلالت کری اور ایسے جو کہ بعد آدمی
جو شامل ہو ایک اسم ہم معنے مفعول مطلق اوسکی صاحب یا کہ جیسے قمت به قيام زيد صوت صوت حمار وصاح صياح
الثكلى اور بعض وہ ہی کہ مفعول مطلق جو کہ محصور واقع ہو کہ سوا اوسکی کوئی اور احتمال اوس کے نہو جیسے علی الف درهم حقا
بالف علی الف درہم اعتراف حقا اور اعتراف مفعول جو پڑا ہی تاکید کیواسطے اور بعض وہ ہی کہ مفعول جملہ نہی کہ عکر کا احتمال
ہی اوسپر ہو جیسے زيد قائم حقا اور بعض وہ ہی کہ مفعول مستثنی واقع ہو جیسے لبيك وسعديك کہ اوسکے
تری خدمت میں بہت کھڑا ہونا اور پاہی کرنا اوسکی تری بہت پاہی کرنا اور ایک اوسمیں سے مفعول به ہے اور وہ ایسا ہوتا ہی
کہ اوسپر فعل کا فعل واقع ہو کرتا ہی جیسے ضربت زيدا اور وہ کبھی فعل پر مقدم ہوتا ہی جیسے زيدا ضربت اور کبھی فعل کو حذف
کرتے ہیں کہ قرینہ کی وجہ سے جواز ہے جیسے جواب اوس شخص کا کہ کہا جو کہی من اضرب اور وجوبا چار جگہہ پر سماعی اور منادی
اور وہ کہ مضمر عامل اوسکا مشہر و تفسیر پر اور وہ اسم کہ اوسکی نہیں فعل ہو یا شبہ فعل کہ مشتمل ہو اسم سے کہ عمل کرتا ہے ضمیر میں یا متعلق اوسکے
اوسمیں سے کہ اوسکا عامل اوس اسم پر مسلط ہو تو لازم ہے کری جیسے زيدا اضربته زيدا اسم ہی اوسکے بعد فعل جسنے اسم پر عمل کرتا ہے اوسکو رفع دیا ہی
کیونکہ وہ اسم کہ ضمیر میں عامل ہی اور کہ زیر اور مفعول ہی تقدیر الفاظ ہی بعد سے ذرا نیچے جیسے آبائک والاسد یعنی اتق لدغ من
الاسد ہی اور کہ اپنی ذات کو شیر سے یا منہ دینے جس سے ڈرانا مقصود ہی مکرر ذکر کیا جاتی ہے الطريق الطريق

بجے راستہ ہے راستہ ہے **مفعول فیہ** ہی جسمیں فعل واقع ہو زمانہ یا مکان اور اوسپر نصب ہونیکی شرط مقدر نا ظاہر
فی کا ہو اور ظرف زمان سب قبول کرتے ہیں جیسے یوم الجمعة سير عليه يوم ظرف یوم الجمعة اسی فی یوم الجمعة اور مکان
بجے وہ جگہہ کہ اوسکی ظرف مکانی اگر مبہم ہو کا تو معتبر نی یا لف کو قبول کرے گا اور مبہم کو بہت تھوڑے ہیں اور مختص کو بہت
کرتے ہیں اور وہ امام اور خلف اور یمین اور شمال اور فوق اور تحت ہیں اور عند اور لدی ہی اور حیث ہی اور حیثما ہی
جیسے جلست خلف زيد یا عند زيد یا لدی زيد اور لفظ مکان اوسپر بہ دلالت **مفعول له** ہے
جسکا وہ فعل صادر ہو جیسے قمت اکراما لزيد یا ضربته تاديبا مگر زجاج کہی اسمیں مخالف ہی اور شرط ہی کہ مفعول له
مصدر ہی اور اوسکی الف لام کے شرط لام ہی اور لام کا حذف کرنا ہی جائز ہی جب مفعول له مضاف ہو اور فاعل فعل مفعول به ہو
اور وجود فعل اوسکا مزید ہو جیسے خاشعا متصدعا من خشية الله ای لخشوع و لتصدع من خشية الله
اور ایک اوسمیں سے **مفعول معہ** ہی اور وہ حرف واو کہ بعد ذکر کیا جاتا ہی معمول فعل کے مصاحبت کے لئی
لفظ متمن ہوا ما منوں جیسے والجمات اسق قومی جاء البرد والجبات ای مع الجبات وہ اسقاد زيدا
وانا وزيدا وما لک وزيدا اور ایک اوسمیں سے **حال** ہے حال اوسے ہے جو ہیئت فاعل کو بیان کری یا مفعول به کو لفظ
ہوں یا معنوی جیسے ضربت زيدا قائما وزيد قائما ابوه اور دونوں کے ہیئت کو لفظ زيدا اور ابوه کہا اور اوسکا حال
فعل ہے یا شبہ فعل یا اوسکے معنے اور کبھی ہیئت مضاف الیہ کو بیان کرتا ہی جیسے بل ملة ابراهيم حنيفا اور ان يأكل لحم اخيه
میتا اور شبہ فعل کے مثال جیسے زيد ضارب عمرا امس الغلام اور اوسکا شرط یہ ہی کہ حال نکرہ ہو اور اوسکا صاحب معرفہ ہو
اکثر اور اوسکا صاحب اگر نکرہ ہو تو حال کا مقدم لانا واجب ہے جاءني راكبا رجل اور حال عامل معنوی پر مقدم بھی
ہوتا نہ مجرور پر کہ اوسکے خلاف ظرف کے اور جو حال کے ہیئت پر دلالت کری حال ہوتا اوسکا صحیح ہی جیسے هذا بعلي شيخا ائتني
اور حال جملہ خبریہ ہوتا ہی اور اسمیہ واو کے ساتھ اور خبریہ بادا دکیتہ یا ضمیر صرف کے بغیر ضعف کے ہوتا ہے اور حال
جملہ فعلیہ جسمیں مضارع مثبت ہو صرف ضمیر کیتہ ہوگا اور اسکی سوا واو اور ضمیر کیتہ یا صرف اسکے ہوگا اور
ماضی مثبت کے حال ہیں قد کا لانا ضرور ہے ظاہر ہو یا مقدر جیسے جاءوه قد ركب غلامه اور عامل کا حذف کرنا بھی جائز ہی کہ

جیسے ان نہ یلیا الخائنو اور ایک اسم ہی **منصوب** بلا ہی جو نفی جنس کی ورطی آتا ہی یہ بھی مبنی ایسے ہوتا ہی لیکن لائی نفی

منہ یکی کہ یہ خبر ہی کی بلا واسطہ آتا ہی اور نکرہ ہی اور مضاف یا شبیہ مضاف ہی جیسے لا غلام رجل ظریف فیہا اور اگر اسم ایسا نہ ہو

ایک ہی کلمہ ہے اور نصب ہی اور ایک مبنی ہی اور ایسا ہی نصب ہی اور ایک مبنی ہی اور ایسا ہی نصب ہی اور ایک مبنی ہی

یہ اہل حجاز کی زبان ہے **مجرورات** مجرور وہ اسم ہی کہ علامت مضاف کی اس پر شامل ہو اور **مضاف**

الیہ اسم ہی کہ اوسکی طرف کسی چیز کی نسبت ہو بذریعہ حرف کے یا بغیر حرف کے اور وہ مضاف الیہ ہر اسم ہو سکتا ہی جیسے غلام زید اور

جیسے غلام زید اور شرط الغیر کلمہ ہی کہ مضاف ہونے نہ ہونے میں اوسکی دو قسم ہی مستوی اور غیر مستوی **مضاف**

اوصاف وہ ہی کہ مضاف وہ صفت ہو کہ اوسکی اضافت کبھی لازمی ہوتی ہی دو قسم ہی ایک اسم فاعل مضاف

نسبتی اور اوسکا طرف کسی نہ کسی موصوف میں کے معنی میں جنس مضاف میں بہتری ہی اور اوسکا طرف میں یا کسی

مضاف کا فائدہ دیتے ہی مضاف الیہ موصوف کیساتھ اور تخصیص کا فائدہ دیتے ہی نکرہ کیساتھ اور مشابہ مضاف

خالے ہمارا قول کوفیہ کا ضعیف ہی اور **لفظی** وہ ہی کہ خواہ مستوی کے ہو یا غیر مستوی کے اپنی معمول کیطرف مضاف ہو اور

وہ اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت مشبہ ہی جیسے ضارب زید اور حسن الوجہ اور موصوف صفت کیطرف مضاف ہوا

اور موصوف صفت مرفوع کی طرف اور مثل کمثل مسجد الجامع کے ماول کیا گیا ہی یعنی ظاہر سے پھیر دیا گیا ہی اور جو اسم کہ مضاف ہوا

اوسکے ہی مضاف نہیں کہتے جیسے لیس اور [illegible] کہ اوسکا مضاف الیہ ہر اسم ہو سکتا ہی مضاف ایسے حکم میں ہے

اور جب اسم صحیح یا صحیح سے ملتی ہوا ہی مکلم کیطرف مضاف ہو تو اوسکو کسرہ دیتے ہیں آخر میں اور یا متکلم ہو کہ خواہ ساکن ہو یا

مضاف کے آخر میں الف ہو کہ اوسکو یا سے کہیں کہ اور قبیلہ بنی الحارث کے الف پر شتہ کو یا سے بدل دیتے ہیں اور اگر یا آخر میں ہو تو ادغام

کر دیتے ہیں اور اگر واو ہو تو یا سے بدل دیتے ہیں اور دونوں بنی ادغام کہتے ہیں اور الف کے بدلے یا کے ادغام میں

اور اسم منقوص میں اضافت کی تنصیف اور تشدید دونوں کے ساتھ اور فتح اضافت بھی ہی **توابع** تابع وہ لفظ ہی کہ اوسکا اعراب

دوسری وجہ پر ہو لفظ اول سے پہلے لفظ کے اور ایک تابع کہ جب تیسرے چاہیں اور وہ ہی تابع ہوگی تیسری ہی چوتھی یا پانچویں ہو جو ہر ہر

www.abulhassanalinadvi.org

جیسے جاءنی زید جاہل عالم او حافظ کہ ہیئت جمیل طریف اس نعت کا لفظ تابع ہی اپنی متبوع کا کہ لفظ رجل کا ہی اگرچہ
لفظ دال ظاہر کی سبب سے عالم اول حافظ دوسرا کریم ہیئت جمیل چوتھا ظریف پانچواں اور اعراب کا ہی ہی جو متبوع کو ہی اور
اسکا تابع نہیں ہی ایک اور قسم ہے **نعت** سے وہ ایک تابع ہی کہ اوس معنی پر دلالت کرتا ہی جو متبوع میں ہوتے ہیں جیسے جاءنی
رجل عالم یا ایسے معنی پر کہ متبوع سے متعلق ہوں جیسے جاءنی رجل حسن غلامہ او نعت کا مادہ اکثر یہ ہوتا ہی کہ مادہ کو جو
بنا حاصل ہو اوسمیں نعت ہی کا شرکت کرے ہوا یہ کہ توضیح مراد کیے **نعت** صرف **تعریف** یا مدح یا مذمت کے واسطے آتی
ہے نہ توضیح اور تخصیص کے اور نعت کہ دال معنی متبوع پر ہو تی ہی اعراب اور تعریف اور تنکیر اور افراد او ر تثنیہ اور جمع اور
تذکیر اور تانیث میں تابع متبوع کے ہوتا ہی اور جو دال معنی متعلق متبوع پر ہوتی ہی وہ بھی ہی ہم جو ذکر ہوا تمام باقی میں مثل فعل کے
دوسری قسم **عطف** ہی حرف عطف کیا نہ اور یہ اس تابع کا کہ متبوع کیساتھ مقصود بالنسبہ ہو کہ اوسکا اور متبوع کے بیچ میں
اس حروف عاطفہ میں سے کوئی واقع ہو جیسے قام زید وعمرو **تیسری تاکید** ہے کہ متبوع کی حال کو ثابت کرنی ہی اور اس تابع کے
دو قسمیں ہیں لفظی اور معنوی لفظی وہ ہی کہ لفظ اول کے مکرر ہو جیسے جاءنی زید زید اور معنوی وہ ہی کہ الفاظ مخصوص کیساتھ ہو
الفاظ ہر کے نفس اور عین اور کل اجمع اکتع ابتع ابصع ہی جیسے جاءنی زید نفسہ یا عینہ اور جاءنی القوم کلہم
اجمعون **بدل** سے اور وہ تابع ہی کہ ایسے چیز کی ساتھ مقصود ہو جسکو متبوع کیساتھ منسوب کیا ہو اور اسکی چار قسمیں ہیں
بدل الکل سے وہ چیز کہ بدل اور مبدل منہ دونوں کا مدلول اور مصداق ایک ہی ہو جیسے جاءنی زید اخوک **بدل البعض**
جسکا مدلول جزو مبدل منہ کا ہو جیسے اکلت الرغیف ثلثہ اور **بدل الاشتمال** وہ ہی کہ اوسکا اور متبوع کی بیچ میں ایک
علاقہ اور ربط ہو جیسے سلب زیدا ثوبہ اور **بدل الغلط** وہ ہی کہ پہلی غلط کہیں پیچھے اوسکی صحت کرنی ہو ہی لفظ سے جیسے
جاءنی حمار بغل حمار **عطف بیان** ہی اور یہ تابع سوائے صفت کے
ہوتا ہی متبوع کے توضیح کے لئی جیسے اقسم باللہ ابو حفص عمر اور اگر نام سے کنیت زیادہ مشہور ہو تو کنیت ہی کو عطف بیان
تابع من فرض کرتے ہیں جیسے جاءنی زید ابو عمرو **ممنی** وہ ہے کہ ممنی اصل کے مناسب ہو یا نیز مرکب ہو اور مبنی مبنی
ماضی اور امر حاضر اور حرف ہیں اور اوسکا **حکم** یہ ہے کہ اوسکا آخر حوال کے اختلاف سے نہ بدلے اور اوسکا اعراب فرضی

کسرہ وقف اور بنیے آٹھ قسم ہی مفردات اسماء اشارات اسماء موصولات اسماء افعال اسماء اصوات مرکبات کنایات
مبنی کی **مفردات** سے وہ ہی کہ مستقل بالمفہوم بالذات بغیر ملانے کسی دوسرے کلمہ کی بنانے کی گئی ہو جیسے ماضی مرکب اور مضاف
یا جملی اور وہ ستر ضمیریں ہیں اور دو تہتیس حرف متصل اور منفصل متصل کی تین کتابیں ہیں مرفوع منصوب مجرور اور منفصل کی
دو صورتیں ہیں خفض اور منصوب **متصل مرفوع** کے چودہ جیسے ہیں ضربت ضربا ضربوا ضربت ضربتا ضربن
ضربت ضربتما ضربتم ضربت ضربتا ضربتن ضربت ضربنا **متصل منصوب** کی چودہ ضربنی ضربنا ضربک ضربکما ضربکم
ضربک ضربکما ضربکن ضربہ ضربہما ضربہم ضربہا ضربہما ضربہن **متصل مجرور** کے چودہ مجھ
لنا لکما لکم لک لکما لکن لہ لہما لہم لہا لہما لہن **منفصل مرفوع** کے چودہ انا نحن انت انتما انتم انت انتما انتن ہو ہما ہم ہی ہما ہن
منفصل منصوب کے چودہ ایای ایانا ایاک ایاکما ایاکم ایاک ایاکما ایاکن ایاہ ایاہما ایاہم ایاہا ایاہما ایاہن
اسماء اشارہ وہ ہی کہ مسمی دور کے ذہن میں حاضر کرے اور اوسکے ساتھ اشارہ حسی کی گئی ہو جسکے طرف اشارہ ہو اور وہ ذا واسطے مذکر واحد کے اور ذان اور ذین واسطے تثنیہ مذکر کے
اور اولاء بمد اور بقصر واسطے جمع مذکر کے اور اولی بقصر واسطے جمع مؤنث کے اور تا اور تی اور تہ اور تہی اور ذہ اور ذی
واسطے واحد مؤنث کے اور تان اور تین واسطے تثنیہ مؤنث کے اور لاء تی تو ہی اول اسمائے میں حرف تنبیہ کا
اور اخیر میں حرف خطاب کے اور وہ کہیں ہیں ذاک سے ذاکن تک اور ذلک سے ذانکن تک اور ہنا سے ہنالک تک
ذا قریب کے لئی اور ذاک بعید کے لئی ہی اور حرف کاف اور تلک اور ذانک اور تانک متوسط اور اولئک
ذلک بہت بعد کے لئی اور **کثر** اور ہنا اور ہنا حضور مکان کے لئی **اسماء موصول** اوسکو تمام ہیں من
از روی جنریت کے بغیر لانے صلہ کے اور بغیر عائد کے اور عائد کی کئی جنس ضرور ہی اور صلہ موصول کا جو جنریہ ہوتا ہی اوسکا
موصول کے ضمیر ہوتا ہی اور صول الف اور لام کا اسم فاعل یا مفعول ہوتا ہی اور ہم موصولات کے یہ ہیں الذی الذان
والذین والتی التان واللتین واللاتی واللوتی واللاء واللتی واللاتی ومن وما وای ذو ہ اور
ذو طائیہ اور ذا لمبہم کے لئی **اسماء افعال** اسم فعل وہ ہی کہ امر یا ماضی کے معنی میں آوی اسکا

لعب دنیا ہی اور وہ مہ ولید بلد علیک الآ دنیا لم جیسے ملا ولید زید اسی اہتمام سے چور دی زید کو اور بخی ماضی کے
بیانات مشتمل میں قائم کرنا ہے یہ ہم کو ظاہر ہوا علیت کے بیان کرنا ہی جیسے جملہ تعلیلیہ ای لعدم یوم العید اسماء اصوات
کو نہیں اسکے بین نہیں ہی اسکے حکایت آواز کے کہ جو آواز ہم سے صادر ہو جیسے غاق اور طق اور نقل کلام وہ کہ جو آواز کوئی
منہ سے نکلے جیسے واضع نے وضع نہیں کیا بلکہ طبعی ہے جیسے منے ادنہیں کے دو ایسے ہی اف اور وہ کہ نقل کلام کسی بنی آدم سے
اخ کہ نقل میں شیری دستہ وہ آواز ہیں جو ضمنی کسی کام کے لیے کوئی کسی سے کہتا ہے جیسے صوت اور فوس جانی کہنی اور ھلا
اور حی اور ھجا بجائی کے مرکبات بہ وہ اسم ہیں کہ دو کلموں سے مرکب ہیں کہ دونوں نہیں لیت ہیں کہ جیسے خمسۃ عشر
اور بعلبک کنایات کہ تاویل کنہ جس کے لفظ اور وہ کہ مدرکات گننے کے لیے ادراکیت اور ذیت
یا تاویل کی ہے جیسے کم مزیۃ و کم اھلک من قریۃ و کم فی الدار رجلا و کم مالک کم مرۃ ضربت کم التہ میں
اور اسکا تمیز منصوب مفرد اور کم خبریہ کا تمیز مجرور مفرد اور مجموع ہیں اور دونوں کے بعد من داخل ہوتا ہی اور دونوں صدر کلام ہیں آتے ہیں
کہ جس کا بعد اس نعل و کم کلام سے پہلا ہوا وہ منصوب ہوگا اور جس کا یا مضاف اور مجرور ہوگا یا وہ دونوں اور اگر کم کا وقف ہے
ہوا ہے اور نہیں تو خبر پڑیگا ۔ اور کنایات کنیہ اور وہ اسم ہیں کہ ان سے کسی امر کا ہونا ہی سنا نہ ذاتوں کے جیسے کذا و کذا اور کیت
اور ذیت ہی کہ دونوں الفاظ اور آتا ہیں ظروف بنیں اوہیں سے وہ ہی جنہیں اضافت نہیں جیسے قبل بعد حسب اور بعض اور نہیں
حسب ہے اور یہ اکثر جگہ پر مبنی منصوب ہوتا ہی اور بعض اوہیں سے اذ ہی جنہیں اضافت نہیں اور جنہیں شروع کرنے کلمے میں اسے یہ
ملتا ہے یہ فعل آتا ہے اور کبھی کبھی جانے لگتا ہے کے معنے میں آتا ہی اور وقت اسکے بعد ہوتا ہی اور اضافت ہیں ہے اذ ہے ماضی کے واسطے
لئی اور کبھی جو فعل بعد اسکے ہے دونوں آتے ہیں اور آتی ہے مکان کے واسطے استفہام اور شرط میں اور حتی زمان کے
واسطے استفہام اور شرط میں اور ایان ہی زمانے کے واسطے استفہام میں اور کیف حال کے واسطے استفہام میں اور مذ اور منذ
اول مدت کے لئے اور کے آخر میں مفرد معرفہ ہوگا اور اگر سب مدت کا ایک ہوں تو ایک بعد وہ زمانہ آوے گا جو قصد کیا گیا ہوگا عدد کے واسطے
جیسے ما رایتہ مذ یومان اور بعض اوہیں سے لدی اور لدن ہی عند کے معنے میں اور قط ماضی منفی کے اور عوض مستقبل منفی کے
لئے معرفہ وہ ہی جو کسے چیز سبین کی کی موضوع ہو اور وہ مضمرات اور اعلام اور اسماء اشارات اور اسماء موصولہ سب

اور معرفہ نہ اکیات جیسے الرجل اور معرفہ بالف لام جیسے الرجل اور معرفہ بالاضافت ہوا نہیں مضمرات اور اعلام ہیں کہ کے تعریف
منکر کے خلاف جیسے غلام اور اسماء کہ اشارہ کے واسطے جیسے غلام ہذا اور اسماء موصولہ کے واسطے جیسے غلام ہذا اور موصول کے واسطے جیسے غلام
الذی عندی یا اور ذی اللہ کے واسطے جیسے غلام الرجل علم وہ ہی جو اپنے چیز کے واسطے وضع کیا گیا ہو جو نہیں ہو علم
اپنی غیر کے وہ شامل ہو ایک وضع میں نکرہ نکرہ وہ ہی جو چیز جو نہیں کے واسطے وضع کیا گیا ہو جیسے رجل فرس اسماء
عدد اوہ کہتے ہیں جو کسے شی کہ کمیت کے واسطے وضع کیا گیا ہی اور اسکے اصول بارہ ہیں واحد اثنین ثلاثۃ اربعۃ
خمسۃ ستۃ سبعۃ ثمانیۃ تسعۃ عشرۃ مائۃ الف مذکر کے لئے واحد اثنتان اور مونث کے لئے واحدۃ اثنتان
اور تسعۃ اور دس سے اوپر جنس دار آتا ہیں جیسے احدی وعشرون اور مائۃ الف کہتے ہیں مذکر و مونث
مونث وہ ہی جنس مونث کے نقطہ انتہا جیسے امرءۃ اور تصغیر جیسے ارض جسکے اصل ارضۃ تھی اور
بہ مونث سماعی ہی اور علامت تانیث یکے چار ہیں تا جیسے طلحۃ اور الف مقصورہ جیسے حبلی اور ممدودہ جیسے حمراء اور ثانی
مقدرہ جیسے ارض اور تثنیہ دو قسم ہی حقیقی اور لفظی حقیقی وہ ہی کہ اوسکی مغایر میں مذکر اوسکی جنس کا ہو جیسے امرءۃ
اور ناقۃ اور لفظ مخالف اوسکی جیسے طلحۃ اور عین اور قوۃ اور مذکر خلاف اوسکی ہی جیسے رجل مثنی وہ ہی کہ دو پر
دلالت کرے اور اسکا آخر میں الف یا یا ہی کہ اول اوسکا مفتوح ہو اور ایسا الف اور یا ہی کہ نون مکسورہ لاوے جیسے رجلان اور
رجلین حالت رفع اور حالت نصب اور جر میں اسکا تثنیہ ہی اور اسکا جمع تصحیح اور مقصور اور ممدود مجموع وہ ہی کہ دو سے زیادہ پر دلالت کرے ہی یا دلالت کرے اوس اسم پر کہ اوسکی حروف مفرد کے ساتھ
مقصود ہیں کہ تکسیر کہتے ہیں لفظا جیسے رجال اور تقدیرا جیسے فلک کہ واحد اور جمع باعتبار لفظ کے دونوں ہی اور جمع باعتبار تقدیر کے
جمع تکسیر اور جمع تصحیح جمع تکسیر وہ ہی کہ بناء واحد کی اوسمیں سلامت نہ رہی جیسے رجال اور مشابہ جمع کہ واحد کے
اور جمع مونث جمع مذکر سالم وہ ہی کہ اوسکی آخر میں واو اور یا قبل واو کے مضموم ہو اور ما قبل یا کے مکسور ہو اور آخر میں نون آوے
جیسے مسلمون اور مسلمین جمع تصحیح اور جمع مونث سالم وہ ہی کہ اوسکے آخر میں الف اور تا زیادہ ہوں جیسے مسلمات اور باعتبار

www.abulhasanalinadwi.org

ہی دو قسم پر ہی جمع قلت اور جمع کثرت **جمع قلت** وہ ہی کہ دس سے کم پر جسکا اطلاق ہو اور اوسکا چار بنا ہے وزن ہی **اَفْعُل**
اَفعال **اَفْعَلَہ** **فِعلَہ** کا اور دو جمع بالف اور لام کے جیسے مسلمون اور مسلمات اور **جمع کثرت** وہ ہی جو دس پر اور اوس سے زیادہ پر
الوں کیا جاوے اور اوسکا بنا بس وان جمع بنا دیتے ہوا ہن **مصدر** نام ہی حادثہ کا کہ فعل پر حادث ہوا اور
فعل اوسکے اخذ ہن ہوا اور مصدر ثلاثی مجرد سے سماعی ہی اور اوسکا کوئی
جب مفعول مطلق ہو اوسکا عمل اور سہ مصدر ہوا ہے ضمیر مستتر اوسمین اثبتی جاوی اور لازم ہن مصدر کے فاعل کا ذکر کرنا جیسے
اعجبنی ضرب زیدا ہمین اضافہ لازم آتا ہی اگر ضمیر ہن اور زید اوسکا فاعل کہ فعل پر جاوی ہو۔ یہ ہی کہ جب فعل اوسے مشتق ہو
تو اوسکا بیان بنا کر ہی جیسے جلست جلوسا و جلسۃ و جلستہ کہ ہر عالیت اور قاعدہ اور دیکھا کہ مصدر
اگرچہ دونون اخیر کے مفعول مطلق ہن جیسا کہ فواید ہن لکھا ہی **اسم فاعل** وہ ہی کہ فعل سے مشتق ہو اور ہر
شخص کی جو اوس فعل پر قائم ہوا حدث کی مخبر عنہن اور صیغہ اوسکا ثلاثی مجرد سے اکثر فاعل کے وزن پر آتا ہی اور غیر ثلاثی سے
صیغہ مضارع کے وزن پر میم مضموم کیے تا اور ماقبل حرف آخر کے کسرہ ہو جیسے **مُدَاخِل** اور **مُستَغفِر** اور اسی فعل کا عمل
کرتا ہی معنے حال یا استقبال کے شرط پر اور کبھی شرط پر کہ فاعل کا اعتماد اوسکے صاحب پر ہمزہ یا ہای نافیہ پر ہو اور صاحب اوسکا مبتدا ہو کا حال ہن
یا اصل ہن پس ان شا کو شامل ہو کا جیسے زید ضارب اخواہ آدکان زید ضارب اخواہ اور ظننتک ضاربا اخواک یا مبتدا ہو کا موصوف ہن
جیسے جاءنی رجل ضارب زید یا ذوالحال ہن جیسے رایت رجلا **اسم مفعول** وہ ہی کہ فعل سے مشتق ہو اوس شخص کی
واسطے جسپر فعل واقع ہوا ہو اور اوسکا صیغہ ثلاثی مجرد سے مفعول کے وزن پر اور غیر ثلاثی سے فاعل کے وزن پر آتا ہی
اور حرف آخر کے پہلی فتحہ ہوتا ہی جیسے **مُستَخرَج** اور اسکے حال عمل اور شرائط ہن مثل حال فاعل کے ہی جیسے **زَیدٌ مُعطًی**
غُلامَہ دِرہَما **صفت مشبہہ** وہ ہی کہ فعل لازم سے مشتق ہو اوس شخص کی کہ فعل اوسکی صفت قائم ہوا ثبوت کے
صیغہ پر اور اوسکا صیغہ مخالف صیغہ اسم فاعل کے ہی بقدر سماعت کے عرب سے جیسے **زَیدٌ حَسَنٌ غُلامُہ** **اسم تفضیل**
وہ ہی کہ فعل سے مشتق ہو موصوف کی کئی زیادتی کیساتھ غیر پر جیسے **اَفعَل** فعل سے بمعنے ہذا اکرم من ذالک اور اوسکا شرط یہ ہے
کہ ثلاثی مجرد سے بنایا جاوی **فعل** اوسکے مرتبہ آخر مین اوس علم کہ کسی گی ہی اوسکے زمانون مین ایک **ماضی** ہے ماضی

وہ ہی کہ واقع ہوی قبل زمانہ پر کہ اوسمین اوسکی خبر دی جاوے جیسے فعل اور اوسکے مثل ہو اول جیسے **فَعَلَ** اور مرکب جیسے **قَعَدَت**
مضارع وہ ہی کہ اوسکی مشابہت ہو اسم کی مشابہت ہو اور لفظا تین طرح کی حرف اوسمین ہو جیسے **یَفعَلُ تَفعَلُ**
اَفعَلُ نَفعَلُ اور اوسکے صیغے تین حال اور استقبال دونون زمانی مشترکہ مین ہا اور سین اور سوف کہ زمانی ہے مضارع مختص ہن استقبال
مرتبہ ہی اور حروف مضارعہ سے ہمزہ متکلم کے لئی اور نون مع الغیر کے لئی اور تا مخاطب کے لئی اور آخر حروف اربعہ مونث غائب
کے لئی اور **یا** غائب کے لئی ہی اور حروف مذکورات کو حروف زوائد کہتے ہین فعل کے مضارع ہونے پر دلالت کرتے ہین معلوم اور مجہول مین مشترک
ہوتے ہین اور اعراب مضارع کے رافع اور ناصب اور جازم ہن **امر** وہ صیغہ ہی جس سے فعل فاعل مخاطب کے طلب کیا جاوی
مضارع سے مگر اگر اوسکا حرف آخر ساکن ہو تو اوسکا حکم مضارع مجزوم کا ہی پس اگر ثلاثی مجرد ہو تو اوسکا صیغہ مضارع کے اول سے حذف کرنا
ہی اگر ثلاثی مجرد اور مضارع **یَضرِبُ** سے جیسے **اِضرِب** اور مزید فیہ ہو تو اوسکے مضارع کے اول سے حذف کرنا ہی جیسے **اَکرِم**
یعنے کرم اور **اِستَخرِج** یعنے استخرج اور **اِضرِب** اور **اِضرِبا** اور **اِضرِبوا** اور **اِضرِبی** اور **اِضرِبنَ** اور **اِضرِبَا** اور **اِضرِبَا** اور **اِضرِبنَ**
فعل **ماضی** **فَعَلَ** وہ ہی جسکا فاعل حذف کر دیا گیا ہی اول اوسکا معلوم اور اوسکا آخر کا **فَعَلَ** مفتوح ہو کا اور **فُعِلَ** مکسور ہو کا اور علامت
ماضی ہونیکی جیسے فعل سے **فَعَلَ** اور **فُعِلَ** وصل کیساتھ تیسری حرف کو ضمہ ہو کا جیسے **اُستُخرِجَ** اور **اُستُخرِجَت** اور **اُستُخرِجُوا**
تا کی ساتھ جیسے **اُستُخرِجَت** **متعدی و غیر متعدی** **متعدی** فعل متعدی وہ ہی جسکا مفعول بہ
موجود ہو جیسے ضرب کہ اسکا مفعول ہے جو موجود ہی کہ مشتق ہی اوسمین ضارب سے اور **غیر متعدی** وہ ہی جسکا مفعول بہ
افعال قلوب اسکا نام افعال یقین اور شک اور یقین ہی ہی کیونکہ شک سے مراد ظن وہ کمان ہی کہ بعض مقام پر ظن سے لحق
ہین ہوتا ہی جیسے **ظَنَنتُ** **حَسِبتُ** **خِلتُ** **زَعَمتُ** **عَلِمتُ** **رَاَیتُ** **وَجَدتُ** ہر ایک ہر داخل ہو کا ہن
اور اوسکا بیان اوس اعتقاد کے کہ وہ کیا اوسکے پیدا ہوا ہی پس مبتدا اور خبر دونو کو نصب دیتی ہن جسے **عَلِمتُ** ہن زیدا
قائم اور مفعول کو جاتی ہن اور دونو کو نصب دیتے ہین اگر **رَاَیتُ** منادی ہو ورنہ خبر کو یا دیکھی ہوئی کو رفع دیتی ہے جیسے **عَلِمتُ** ہن زیدا
افعال ناقصہ ہین کہ موضوع ہین واسطے ظاہر فاعل کے صفت پر اور جو کہ ہیہ افعال **متعلق** ہن تمام
نہین ہوتے اور محتاج اور خبر کے رہتے ہن اسے سبب کے ناقص کہتے ہین **کان** **صار** **اصبح** **امسی** **اضحی** **ظل** **بات** **مادام** **لیس** **زال** **فتی** **برح**
فعل **ماضی** **فَعَلَ** اسکے مرتبہ آخر مین اوس علم کہ کسی گی ہی اوسکے زمانون مین ایک **ماضی** ہے ماضی

نصب دیتی ہیں ادہ ستہ ہیں کان صار امسی اضحی ظل بات مافتی مازال ومادام ماانفک

افعال مقاربۃ ماضی عاد عدا راح فاز آل مابرح لیس جیسے کان اللہ علیما حکیما

دلیل کہ موضوع ہیں جو کہ موضوع کرنے کی فاعل سے اسمیہ ہیں یا حاصل ہونے ماضی وقوع ہیں اور وہ چار ہیں عسی کاد

کرب اوشک اور جملہ اسمیہ ہوتا ہے اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب اور خبر کی فعل مضارع اتفاق جیسے علی زید ان یخرج

وعسی ان یخرج زید کاد زید یخرج اور کرب کی مشہور ہی تو اور مضمون کے وقوع ہونے کی **افعال تعجب**

جو فی التعجب کی موضوع ہیں لفظوں سے مرکب ہیں ما افعلہ افعل بہ جیسے ما احسن زیدا اور احسن بزید

افعال مدح وذم وہ ہیں جو ان دو ہی کے لیے موضوع ہیں اور ان کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے جیسے نعم الفتیۃ

بحث حروف

حرف وہ ہی کہ دلالت کرے ایسے معنی پر جو اوسکے غیر میں ہو اور اوسکا کوئی قسمیں ہیں **حروف مجردہ** ہیں کہ وہ کلمہ پر کوئی زائد نہ ہو یا

اوسکا معنی کہ موضوع ہو اوس چیز کہ یہ اوسکی اوس سے متصل ہے اور وہ انیس ہیں من الی حتی فی باء

لام واو رب واو قسم تاء قسم ہیں حتی کاف شبہ مذ منذ خلا عدا حاشا عدا

خلا سے ہیں ابتدا کے لیے اور تبعیض کے لیے اور بیان کے لیے اور انتہا کے لئے اور بمعنی مع کے اور حتی بھی ایسے ہی ہے اور فی

ظرف کے لیے اور کبھی مقایسہ کے لیے ہوتا ہے اور باء کے الصاق اور استعانت اور مصاحبت اور مقابلہ اور بدلیت اور ظرفیت کے لیے

اور لام ہیں اختصاص اور تعلیل کے اور زائدہ بھی اور بمعنی عن اور واو کے بھی اور رب جار تقلیل کے اور کاف واو کہ مضمون

آتا ہے اور واو قسم کا وقت حذف فعل کے سوائے قسم غیر سوا اللہ کے بہت آتا ہے اور تا مخصوص ہے اللہ کے نام کیساتھ قسم ہیں

جیسے تاللہ لاکیدن اصنامکم اور باء عام ہے واو اور تا سے اور مذ منذ مجاورۃ کے لیے اور خلا عدا حاشا کے لیے اور کاف

تشبیہ کے لیے اور منذ ومنذ زمانہ ابتدا کے لیے اور ظرفیت کے اور حاشا اور حاش استثنا کے لیے **حروف**

مشبہ بفعل جیسے ان ـ أن ـ کان ـ لکن ـ لیت ـ لعل اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں جیسے

ان زیدا قائم **حروف عاطفہ** ہیں ہیں واو فا ثم حتی او اما ام لا بل

لکن ہیں جو دو ہیں جیسے کائی واو اور او اما ام وہ کلمے کہ ایک ایک ہیں مسمی ہوتا ہے لا بل لکن معطوف

اور معطوف علیہ میں ایک کے تعلق دیکھنے کی اور لکن ملزم ماضی کا اور اسکے **حروف التنبیہ** ہیں ہیں الا اما ہا **حروف نداء** جس سے قریب اور بعید کو بلاتے ہیں اور

منادی مضاف کو نصب کرتے ہیں یا وقریب وبعید دونوں کو اور ایا وہیا بعید کو ای وہمزہ قریب کو **حروف**

ایجاب جیسے نعم بلی ایی اجل حیث ان لغۃ ہیں کہ ایک نفی کو ایجاب اثبات کو اور اسکے انعام کے لیے اور اسکے ایی واللہ اجل جیز ان مخبر کے تصدیق کرنے میں

حروف زیادۃ ہیں ان ان ما لا من باء لام کاف رب ان ماضی زیادہ

اکثر اور ما مصدریہ اور کافہ کیساتھ کثرت زیادہ کے ہوتا ہے اور ان کافہ کیساتھ اور ان ما کے ساتھ اور ان کے ساتھ اذا اور ان کے ساتھ اذا اور ان کے ساتھ اذا

اور ان کم تانیث لاکر تکلم **حروف رفع** اور وہ کلمہ ہی ہیں پہلے کہ اور تثنیہ کے معنوی نہیں ہی آتا ہی جیسے قوا
کلوا واقرء کلوا بل تحیتہ الحاجۃ کو سوی تعلون **تاء تانیث** ساکنہ ماضی میں آتا ہی مسند الیہ کے
تانیث بکی اور اسم تثنیہ کیلئے **تنوین رفع** کہ اخیر میں کلمہ کے حرکت کا تابع ہو نہ اور اسکی تکیف کیلئے
اور کیلئے **نون** اور نیز اور عوض اور مقابلہ اور ترجیح کیلئے آتی ہی **نون تاکید** خفیفہ ساکنہ اور مشددہ مفتوح
بالف کے مختص ہے فعل مستقبل کا مثبت لغوا در ہی اور استفہام اور تمنے اور عرض اور قسم میں اور کیلئے نفی میں

علم معانی

وہ علم ہی کہ اوسکی سبب حالات ایسے معنوں کے دریافت ہوتے ہیں کہ خاص اون حالات ہی کیلئے مقتضی حال مطابق
آجاتا ہی اور وہ اعتبار ہی مناسب مقام کے اسواسطیکہ بلاغت جسکی موضوع علوم معانی البیان اور بدیع ہیں کلام
فصیح کے مطابق مقتضای حال کیا تہ کہیں مقدم موخر کرکے کہیں ذکر اور حذف سے کہیں معرفہ اور نکرہ لاکر
علیٰ ہذا القیاس اور فوائد جہاں جو مناسب ہی اور یہ علم سکھری آئمہ بلیغین احوال اسناد مسند الیہ مسند
متعلقات فعل قصر انشاء وصل اور فصل ایجاز اور اطناب اور مساوات **باب پہلا اسنادی یا خبر**
جاننا چاہیئی کہ کبھی مسند الیہ اور مسند کی کئی دو متعلق ہوتی ہیں اور فعل کیسے تقریر کیا تہ ہوتا ہی اور کبھی نہیں اور کلام میں
یا تو ہوتا ہی اصل خبر سے یا فائدہ کے لئے یا تعین کے لیے باب اسمیں مذکور ہے اور کیلئے اسناد خبری سے **حقیقہ عقلیہ**
ہی اور وہ اسنادہ فعل یا اوسکی معنی کیے ہی مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل اور ظرف اور صفتہ مشبہ سے
جسمیں جزم ہو کہ وہی کہ ہر ایک فعل اور اوسکی معنی سے اوسکی لئی ہی عام ہی کہ مطابق واقع کے ہو جیسے فعل مومن کا انبت
البقل یا ہو جیسے قول کافر کا انبت الربیع البقل اور کیلئے اسمیں ہے **مجاز عقلی** اور وہ فعل کی اسناد دیگی
سببانہ زمصدر وغیرہ کے جیسے قول مومن کا انبت الربیع البقل اسواسطیکہ اوسکی اعتقاد میں تاثیر ہی ہے اور اوسکا اعتقاد
مطابق ہے واقع کے اور کیلئے ہیں حقیقہ من جہتہ خبری بخلاف قول اوس جاہل کے کہ جو کہ اوسکی اعتقاد میں نہ فقہ گھاس پانی
اوگانا فضل ربیع کیطرف سے ہی پس تاویل کیے حاجت نہیں اور مسند و مسند الیہ یا دونوں نہ بہ اعتبار اثبات کے متعلق

ہوتے ہیں یا ایک حقیقی ایک لغوی یا علی سبیل کے جیسے انبت البقل شباب الزمان اور احیی الارض الربیع اللہ
اوسمیں وہ قرینہ ہوتا ہے جو ظاہری ارادہ سے بعید ہی یا معنوی کہ اوپر مذکور ہوا جیسے انبت الربیع مومن کیلئے
اور کبھی کلام کرنے سے بیفائدہ ہوتا ہی کہ مخاطب کو فائدہ پہونچی اوس کلام سے جو اوسکو شامل ہی یا اوسکو اوس
فائدہ دینا ایسے کام کا کہ متکلم سے آگاہی ایسے صورتمیں کلام کرنا جو اوسکے بقدر حاجت انتظار کرکے **باب دوسرا**
مسند الیہ کی بیانمیں مسند الیہ اوس قرینہ سے جو اوسپر دلالت کرتی ہی - ظاہر ہوتا ہی تو اوسکو مذکور کرنے میں
جیسے کیسکے قول کا کیف انت قلت عینی لیخ یا مضمر یا اختیار اوس سے کہ آگاہ کرنیکا بغیر دلالت قرینہ ظاہری کی یا
اختیار اوسکی تہوڑے آگاہی کا مخاطب قرائن سے یا تعین یا اوسکے خبر اپنی زبانکو اوسکی ترتیب روکی اوسکی خلاف کی خیال سے
یا اپنی زبان کو حقیر اور مشار الیہ کو جانب توقیر سمجھکر اوسکے ذکر کیا یا اوسکو اوسکی کروقت حاجت کے انکار کرنا آسان ہو جیسے
باب تیسرا زید فاضل ہی یا اوسکو جسکا مسند الیہ مشتق ہے اوسکے مبدء میں کہ وہ مسند اوسکا لایق ہیں ہو اوسکی جیسے فعال یا
یفعل خالق ما یشاء یفعل ما یشاء یا اوس وجہ سے کہ قرینہ اوسکا صیغہ پر اوسکے ذکر سے اعتبار کیگئی یا اوسکی
تعریف منظور نہیں یا اسلئے کہ اوسکی ذکر سے اوسکی نام کی قدر بڑہتی ہی اور یہ منظور نہیں جب مسند الیہ کا حذف کرنا
اور معرفہ کرنا اوسکے مقام متکلم کو مضمر کرکے اطلاع ہی جیسے یہ قول انا الذی نظر الاعمی الی ادبہ اور انت الذی
ما مدحتنی یا خاص نام کیساتھ اوسکا ذکر کرنا کہ غیر اوسکا اطلاق ممکن نہیں تاکہ سامع کی ذہن میں اچھی
جیسے قل ھو اللہ احد یا اب نام ہو جس سے اوسکا نام کے رفعت لگتا یا اہانت بخلی یا ایسے معنی کا کنایہ ہو
جو نام ہونیکے صلاحیت رکھتا ہو جیسے ابولہب فعل کو اوسکے کنایہ ہی اوسکی دوزخی ہونیکا یا موصول کرنا اسم موصول کیساتھ
اوس سبب سے کہ سامع کا علم سوای صلہ کے اون جملات سے کہ اوسکی ساتھ مخصوص ہیں جیسے الذی کان معنا امس
رجل عالم یا نام کے تعظیم میں فائدہ ہی یا تعظیم اور ڈرانیکی لئی یا سیاق کلام کی لئی یا اوسکو اسم اشارہ کا کرنا موجب
واسطے کمال تمیز اوسکے کہ وہ اپنی حواس میں فردہی یا واسطے تعظیم کے کہ وہ درجہ قرب یا بعد کے جو شخص دلے جسکے
راہ سے نزدیک ہی اگرچہ وہ اوسکا شریک ہو مذاہب سے ذکر کریں اور مخالف کا باوجود نزدیکی اشارہ بعید سے ذکر کرنا

یا تخیر بتا کیونکہ جو تمہاری نزدیک خیر ہی وہ واجبی ہے تو ترک کرنا اسکا بھی واجب ہی ہوگا لیکن ہم کہتے ہیں کہ ترک کرنا اسکا واجب ہے
ذکر کرنا اور عیب کو اجمالاً ترک کی اور ترک کرنا اسکا بعد ذکر کرنے کے ہے وہ بعد ذکر کرنا یا اسم پر لام داخل کرکے ذکر کرنا
در کیلئے اشارہ کے طرف عہد ذہنی یا عہد خارجی یا جنسی یا استغراقی کے اور نکرہ کرنا مسند الیہ کا افادہ کیلئے ہی
لیے ہے کہ جاہل مخاطب اقتضی الفائدہ یا تقبل کیلئے اور مسند الیہ کا معرف یا نکرہ کرنا کیونکہ کیلئے ہوتا ہی
یا بعد کے لیے یا تاکیدی کی یا مجازاً تو ہم دور کرنیکو یا نہ شامل ہونیکا وہم دور کرنیکو اور بیان اور تعریف کیلئے یا تعظیم کیلئے
ہوا اسکی ساتھ مخصوص ہے اور ابدال اور اسکا تقدیر کے زیادتی کیلئے ہوتا ہی جیسے جاءنی زید اخوک اور عطف اور اسکا تفضیل کے
لیے ہی اور فصل کے بیچ مسند الیہ اور اسکا خبر کو اسکی خصوصیت کی رکھنے کیلئے جیسے ہو القائم اور مقدم کرنا مسند الیہ کا
مبتدا ہونے کی حالت میں اسکی ہی اور اسکا خبر فعل میں مکتفی ہوجانے کی حالت میں کرنا اسکی ہی جیسے ما فی الدار احد
علیں کرنا جیسے الشفاء فی الدواء اور کلام کو اجمال کے بعد تفصیل کے لیے اور موخر کرنا اسکا کلام کے مقتضا مقام کے ہوتا ہی جیسے امر المومنین بالترک

تیسرا باب مسند کی بیان میں

جاننا چاہیئے کہ مسند یا خبر ہوتا ہی مبتدا کیلئے یا فعل کیلئے یا شبہ فعل کیلئے جو عمل کرتا ہی فعل کا مانند اور یہ
ذکر میں مذکور ہوتی پس اسکا مفرد ہونا اسصورت سے ہی کہ اسکی معنی میں ایسکی ہوں مفروض کا فائدہ دینی حکم کیلئے جیسے زید
قائم اور مسند کا جملہ ہونا اسصورت کی کہ مسند کے واسطے نسبت ثالثہ کیا نہ مفید ہو اور تجدد کا فائدہ ہی دیتی اور اسکا اسم ہونا کہ
کہ مفید اور جملہ دونو فائدہ زائد کو اسلئے کہ اوسکی ہمیشگی اور ثبوت مقصود جیسے شاعر کا قول ؎ لا یالف الدرہم المضروب لکن یمر علیہا
دینا ملنے کی پیسہ یا درہم کا اوسکی لئے ثابت ہی اور بیت کی لئے مرتفعہ ہونا کے واسطے سے ہوتا ہی جیسے التی فوقہا بیت کہ
وار دقفہ ہے ظرف لغو اسکا کا جار اور مجرور کے اور ایسے ہی اور شرطیہ میں اور نکرہ کرنا مسند کا اسلئے ہی کہ جہل
خصوصیت نوعی یا بجہت اوس جنس کے کی اوسپر موقوف ہونا دلالت کرتا ہی جیسے رزق کاتب اور موخر کرنا اسکا اوس حکم کا فائدہ ہوتا ہی
لئے ہی کہ سننے والے کی ذہن کی جہل ہی ایسے چیز پر کہ اوسکے لئے معلوم ہی جیسے ما زید الا قائم اور وصف اور اضافہ اوسکی فائدہ
لیے کہ ہی جیسے زید رجل عالم اور بقدم مسند الیہ پر اوسکی تخصیص کے لئے ہوتا ہی جیسے لا فیہا غول اور تاخیر فیہا کے اور اوسکی تاخیر مناسبت مقام کے لئے ہی

چوتھا باب متعلقات فعل کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ مفعول مع الفضل کے ذکر کرنیسے غرض یہی کہ فعل کا مفعول کیساتھ مختص ہونیکا فائدہ دیوے پس اگر مفعول حذف
کیا جائے اور ذکر نہ کیا جائے تو مقدر کیا جائیگا اسواسطیکہ مقدر مذکور کیطرح پر ہی اور اگر ایسا نہیں ہی تو فعل متعدی کا بھی فعل لازمی کیطرح ہوگا
اور یہ خلاف واقع کی مثال مقدر کے یہ آیت ہی ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی وہ جو کہ صفت علم المتقن ہی
اور جو نہیں ہے کہ دونوں برابر ہی اور حذف یا بیان کیلئے مرتبہ ہی اجمال کا جیسے افعال مشیتہ اور ارادیہ کے جیسے واقع ہو
اسواسطیکہ اوسپر جواب ولو شاء کرتا ہی جیسے فلو شاء اللہ لھدیکم اجمعین نے لو شاء لھداکم اور یا جزم
اختصار کے واسطے نہیں لائی جاتی اوسکا تو ہم دور کرنیکو جیسے واللہ یدعوا الی دار السلام یا فاصلہ کے لیے جیسے یا دود علیہ
ما یشاء اور وعاقلنی لہ عاقلۃ یا واسطے تخصیص کی جیسے انما لعبادی لیکفر اور نہی معروف کا بعض پر مقدم کرنا اوسکی
اصل کرنیکی جیسے فاعل اصل ہی مفعول مطلق پر مفعول بہ پر الخ

پانچوان باب قصر کی بیان میں

اور قصر کی معنی ایک چیز کو دوسری کیساتھ خاص کرنا طریقہ مخصوصہ کیساتھ اور اسکی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی کہ تخصیص حقیقۃ اور واقع ہو
سبانک کہ دوسری کیطرف تجاوز نہ کری جیسے ما زید الا کاتب یعنی اوسکی صفت سوای کتابت کی نہیں دوسری اضافی یعنی
اضافت دوسری چیز کیطرف ہو جیسے ما زید الا قائم اور یہ صفت ہی اوسمیں پائی جاتی ہیں اور دونوں قسمیں
اوسی صفت سے کہ موصوف اس صفت کا دوسری صفت کیطرف تجاوز نہیں جیسے ما زید الا عالم عاقل یعنی ہر ایک نہیں اور
اسکا عکس متواطی یعنی صفت اس موصوف کی دوسری موصوف کیطرف تجاوز اور جسکو دوسری کہتے ہیں اور اضافی کو متلبس
اور نفی اور حرف کے مرکبتین کے اور عطف یا موصوف کا بدل کیساتھ جیسے زید لا شاعر بل کاتب وما زید کاتبا
بل شاعرا اور استثنا جیسے لا الہ الا اللہ اور ما محمد الا رسول اور تقدم جیسے کلما قال لہم
یا ای لا فیہ

چھٹا باب انشائے کے بیان میں

یہ باب ہے جسمیں احکام کے شروط سنن جیسے ایت الشباب یعود اور فعل کے ساتھ جسکو طلبی کہتے ہیں اور اسمیں احکام کے ساتھ
جیسے کلمتی اخ فارزدق اور ایک اوسمیں سے استفہام ہے حرف ہل کے ساتھ تصدیق کی لئے جیسے ہل زید قائم کلام جواب
کا ہاں یا نہیں کے نعم یا بلا آوریگا اور ایک اوسمیں سے ما ہے نام کی شرح کی گئی جیسے ما الغنقاء اور ایک اوسمیں سے من ہے

کریگی نے جواب کردیگی حالانکہ انما نحن مستہزءون ہم کہ اسکو آیہ قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون پر عطف نہیں کر
اور اگر قصد کریں تو اوسکا دونوں جملوں میں بالکل انقطاع کہ جملہ ثانی شبہ ہی اور دونوں جزو ان میں
مختلف ہیں یا دونوں آپس میں بالکل متصل ہیں کہ پہلا دوسری کا تاکید کرنیوالی یا انقطاع یا اتصال کے مابین ان صورتوں
فصل کرینگی اور اگر ان شرطوں سے کوئی نہیں پایا جاتا تو وصل ہوگی مثال وصل کی اخطب ما یکون رجل فلان اور مثل
اوسکا تاکید کیلئے ذلک الکتاب لا ریب فیہ اور مثال اوسکی جہاں کہ کئی خوشخبری اللہ الشیطان قال یا اور مثال
اوسکی شبہ میں انقطاع کہ ونذر ھم فی طغیانھم یعمھون اگر ابتدا کرو قالوا انما نحن مصلحون پر عطف کرو
تو شبہ ہو کہ الیغی پر عطف ہی اور مثال اوسکی شبہ اتصال میں قال انی کیف ابنک ھذا عجل عیسیٰ گویا کہا کیا سبب تعجب
تمہارے کہنے کا کہ بیٹا ہوگا اور مثل مرجا اور مثال وصل بالکل انقطاع ابہام طلب اور ایجاز تک تتمہ اگر ایسی سے اور اگر ایسی
تو یہ جملہ کہ اوسکا ذکر ہوا اور مثال وصل بالکل انقطاع ابہام طلب اور ایجاز تک تتمہ اگر ایسی سے اور اگر ایسی

باب ایجاز اور اطناب اور مساواۃ کی بیانمیں — ایجاز آٹھواں

اوسکو کہتے ہیں کہ لفظ کم ہوں بہ نسبت اوسکے جو تمام معنی مطلب ادا کرنے کیلئے ہوا اور اطناب وہ ہے جسمیں
الفاظ بہ نسبت معنوں کے زیادہ ہوں کسی فائدہ کیلئے اور مساواۃ میں لفظ و معنی برابر ہوتے ہیں ایجاز دو قسم ہے
ایک ایجاز قصر ہی جسمیں الفاظ حذف نہیں کئے جاتے بلکہ کمی لفظ اور ایسے الفاظ میں جنکے معنے بہت ہوتے ہیں جیسے قرآن مجید
ولکم فی القصاص حیوٰۃ ان الفاظ کے بہت معنے ہیں گو دیکھنے میں کم ہیں دوسری قسم ایجاز کی وہ ہے جسمیں الفاظ
حذف کئے جاتے ہیں لیکن بہ نسبت اوسکے کمی نہیں ہوتی اور اسکے کئی قسمیں ہیں حذف مضاف جیسے واسئل القریۃ یعنی اہل القریۃ یا
حذف موصوف جیسے انا ابن جلا یعنی انا ابن رجل جلا اور حذف صفت جیسے باغذ کل سنفینۃ غصبا یعنی صحیحۃ

اوس شخص کی دراصلی کہ بہ نسبت اپنی دوسری حالت کی حال عارضی میں ممتاز ہی جیسے منزف الدار اور ایکہ اسمیں ہے ای ہی دراصلی پہچانے
ایکہ دوسرا میں ہے جیسے ای الفریقین خیر مقاما اور ایکہ دونوں ہے کم ہے عدد کی دراصلی جیسے کم مالک اور ایکہ اسمیں ہے
کیف ہی حال دریافت کرنیکی لئے جیسے کیف زید اور ایکہ اسمیں ہے این ہی مکان کے دریافت کی کہ جیسے این منزلک اور ایکہ اسمیں ہے
انی ہے کیف کی معنو میں جیسے فاتوا حرثکم انی شئتم اور ایان بھی کیف ہی جیسے یسئل ایان یوم القیمۃ
اور یہ سب کلمات تصور کے دراصلی میں اوسکی جز نہیں ہوتے اور تصدیق کی دراصلی نہیں آتی اور ہمزہ تصدیق اور تصور دونوں کے واسطے ہے
جیسے اولیس فی انفسکم اور ام خل اور حروف استفہامیہ رجوع کرتی ہیں اپنی غیر کیطرف مانند استبطاء یعنے دیر کرنے کے جیسے کم دیونگ
خمسین اور مانند تنبیہ کے جیسے ما ای کا ای الحذف اور مانند اظہار غضب کے جیسے الم اوتاب فلانا اوسکا حسین جو
یا مانند تعجب کے جیسے ما ای کا ای الحذف اور مانند اظہار غضب کے جیسے الم اوتاب فلانا اوسکا حسین جو
یا مانند تعظیم کے جیسے من ذا الذی یشفع عندہ اور مانند اظہار غضب کے جیسے ما کان لی ان یکون کے جیسے
ما ثنتک الذکرای اذکرک اور مانند تحقیر کے جیسے ما ھذا الذی یکون کے جیسے اما ضفیکم بالبین یعنے ایسے کام نہ کرو اور مانند
الذم کے جیسے ما کان لی ان یکون کے جیسے اما ضفیکم بالبین یعنے ایسے کام نہ کرو اور مانند
تہدید

صلۂ اور حذف شرط جیسے فاللہ ھو ولیہ ای ان ارادوا ولایۃ فاللہ اور حذف جواب جیسے واذا قیل
لھم اتقوا اس میں حذف اختصار کیلئے ہی اور کبھی دلالت ہی ہوتا ہی کہ اوسپر احاطہ نہیں کیا جاتا جیسے ولو ترٰی اذ
وقفوا علی النار اور حذف مبتدا جیسے ترایت انورا خطا اور حذف خبر کہ سبب تمام ہی جیسے یحیی الحق ویبطل الباطل
پس یہ سبب جبکہ سبب محذوف ہی یا اوسکا کوئی سبب ہی نہیں جبکہ سبب محذوف ہی اوسکا مثال اضرب بعصاک الحجر
فانفجرت ای فضربہ فانفجرت اور جبکہ سبب نہیں اوسکا مثال فنعم الماھدون ای نحن نعم الماھدون یا اکثر جملہ کا
حذف ہوتا ہی جیسے انا انبئکم بتاویلہ فارسلون (یوسف) ای فارسلونی الی یوسف لاستعبر نے الرویا فارسلوہ فاتاہ
فقال یا یوسف ایہا الصدیق اور اسے میں کبھی کوئی چیز قائم مقام محذوف کے ہوتی ہی جیسے وان یکذبوک فقد
کذبت رسل ای فلا تحزن واصبر فقد کذبت اور کبھی حرف کے مقام پر کوئی چیز قائم نہیں ہوتی اور دلالت کرتا ہی فعل حذف پر
اور تعیین محذوف پر مقصد طاہر ترکیب تہ جیسے حرمت علیکم المیتۃ حرمت فعل ہی اسنے دلالت کیا کہ یہاں پر حذف ہے
اسکیطرح احکام شرعی متعلق ہیں افعال عباد سے اور ظاہر ہر مقصود اوس سے کہنا ہی پس دلالت کیا اپنی تعیین پر کہ اکل
المیتۃ یا دلالت کرتی عادۃ پر جیسے فذلکن الذی لمتننی فیہ یہاں احتمال ہی کہ لفظ (فیہ) سے کہ فی حبہ ہو
یا فی شانہ اور عادۃ نہ دوسری لفظ کے تعیین پر دلالت کرے اسواسطیکہ تشدت محبت پر علامت نہیں کہ محبت کو
عادت سے خیال کرے کہ اختیاری نہیں پس تقدیر مراود ہونے کے معین ہوئی کہ اسنے جبر کیا اختیاری اور علامت قابل
باکرنے پیچ فعل کے جیسے اسم اور اطناب اگر دلالتی اوس بیان کے ہو جو ابہام کے بعد ہوتا ہی تو اوسے ایضاح کہتے ہیں
جیسے سنشرح لک صدرک یہ اسواسطیکہ لفظ اشرح جو چیز اوسکی درپے ہی اوسکی تشرح کی طلب کے لیے مفید ہی اور کلمہ صدر ہے
اوس چیز کے لیے تفسیر ہی اور اگر اطناب معطوف معذوف کیے تہ ہو مثنی کے ہو اوس مثنی اون دونوں معذوف کی معنوی میں ہو اوسکو
توشیع کہتے ہیں جیسے یکبر اہل الدور وکبر معہ اہل الحی وطول الاصل (دلالت کرتا ہی اوسکو کنایہ نہ اور اگر اطناب
کلام خاتمہ پر ایسے جز پر معطوف ہو کہ کلمہ نہ کرے علیہ ہی اور وہ نکتہ ہو اوس جز سے تمام ہوجاتا ہے اوسکو ایغال کہتے ہیں
جیسے قولہ اتبعوا المرسلین اتبعوا من لا یسئلکم اجرا وھم مھتدون یہاں پر آخر کا جملہ دوم جملہ معطوف

ایغال ہی اور کلام کا خاتمہ لفظ اجرا ہی اور منفعت کے بدون ایغال تمام مرتبا نہیں اگر اسلیئے کہ رسول لامحالہ راہ یافتہ ہوتے
اگر نہیں تو وہ بکمال راہ کہاں سے دیکھتے ہیں اور وہ زیادتی کہ اوسپر ہوئی اور ترتیب جیسی اوسکا ہونا چاہیئے
اور پہلی جو کہ منہوض ہیں جو اوسکی لئی مانحیہ واقع ہو اسکو تذییل کہتے ہیں جیسے ذلک جزیناھم بما کفروا
وھل نجازی الا الکفور اور خاص کا ذکر عام کے بعد اسکی اہمیت کے لئی ہوتا ہی کذا فی اتمام الدرایہ ملخصا

علم بیان

وہ علم ہی جس سے ایک معنی کا
مختلف طریقوں کے دلیلوں سے لانا حاصل ہوتا ہے دلالت کی واضح تر ہیں کہ بعضی معنی دوسرے معنی سے زیادہ واضح اور بعض اوسے کم
ہوں اور یہ علم اس شرط پر لگایا جاتا ہی کہ اس سے کلام عاری ہو تعقید سے اور مبہم اور مشکل اور مغلق سے خالی ہو اور فصیح اور بلیغ
کہلاوے اور بلاغت میں داخل ہی اب جاننا چاہیئے کہ لفظ کا اون چیز پر دلالت کرنا جسکے لئی وہ بنائی گئی ہی اسکو
دلالۃ وضعیہ اور مطابقیہ کہتے ہیں اسواسطیکہ لفظ کو اسی لئی وضع کیا ہی کہ تمام معنوں پر دلالت کرے جیسے دلالت انسان کی
حیوان ناطق پر اور جزو اول تمام معنوں میں سے ایک جزو پر دلالت کرے اوسکو تضمنی کہتے ہیں جیسے دلالت انسان کی حیوان
حیوان پر یا ناطق پر اور اگر لازمہ معنی پر جو اوس سے خارج ہو دلالت کرے اوسکو التزامی کہتے ہیں جیسے دلالت انسان کی ہنسنے پر
پس وضعی کو اس فن سے تعلق نہیں اور تضمنی اور التزامی کہ بحکم عقل ہیں اس فن میں اونہیں کے بحث ہوگی اب سمجھ لو کہ اگر
کوئی قرینہ اسبات کا پیدا ہو کہ جس معنی کی لئی لفظ موضوع ہی اوسکا ارادہ نہیں کیا گیا تو اوسکو مجاز کہتے ہیں ورنہ کنایہ
اور کبھی مجاز کہ بنا تشبیہ پر ہوتا ہی اسکو استعارہ کہتے ہیں پس علم بیان کا مقصود منحصر ہوگا تشبیہ اور مجاز اور
کنایہ پر بحث تشبیہ ایک دلالت ہی کہ ایک معنی میں ایکمت کو دوسری بات کیساتھ شرکت ہو اور اوسپر
وہ تشبیہ دلالت کرے جیسے زید اسد اور اون دونوں باتوں کو مشبہ اور مشبہ بہ کہتے ہیں اور جو معنے ان دونوں میں
مشترک ہیں اوسکو وجہ تشبیہ اور جو مقصد متکلم کا تشبیہ میں ہی اوسکو غرض تشبیہ کہتے ہیں اور جو لفظ کہ اوپر
تشبیہ دلالت کرتا ہی اوسکو ادات تشبیہ کہتے ہیں پس تشبیہ کے ارکان پانچ ہوئی مشبہ۔ مشبہ بہ۔ وجہ شبہ۔ غرض تشبیہ
ادات تشبیہ اور اگر مشبہ اور مشبہ بہ حقیقت میں مشترک ہوں صفت میں مختلف ہونا ضروری ہے اسلیئے عکس ہو نہیں تو

بو اوسکی تشبیہ ظاہری اگر ہر ایک یکے سمجھ مین آجائی جیسے زید اسد اور اگر خواص کے فہم مین آدی نہ عوام کے اوسکو خفی کہتے ہین

بو اوسکی تشبیہ قریب ہی اگر اوسکی وجہ کے ظاہر کرنے مین بغیر غور و فکر کے مشبہ سے مشبہ بہ کیطرف منتقل موجاوی جیسے آفتاب تشبیہ آئینہ مصفا و جلا کیساتہ گولائی اور چمک مین اور اگر بی غور کیے نہ منتقل ہو اوسکو بعید کہتے ہین اگر تشبیہ کے حروف محذوف کردی جائین جیسے وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ای کمر السحاب اور اگر حروف تشبیہ کے مذکور ہون تو اوسکو مرسل کہتے ہین اوسکا بعد تشبیہ مقبول ہی اگر حروف غرض کے اوس سے کم نہ نکلین اور اگر غرض سے قاصر ہو تو اوسکو مردود کہتے ہین اور سب سے اچھی تشبیہ قوۃ مین وہ ہی کہ اوسکی وجہ اور حروف حذف کردی جائین بدون حروف مشبہ کے جیسے زید اسد یا مشبہ کی ساتہ حذف ہو جیسے اسد جہان پر زید کی خبر دیجائی کہ زید کیسا ہی کمین شیر ہی

بو اوسکی جمیع اول دونون جزون یعنی وجہ اور حروف مین سے کوئی ایک بدون حذف مشبہ کے یا ساتہ اوسکی حذف کیا گیا ہی وہ اوسکی عقب مین آتا ہی اور **مجاز** دو قسم پر ہی ایک **مفرد** ہی اور مفرد ایسا کلمہ ہی کہ مستعمل ہوا ہی اوسکی غیر مین جسکا واسطے وضع کیا گیا ہی اوس اصطلاحی مین جسکا ساتہ خطاب ہی اوس قرینہ سے کہ اوسکا ارادہ ہین ہی اور اسمین یہہ بی ضروری ہی کہ اوسکی اور اصل معنی کے بیچ مین تعلق ہی موجہ استعمال کے ہی ہر اگر یہہ علاقہ معنے مجازی اور حقیقی سے مشابہ نہین ہی اوسکو مرسل کہتے ہین جیسے استعمال الید یا نعمت کا نعمت اور قدرت مین اس سبب سے کہ یہہ دونون باتین ہاتہ سے صادر ہوتے ہین اور اگر علاقہ مشابہ ہی اوسکو استعارہ کہتے ہین پس اگر وہ معنی جو اوسکی استعمال مین آئی ہین از روی حس یعنے دیکہنے کے یا عقل کے ثابت ہوتے ہین اوسکو تحقیقی کہتے ہین جیسے زہیر شاعر کا قول ہے لَدَى أَسَدِ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَذَّفٍ یہان اسد کا استعارہ مرد شجاع سے واسطے کیا گیا اور یہہ از روی حس کے ثابت ہی اور مثال عقلی اهدنا الصراط المستقيم راہ سیدہی سے استعارہ یہان دین حق کا ہی لیے ملت اسلام اور وہ عقلا متحقق ہے نہ حسا اور اگر دونون معنی مستعار لہ اور مستعار منہ کے ایک چیز مین جمع ہو جائین تو اوسکو وفاقیہ کہتے ہین جیسے کلام الٰہی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ ای ضالا فهدیناہ یہان استعارہ احیا کا گمراہ سے ہدایت کی لیے کیا گیا ہی

بکشف مجاز مفرد

کمر السماء کی طرح استعارہ ہی

حسی اور عقلی استعارہ کی طرح

لیے پیش ابتداء — وجہ تشبیہ کی اس شرط مین ایک ہیئت ہی کہ حاصل ہی اشیاء کے عدد ملک دار کے حاصل ہونے سے ایک چیز مرتبہ اور تاریک یا گرد مشبہ بہ مین موجود ہین مگر ترتیبی طور پر اور وہ بسبب لیے رعایت ہی ابتداء کے یعنے پہلی تشبیہ سیدہی کہی ہی کیساتہ اور سیاہی کے ہوائی کیساتہ ہوی اور دوسری مرتبہ مین اسوا سیلیے کہ تشبیہ مفرد کی مفرد کیساتہ ہی اور سہ دونون مقید ہیز ماتہ یا اوسکی قوی کی اوس شخص کے لیے کہ جسکا نتیجہ کو اوسکے کچہہ حاصل نہین جیسے الم تر کیف فعل ربک بعاد پس مشبہ شاہی مقید ہی اسطرح کہ اوسکی سی ہے کچہہ حاصل نہین اور مشبہ بہ راقم معتدی کیونکہ پہی اور راقم اور ساعی دونون مفرد ہین یا تشبیہ مفرد کی مفرد کیساتہ کہ مقید نہو جیسے تشبیہ رخسارہ کے گلابی پھول کیساتہ یا تشبیہ مفرد کے مرکب کی ساتہ یا مرکب کے مرکب کیساتہ یا مرکب کے مفرد کیساتہ پس اگر مشبہ اور مشبہ بہ متعدد ہون تو اوسکو ملفوف و مفروق کہتے ہین **ملفوف** وہ ہی کہ تمامی مشبہ ساتہ لاجاوی ہر مشبہ بہا کیساتہ جیسے یہ قول ہے كَأَنَّ قُلُوبَ الطَّيْرِ رَطْبًا وَيَابِسًا لَدَى وَكْرِهَا الْعُنَّابُ وَالْحَشَفُ الْبَالِي اور دوسرا وہ کہ پہلا مشبہ اور مشبہ بہ لائی جاوین اوسکی اور اوخرین جیسے الْمِسْكُ هِيَ وَالْوَجْهُ دِينَارٌ یا صرف مشبہ متعدد ہو اوسکو تشبیہ تسویہ یعنے برابر کے کہتے ہین جیسے صرع الجيش جاءني كلاهما كالتيا لي یا صرف مشبہ بہ متعدد ہون اوسکو تشبیہ جمع کہتے ہین جیسے كَأَنَّا يَنْبَعُ مِنْ أَلْوِيَةِ مَنْضِدٍ أَوْ نَرْدٍ أَوْ أَقَاحٍ اسمین دانتون کے تشبیہ تین چیز وکی ساتہ کیہی ہے بو اوسکی تشبیہ تمثیل ہی اگر اوسکی متعدد سے اوسکی وجہ جدا ہو جاوی اور اگر جدا نہو تو تمثیل اخص

اور ہدایت ایسے طریق پر دلالت کرنے کا نام ہی کہ مقصود کیطرف پہونچادی اور اخیار اور ہدایت کا جمع ہونا ممکن ہی اور اگر کہے خبر
غیر ممکن من جمع موجاوین تو اسکو عنادیہ کہتے ہین جیسے استعارہ اسم معدوم کا موجود کی واسطی اس سبب سے کہ موجود
نفع ہو جیسے استعارہ خزانہ قارون کا کسے مالدار کے روپیہ سے جو کنجوسی ہی **یا** استعارہ موجود کا معدوم کیواسطی لیسبب
آثار معدوم کے کہ اسکا ذکر زندہ رکھتا ہی جیسے کیکاؤس شیردان یا حاتم کہنا **یا** اسکا جامع ظاہر ہو اسکو عامیہ مبتذلہ
کہتے ہین جیسے رایت اسدا یرمی اور اگر اسکا جامع خفی ہو کہ غیر تدقیق نظر یکے دریافت نہو سکی اسکو خاصیہ کہتے ہین
یا اوسمین لفظ مستعار کا اسم جنس واقع ہو اسکو اصلیہ کہتے ہین جیسے استعارہ اسد کا شجاع کے یقین اور
استعارہ قتل کا ضرب شدید کی لئی اور **وجہ شبہ** اسکو کہتے ہین کہ معنی کو ذہن مین پہونچادین اور واضح کردین
جیسے فالتقطہ ال فرعون لیکون لھم عدوا وحزنا یہان استعارہ لام تعلیل کا۔ لیکون۔ مین غایہ
واسطی ہی **یا** کہ صفت سے مقرون نہین ہی نہ اوسکی تفریع اوس سے ہی کہ مستعار لہ اور مستعار منہ کے مناسب ہو
اس صورت کو مطلقہ کہتے ہین جیسے عنہ نی اسد **یا** ایسے چیز سے نزدیک ہی جو مستعار لہ کے مناسب ہی اسکو
مجردہ کہتے ہین جیسے کیکا قول غمرہ الردا اسواسطیکہ بخشش محفوظ رکہتے ہی اپنی صاحب کے عزت کو جیسے چادر
پس اوسکا صفت غمر ہے کہ عطا سے مناسب ہی سبب ہونے کے نزدیک ہی ایسے چیز سے کہ مستعار منہ کو مناسب ہی
اسکو مرشحہ کہتے ہین جیسے قول اللہ تعالی کا اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی فما ربحت تجارتھم
استعارہ اشترا اپنے مول لینے کا استبدال سے کیا ہی اپنے ہدایت کے بدلی ضلالت کے اوسکا بہ تفریع فرمای اوس چیز سے کہ
کہ اشترا کے مناسب ہی اور وہ بیچ ہی بنیے نفع و تجارت **یا** تشبیہ نے یہ فقرہ مضمر لائی جاوئی اور سوای مشبہ کے کچھ تصریح
اوسکی ارکان مین سے نکرین اسکو استعارہ بکنایہ کہتے ہین **یا** متضمر دلالت کرتا ہی تشبیہ پر اوس امر کے ثابت کرنے پر
کہ مخصوص ہے مشبہ بہ کیساتہ مشبہ کے لئی اور دوسری قسم مجاز کے **مرکب** ہے اور وہ ایک لفظ ہی کہ مستعمل
ہوا ہے ایسے چیز مین کہ مشابہ ہی اوسکا اصل معنی کیساتہ بسبب تمثیل کے صورت کہ اوسکی وجہ مستعد مبالغہ
جدا ہوئی ہی تیسری قسم مجاز کے **کنایہ** ہے اور کنایہ وہ لفظ ہی کہ اوس سے ارادہ کئی گئی ہی معنی لازمی

اوسکے موجود ارادہ ملزوم اور اوسکی ساتہ مطلوب کیجاتا ہی دو قسم سے یا ازروی صفت کے یا ازروی نسبت کے
جو صفت کے رو سے مطلوب مرتبا ہی وہ کئی قسم پر ہی اگر انتقال کنایہ سے مطلوب کیطرف بواسطہ ہو تو اوسے ایما
کہتے ہین جیسے کیکا قول کثیر الرماد بہت راکہہ والا اسمین کنایہ ہی مضاف الیہ کے اسواسطیکہ وہ منتقل ہوتا ہے
کثرت خاکستر سے بہت لکڑیون کے جلنے پر اور یہہ طرف بہت کہانا پکنی کے اور کثرت پخت طعام سے بہت
کہلانے کے طرف اور یہہ کثرت مہمانون کیطرف اور کثرت مہمانون سے اصل مقصود تکتا ہی یعنی سخاوت
اور اگر انتقال بلا واسطہ ہو اسکو تعریض کہتے ہین جیسے دراز پیراہن کنایہ ہی دراز قامت سے اور دوسری
قسم کنایہ کے جو ازروے نسبت کے ہوتا ہی وہ ایک امر کا ثابت کرنا ہی دوسری امر کیواسطے اور ایک قسم کنایہ کے
تلویح ہے جسمین وسائط کثرت سے ہون جیسے کثیر الرماد اور ایک قسم اوسکا رمز ہے جسمین وسائط کم ہون
اور لزوم مین اخفا ہو جیسے عریض القفا کنایہ ہی اونٹ سے اور ایک قسم اوسکا **ایما** اور **اشارہ**
اور یہہ ایسا ہے کہ وسائط بہی کم ہون اور لزوم مین اخفا بہی نہو اور مجاز و استعارہ حقیقۃ اور تصریح سے
بلیغ تر ہے اور کنایہ ابلغ ہی تصریح سے کذا فی الامام الرازی رحمہ اللہ

علم البدیع

اوس علم کو کہتے ہین جسکے سبب سے کلام کے خوبی کی وجہین پہچانی جائین بعد رعایت مطابقت کے
واسطی اقتضاء حال کے اور اسپاکی کر دلالت واضح لیے پیچیدگی اور دیر فہمی سے خالی ہو اور اسکی دو قسمین ہین اونمین سے
ڈیڑھ سو تیس وہ ہین کہ اونمین سے اکثرون کا ذکر فنون معانی اور بیان مین گزر چکا جیسے الخطاب کی قسمین اور
اس فن مین ہم اکثر اونکے بیان کرتے ہین اور یہہ دو قسم پر ہین معنوی اور لفظی **اقسام معنوی** مین سے ایک
قسم **مطابقہ** ہے اور مطابقہ جمع بین الضدین کو کہتے ہین کہ ایک جملہ مین ہو لیے دو لفظ ضد اکدوسرے کی معنون کے مخالف
مقابل ایک دوسری کے ایک ہی جملہ مین جمع ہون خواہ دونون لفظ حقیقت مین ایک دوسری ضد ہون جیسے قولہم
یکہی و یمیت اور پناہ بلندی دلیتے تو ئی — یا تضاد حقیقی نہو جیسے قولہم لہا ما اکتسبت وعلیہا ما اکتسبت بسا گر
جلانے اور مارنے کا ذکر کریں یہہ اوسکی مقابل کا ترتیب سے مذکور کریں اسکو **مقابلہ** کہتے ہین جیسے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

www.abulhasanalinadvi.org

اور اگر دو الفاظ یا زیادہ کا کہ آپس مین مناسبت اور رعایت رکھتے ہون ذکر کرین اسکو **مراعاۃ النظیر** نام رکھتے ہین جیسے الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر یسجدان یہان لفظون نجم کا رعایت شمس و قمر کے فرمایا کہ دونون ہی بیحساب ستارہ اور بوٹہ بوٹہ اور چپہ چپہ پر سجدہ کرتے ہین اور لفظ شجر سے اور ستارہ شمس و قمر سے مناسب ہی اور اگر صریحاً میں اب لفظون کی رعایت کی ہو تو اسکو **ارصاد** کہتے ہین جیسے

دل برہی غم سے جیسے نوبہار اب پہ اب ہر دم ہی ہی نامی دل اور ذکر کرنا کسی چیز کا ایسے لفظون کے ساتھ جو اسکے نزدیک کرین اسکو **مشاکلہ** کہتے ہین جیسے تو میری جی کی جانتا ہی مین تیری جی کی نہین جانتا اور اگر شرط اور جزا مین دو سخنون مین ہو نہ کرو اسطرح کہ ہر معنی کو ایک دوسرے کی ترتیب لائی جاوین یعنے جوابات بیجا معنی کے ترتیب کرین وہی دوسرے کی لی ہی ہو جیسے یہ شعر

ہم جو چپ ہین تو کہوین ہین سڑی آپ جب ہین تغافل شہری — اس قسم کو **مزاوجہ** کہتے ہین اور اگر کسی چیز کو کلام مین پہلے مقدم لائین پھر اسے موخر کرین اسکو **عکس** کہتے ہین جیسے یہ قول ذوق کا ؎ نیک ہے نیک تری آئنۂ حسن عمل عمل خیر ترا جلوۂ حسن ثمرت اور اگر پہلا کلام پھر عود کیا کسی نقص کے سبب سے کے تکمیل کی لئی اسکو **رجوع** کہتے ہین جیسے فرد کیے یہ فرد ؎ مراد و خرمن مہ نسرین پری سے ہمسری ہین ہین یہ خطا ہی پری سے بہتری اور آپس لفظ کا اطلاق کرنا جسکے دو معنی قریب اور بعید ہون اسکو **توریہ** کہتے ہین جیسے یہ شعر امانت کا ؎ دل جو بہر آیا تو اک شور مچایا مینے ساری تالاب کی سو تو کو جگایا مینی اور اگر ان دونون معنون سے ایک کا ارادہ کرکے لفظ کی لی گئی ہو اور اسکی ضد کے ساتھ دوسری معنی کا اسکو **استخدام** کہتے ہین جیسے یہ شعر ؎ مرکے حاصل کیا فرقت ہی مین لو نام وصال جان دی ہمنے مٹایا خلش ہجران کو **لف و نشر مرتب** کئی چیزون کا ذکر کرنا بعد اسکی ہر ایک کے لئی ایک چیز کا ذکر کرنا بغیر تعیین لائق ہر کا کہ سننے والا پچھلی چیزون کو پہلی چیزون کی پر سکتا ہے ترتیب سے جیسے یہ شعر

بالا و دبنہ محرم و جوڑا شب وصال ٹوٹا پہٹا میک گیا اور کیا کہلا بدنا اور اگر ترتیب اول کا لحاظ نہ ہو تو اسے **لف و نشر مکلوس الترتیب** کہتے ہین جیسے یہ شعر ؎ آن دہن و زلف و قد مستقیم راست بگویم الف و لام و میم

اور اگر دو یا زیادہ چیزون کو ایک حکم مین جمع کرین جیسے ذوق کا شعر ؎ خط بہار زلف بتان کامل بڑی گیو بڑی عشق کے سر کار مین جتنے بڑی ہندو بڑی **جمع و تفریق** وہ صنعت ہی کہ دو چیزون کو صفت بتا مین جمع کرکے دونون کا فرق دکھایا جاوی حافظ شیراز ؎ دست ترا بابر کریما بتشبیہ کرد کانین برہ مدرہ سیمبرہ قطرہ قطرہ آن نابغ لکھنوی ؎ شمشام کو تری قد موزون سے کیا شبیہ سینہ کہان یہ چہرہ کہان سیکمر کہان

اور اگر دو چیزون کو ایک حکم مین جمع کرین پھر اونکی تفریق کرین **جمع مع التفریق** کہتے ہین جیسے یہ شعر ؎ دونون صاحب فیض ہین آپس مین میان اور تو پردہ دیتا ہی صدف کو قطرہ تو مجکو گہر **تقسیم** تقسیم اوسے کہتے ہین کہ پہلی چند چیزون کو ذکر کرین بغیر اسکی کہ کسے ایک حکم کی کت مین اونکو جمع کرین پھر ایک یک سے ایک چیز مین کو اضافہ کرین مولف ؎ ملک او در ریعت است و ملک او از مقدرت حکم او در استواری عہد او عہد کہن چون خیال اندر دماغ و چون سلیمان در بشر چون قضای مبرم و چون عقد پروین کہن — اور دونین کسے کہا ہی — تیری محفل رہزۂ دلہا ہی دلبرون کی اک دعا گو دم ہی خدمتگار **جمع مع التقسیم** یہ صنعت اسطرح ہے کہ پہلی چند چیزون کو ایک حکم کے کت مین جمع کرین پھر اوسکا تقسیم کرین جیسے یہ شعر ؎ لی تری شمع کیطرح ہستا ہون اور روتا ہون ہنستا ہون حال دل پہ ہنسی رقتا ہون اپنے اوپر

جمع مع التفریق و التقسیم یہ اسطرح ہوتا ہی کہ چند چیزون کو جمع کرکے تفریق کرین پھر اوسے جدا جدا تقسیم کرین جیسے یہ اشعار مولف کے ؎ ہر تیرے دار و چوبہ و سیر تے دار و چوبہ جو تیرے دار و چوبہ چوتھی دار و چوبہ ماہ نو افزا و پیرا ورش ارض فکر تا عقدہ کشت تن بارۂ روح و محن آپ چو جان دریا کی و آن آب ورش در تین وجود این چو باد اندر دمام آن چو نم ابر خار اگن **تجرید** وہ ہی کہ کسے موصوف مشہور کے صفت کرین اور اپنی ممدوح کو مناسب اسلوب سے اوسکی مساوی کرین جیسے یہ شعر ؎ کم تو حاتم سے کب سخا مین ہی گو وہ دنیا ہی مال و زر بسیار **مبالغہ** یہ وہ صورت ہی کہ اوصاف کو وصف کیا جاوے کہ بلوغ اوس وصف کا خواہ شدت مین ہو یا ضعف مین محال اور دشوار ہو تا گمان ہو کہ اس وصف غیر متناہی ہی پس اگر اوسکی وصف کا دعوی عقلاً اور عادۃً ممکن ہی اوسکو تبلیغ کہتے ہین اور اگر عقلاً ممکن نہ عادۃً اوسکو اغراق کہتے ہین یہ دونون مقبول ہین اور اگر از روی عقل اور عادۃً کے ممکن نہ

اوسکو غلق کہتے ہین **مقبول تبلیغی** درجہ سے قریب ہو اوس لفظ سے کہ داخل ہو مثال ؎ دلکی نالون سے جگر دکہنے لگا
مقبول اغراقی یہانتک روی کہ سر دکہنے لگا **مقبول اغراقی** کے مثال یہ ہی ؎ تکا دہانہا فیضی و لولم تمسسہ نار سحر بہنوے
؎ بچ کہو کوئی اگر بزر اگر اوسپہ سوار حاضری کہائی سپاہ مین تو لندن مین لقمن اور اگر متضمن لطیفہ ہو لیکن نہ قریب
تسہیل حسن اوسکو **تسہیل حسن** کہتے ہین اور غلق وغلو ؎ گر دند اودہ کے سو جا اگر کوئی سکتے مین رات بہر خوابین ٹاپا کری امتردد کہنے
یا متضمن لبوی صحت ہو ازردی **تسہیل** کے جیسے یہ مضمون عرکب ؎ آج ہی جام سے مست ہو جا اگر کل صبح کے شراب پنے کا ارادہ ہے
مذہب کلامی وہ ہی کہ مطلوب کے لئی حجتہ لائی جائی اہل کلام کے طریق پر برہان لنی اوسمقدمہ کے کہ مطلوب کو لازم ہو جیسے یہ شعر
کسطرح منہی اوس دہن تنگ سی وہ تنوخ تقسیم پہ جزو کے ہین دلائل سبھی باطل — لیے اوسکا دہان تنگ مثل جزو لایتجزی ہے
حسن التعلیل جو تقسیم ہی نہ ہو سکتا اور ہنسنے مین اوس جزو کے اجزا نے لب جدا ہونگے اور یہ باطل ہو چکا ہی **حسن التعلیل** وہ ہی کہ
سبب کے وصف کا دعوی کری کہ اوسکی دلیل مناسب سے باعتبار لطیف غیر حقیقی اسصورت سے کہ وہ نظیر لاوی جو لطف اور نزاکت پر مشتمل ہو اگرچہ
واقع مین وہ سبب ہو نا سخ ؎ سودا ے چشم یار کی ہی یہ ہی اک دلیل خشکی کمال ہی جو ہرن کی کباب مین **تاکید المدح**
بمایشبہ الذم وہ اسطرح ہی کہ ابتدا مین سیاق کلام سے ایسا ظاہر ہو کہ کہنے والا بعد مدح کے ارادہ مذمت کا رکہتا ہی اور جو اوسکا
بالعکس سنا گیا معلوم ہوا کہ اوسنے مدح سے تاکید ہی ؎ تو سراپا حسن ہی لیکن نہین ہی آدمی کوئی تجہا حور ہی تو پا پری ہی کیا ہی تو
تاکید الذم بمایشبہ المدح یہ پہلی صورت کا عکس ہی — مثال ؎ برا تجہا نہین کوئی زمانی مین مگر کیا ہی کہ گر صحبت مین
کوئی میٹی تو وہ بہتا ہی بن جائی **تضمین** وہ اسطرح ہی کہ شاعر ایک مصرع یا بیت مشہور کرکے اپنی اشعار مین وجہ لطیف سے
ملادی اور اگر اشارہ کری تو اور بہتر ہی غالب ؎ مشکل ہی زبس کلام میرا ایدل سن سن کی اوسے سخنوران کامل —
اطراد آسان کہنی کی کرتا ہین فرمائش گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل **اطراد** یہ ہی کہ ممدوح اور اوسکی آبا کا نام بلا تکلف باترتیب
لایا جائے قد سے ؎ بہار گلشن دین محمد عربی ضیاء چشم علی نور دیدہ زہرا بہار خرمی خاطر حسین و حسن سرور سینہ
تجاہل عارفانہ زین العباد شمع ہدی فروغ شمع شبستان باقر و صادق غریب خاک خراسان علی بن موسی **تجاہل عارفانہ** یہ ہی
اور وہ اسطرح ہی کہ کلام کری معلومات مین ایسے بات سے کہ اوسکا جہل اوس سے ثابت ہو — جرات لکہنوی ؎

گمرجانی کا قاتل نی نراڈسب نقلاہی سببون سے پوچہتا ہی کسنی اسکو مارڈالا ہی **ہزل** اور وہ اسطرح ہی کہ
ظاہر مین لفظ ہزل کے اور باطنین ارادہ جد یعنی خوبی کا دریافت ہو امیر خسرو ؎ میان دو ران تو خواہم نہاد یکی اسپہ دیگر بنہوے
دوم زین زر — یہان تک انواع معنوی کا ذکر ہوا اور **صنائع لفظی** کے بہی بہت قسمین ہین —
ازانجملہ **تجنیس** ہے اور تجنیس دو لفظونکی جمین ہوتی ہی کہ دونون لفظے مثل بہت رکہتے ہون پس اگر دونون لفظ حروف
اور عدد اور ہیئت اور ترتیب مین متفق ہون ایک نوع سے جیسے دو اسم اوسکو **تام** اور مماثل کہتے ہین مولفہ ؎ محفل مین
غلیظ نہیں بازہ **مشوش** عشق پاپی ہی باگ اور دو نوع سے جیسے اسم اور فعل مولفہ ؎ کریا تہارام راون نی جو ستیا کو کہی
بت پرست اوس چاک کو ستیاہی ہر سال آجک — اس تجنیس کو **مستوفی** کہتے ہین اور اگر ایک اون دونون لفظون سے
مرکب ہو دو کلمونسے اوسکو **مرکب** کہتے ہین اسمین سے اگر خط مین متفق ہون تو **متشابہ** ہی جیسے یہ شعر مولف ؎ تم ازبس
فقیر کا کہ فقیر لفظ ترجمہ کیا ہی ؎ گر شمع نہ دلجوئی پروانہ کری وہ آگ کی دور سہی ہی پروانہ کری اور اگر خط مین
مختلف ہین اوسکو **مفروق** کہتی ہین جیسے یہ شعر مولف ؎ مشوی زد بر سر کا کہ فرد قافیتین اور یہ مرکب **مفروق** مزرا آدم ہے
؎ جمع ہین بالین پہ دل سوز سب کہتا ہی جل جل مرا دل سوز ست — لیکن یہ شعر مولف کا اس صنعت مین اول ہے
صحیح تری ؎ نوک مژہ دلدار کی دل دار ہی سمجہا منہہ پہیرنا اخلاص کا پر خار ہی سمجہا اور اگر نقش مین مختلف ہون
محرف اور نقطون کا فرق ہو تو **مصحف** کہتی ہین جیسے یہ شعر مولف کا تاہی جو لاہون کا کوئی عشق کا مانا
اس رشتہ کسی ہی بس تری در پر مرا آنا اور اگر عدد مین مختلف ہون تو تجنیس **ناقص** ہے پس اگر حروف زائد
اول کلمہ مین ہون تو اوسے **مطرف** کہتے ہین اہانت ؎ ناف اوس شوخ کی بن جائی ترا قفل دہن
پیٹ کی آگی بتی کوئی لپیٹ آئی نہ ہن اور اگر زوائد وسط کلمہ مین ہون تو کہتے ہین اہانت ؎
اوسکا قامت پہ قیامت کا گرون گر مین خیال کب قیامت نی بہلایائی ہی یہ حشر کے چال اور آخر کلمہ مین ہون
تو **مذیل** کہتے ہین مولف ؎ بارش مکہ فلک سے کیا ضرورت اب ابر ہوئی ہی چشم گریان یا تصحیف
ہون لیکن حرف متمن نہ عدد مین پس اگر حروف مختلفہ قریب المخرج ہن تو اوسے **جناس مضارع**

www.abulhasanalinadvi.org

کہتے ہن ان سے اقرب سمجھ کے اپنی سے رہ جاوے نہن بس عقب کے نیش پر ہی جو رکھی حمل قدم

جاحظ اور اگر قریب المخرج نہون تو جناس لاحق کہتے ہن اہانت سے جان ناساز ہووے نغمہ خوش نازہی

دل مضطر کو سدا سوز ہووے سازہی یہ اور اگر دونون متقلوب لفظ اولی ہون مگر ایک صدر بیت ہن دوسرا

عجز ہن ہو اگر مجنح کہتے ہین جیسے مولف کا یہ ترجمہ سے درگہ ہی عام تری رحمت ستم سے سفاک رہا ایک ہی جو چندی ترا بازار یہ گرم اور متقلوب کل

مجنح اور اس صنعت ہن یہ فرق ہی کہ اسمین تخصیص ہے اگر اول اور آخر بیت ہی ہو اور اسمین خصوصیت نہن اور اگر بعض حرفون ہن مشابہ ہون تو اسے

متطرف کہتے ہن جیسے مرشر مولف کا سے رنگ بگڑا یہ زمانی کا تغیر کہ ہر رنگ ہی دامان طبیعت رنگین یا دونون اصل ہن مجتمع ہو جائین تو یہ

متطرف اشتقاق ہے لیم لکھنوی سے ہنستے ہنستے کہا ہنسے کیون ہنستا ہین بی سبب کوئی یون اور اگر دونون متجانس ایک بہ دوسری آوین

ازدواج تو اسے ازدواج کہتے ہن لیم سے وان بیان جانس ہی ادبی علم کے یان سانس نہن ہی ایکدم کے لیکن بہ بہت تھک ہی آیا کریمہ

جناس مضارع بناء یقین سے سبا اور بنا متجانس کی بود کہی واقع ہن رد العجز علی الصدر یہ صنعت پیرلانا لفظ عجز کا ہی کہ آخر

رد عجز علی صدر بیت یا جو ہین ہو صدر ہن سرور سے کمال شہ رسل شاہی او سپہر لاکھہ ہون حاسد ہمہ نازان نہون کو نکر ہن اپنی بی کمالی کا سجع نام ہی دو لفظ

سجع فاصلہ کا مانا جاوے یا مصرعون کی بجنسہ اسطور سے کہ اونکا آخر ایک حرف پر ہووے اور وہ دونون نثر ہن شعر کے قافیہ کہلاتے ہین

سجع مطرف لیس اگر وزن اور عدد حروف ہن مختلف ہون اور (روی) ہن متفق اوسکو سجع مطرف کہتی ہن جیسے آیہ کریمہ ما لکم لا ترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا اور اگر وزن اور قافیہ دونون کا برابر اور ملا ہوا ہو تو اوسے ترصیع

ترصیع کہتے ہین جیسا حریری کا قول سے فہو یطبع الاسماع بزواجر وعظہ لفظ و یقرع الاسماع بزواجر وعظہ اور اگر وزن اور عدد ہین حروف کے

متوازن برابر اور روی ہین مختلف ہون تو اوسے متوازن کہتے ہین جیسے آیہ کریمہ فیہا سرر مرفوعۃ و اکواب موضوعۃ

تشریع بناکر نہایت کا دو قافیون پر کہ جسپر چاہین ٹھہر جائین اور معنی صحیح نکل آئین جیسے شعر سودا کا سے سیہ چوری

تشریع مرتب ان نگاری نازنین دیم بشاخ صندلین سیمبدہ ماری عنبرین دمم — اگر لگا رہے اور ہاری — یہ شعر جائز

ترمیغ اور شعر صحیحی لزوم مالا یلزم اور یہ التزام کرنا حرف قبل روی کا ہی کہ قافیہ کے حروف ہین آخر کا حرف ہوا ہی جیسے

لزوم مالا یلزم آیہ کریمہ فاما الیتیم فلا تقہر ولا السائل فلا تنہر اسمین ہای ہوز کو لازم فرمایا اگر کہا ہی تنہر کی تزجر ہوتا تو بھی قافیہ

درست

ہوتا تہا مگر ہا نہی کا ہوز صنعت لزوم مالا یلزم مین ہی یہ مثال ہی شبہ اس بات کے کہ اوہ نون جب قرآن پاک اور اسی کے شعر کا بڑا چرچا ہوا تہا

سان لگ کہ سبعہ معلقہ اور تعلیق سورہ کوثر کا حال سب جانتی ہن یہ اعتبار فصیح مین مقفی اور مسجع اور مرصع نازل کیا گیا ہی

ذات باری عز اسمہ میری اور ذات نبوی سلم نمرہ ہی قلب وہ ہی کہ لفظ کو معکوس پڑہین اور یہ تین قسم پری مقلوب کل

مقلوب کل جیسے آیہ کریمہ وربک فکبر اور یہ شعر مولف کا سے صنعت ایسی ہی بڑہا ہے مین تری جانان بات کی تاب ہین مرکے بہتری حیات

مقلوب بعض وہ ہی کہ بعض حرفون مین تقدیم و تاخیر کرین جیسے (جاء دوانہ — اور جاء دوانہ اور مقلوب مجنح کا ذکر اوپر آچکا

عقد و حل ایسا ہوتا ہی کہ ایسے نثر لکہین کہ اوسے نظم بی پڑہ سکین اسکو عقد اور نثر پڑہن تو حل کہتے ہن مولف سے

عقد و حل خورشید بروئی اور زد است و ہمہ اندر شرم گل نکہت موئی او در غنچہ دل دارد — تقطیع نظم مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

حسن مطلع یہ عقد ہی اور حل لیجے نثر پڑہو تو ہین فقری ہن حسن مطلع شر لکہنے والے یا سوکہنے والے کو مناسب ہی کہ مضامون عمدہ اور خیال بہ سے پرہیز کرے حسن مطلع کہتے ہین دوری تکلف سے کہ جس

حسن مطلع مضمون سے کلام شروع کیا ہی اصل مقصد کیطرف مضمون کو ایک لطف اور مناسبت لفظی کے ساتہ پہری کہ اول مضمون سے قطع ہو اور اوسکے

حسن تخلص مطابق اور کلام کا سلسلہ ٹوٹے اسے حسن تخلص کہتے ہن قرماکای دستور تہا اور یہ تخلص کر فرضی نام اپنا لاوین یہ بی پیشتر منہ

حسن تخلص شر آخر پر تہا کہ اول کہے در میانہ مین کہے قریب ختم کے لاتے تہی تیسری انتہا مین کہ اخر ایبات غزل یا قصیدہ فصیح اور مرصع لکہا

ختم کرین کیونکہ لسبب طول کلام کے اگرچہ اشعار خوش و در میانے مسجع ہی ہون لطف اوسکا یاد نہن رہتا اور اعلی حسن مقطع سے

حسن مقطع پردہ لطف یاد آجاتا ہی اسکو حسن مقطع کہتے ہن — یہ مضامین اتمام الدرایہ وغیرہ کتب سے اس فن کے لکہی گئی

علم خط

یہ علم وہ ہی کہ اسمین لفظون کی لکہنے کی کتب ہوتا ہی جسے رسم خط کہتے ہین اوسکی حرفون کی رعایت سے خواہ

ارزوی لفظ ہو یا ارزوی اصل کے اور زیادتی اوسکی اور حرفون کے ہونے اور جدا لکہنے کا بیان کیا جاتا ہی اصل

جاننا چاہئی کہ رسم لفظ نے اوسکا لکہنا حروف ہجائی کے ساتہ ہی جن سے لفظ بولا جاتا ہی اس تقدیر سے

کہ اون حروف کی ساتہ لفظ شروع ہوتا ہی اور اونپر ختم ہوتا ہی جیسا کہ ساختہ ہای ہوز کہ تا کہے جاتا ہی اور بنت

اور قامت تا کے ساتہ اور قاضی یای تحتانی کی ساتہ اور قاضی بغیر یا کی اور حرف ادغام کیا گیا ایک حرف

www.abulhasanalinadwi.org

اور ہمزہ وصلی ہو یا قطعی تفصیل رکھتا ہی اگر ابتدا میں کلمہ کے ہو تو مطلق الف سے لکھا جاتا ہی مفتوح مانند اَیُّوبَ اور اُلٰئِکَ
اور مکسور جیسے اِذَا اور اِعْلَمْ اور مضموم جیسے اُنْظُرْ اور اگر وسط کلمہ میں ہو اور ساکن ہو اور اوسکی ماقبل متحرک ہو
تو اوسکی حرکت سے مناسب جو حرف ہوگا اوسکی ساتھ لکھا جائیگا چنانچہ حالت فتحہ میں الف کیساتھ جیسے یَاْکُلُ اور
کسرہ کی حالتمیں یا کیساتھ جیسے بِئْسَ اور ضمہ کی حالتمیں واو کیساتھ جیسے یُؤْمِنُ اور اگر ماقبل اوسکا ساکن
ہی تو اپنی حرکت کی مناسب حرف کیساتھ لکھا جائیگا جیسے لِیَسْاَلُ اور اگر خود ہی متحرک اور اوسکا ماقبل ہی
متحرک ہی تو اپنی سہولت کی موافق جس حرف کیساتھ سہل پڑی لکھا جاتی ہی الف ہو یا واو حرف اور اگر لفظ کے
ایک طرف کو واقع ہو ساکن ہو یا متحرک اوسکی دو صورتیں ہیں اگر ساکن ہی کے بعد ہوگا تو گرا دیجائیگی اور اگر حرکت کے بعد ہوگا
تو اپنی حرکت کے مناسب حرف کیساتھ لکھا جائیگا اور بِسْمِ اللّٰہِ جسکا اصل بِاسْمِ اللّٰہِ ہی اس سے بسبب کثرت استعمال کے
خاصکر حذف کیا گیا ہی بخلاف غیر بسم اللہ کے جیسے بِاسْمِ رَبِّکَ اسمیں حذف نہیں ہی اور ابْنٌ کا لفظ جب دو اسموں کے
بیچمیں واقع ہوگا حذف کریجائیگی جیسے جَاءَ زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو اور دو اسموں کی بیچمیں نہ پڑیگا تو حذف نہ کریجائیگی اگرچہ دونوں کے
درمیان ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ ابْنُ اَخِیْنَا اور جو حرف مل سکتا ہی وہی وصل کیا جائیگا جیسے باؔ و لاؔم و کافؔ
و تاؔی خمیر کے خلاف اسکی کہ اوسکو قبول نکرے اور وہ چھ حرف ہیں الف و دال و ذال و را و زا و واو سو حرف
شروع لفظ میں نہیں مل سکتے اور فعل جمع میں الف واو کی بعد زیادہ کیا جاتا ہی جیسے ضَرَبُوْا مگر اسم کے جمع میں
واو کی بعد الف کو نہیں بڑھاتی جیسے اُولُو الْفَضْلِ اور واو ہی زیادہ کیا جاتا ہی بعد الف اُولَاتِ اور اُولٰئِکَ
کے اور الف لفظ اللہ کا اور اِلٰہ کا تخفیف کے لئے محذوف کرتے ہیں مفرد ہو یا مضاف جیسے اللّٰہِ اور لِلّٰہِ
الذی و رحمۃ اللّٰہِ اور الف الرحمٰن کا حذف کیا جاتا ہی جبکہ معرف باللام ہو اور مضاف ہو تو نہیں اور الف
ہر اوس اسم کا کہ تین حرفوں سے زیادہ ہو عربی ہو یا عجمی حذف کیا جائیگا جیسے صٰلِحٌ مَلٰئِکَۃُ اِبْرٰھِیْمَ الّتِی
جبتک دوسری اسم سے لکھنے میں مشابہ نہو یا اوسمیں سے کچھ حذف کیا جائی مشابہت عُمَرُ اور عُمَیْرٌ لِعُمَیْرٍ
الف سے لکھی جائے اور حذف جیسے اِسْرَائِیْلَ اصلی اِسْرَیِیْلَ تھا دو یا کیا تہ ایک یا حذف کی گئی اور الف لائی گئی

اور حرف کے کا ایک واو کا داود د (کا کہ اصل میں دَوُوْدٌ تھا اور ہر الف سے آدی داؤد ہوا اور محذوف ہوا الف ذال کا
اور ثمٰنیہ اور ثلثین اور ثلثمائۃ اور لکن کا تخفیف کے لئی اور جو الف کہ چوتھا حرف لفظ کا یا بدچوتھی سے بڑی اسم میں اصل میں
اوسکو یا نکہیں گے جیسے مصطفٰی مستوفٰی اور اگر بعد یای تحتانی کی آوی تو یا نہ لکہیں مگر الف رہیگا جیسے (دنیا) اور جو
الف بیچ کی مقام پر آوی تو اوسے یای تحتانی سے بدل ڈالینگی جیسے (فتی) اور یای مجہول اور جبکا امالہ ہوا ہی جیسے
مَتٰی یہہ بھی یا ہی لکہا جائیگا اور یای مجہول جبکا امالہ نہیں ہوا الف لکہی جائیگی جیسے عصا اور خلا اور سب حروف مگر لکہی اور بدلی
اور الٰہی اور حتی اور علی کو مای استفہامیہ کیساتھ موصول ہوں اور اس خط کا قیاس مصحف کی خط پر نہیں ہی سوا اسکیکہ اوسمیں امام
مصحف کے خط کی پیروی کی جاتی ہی نقل کیطور سے اور نہ عروض کے خط پر قیاس ہوتا ہی اسواسطی کہ عروضیین نونوں کو نون قائم مقام
اور سوا اسکے اور قواعد اوسکی خلاف اس خط کے ہیں اور ہای ہوز کو نقطہ دیتی ہیں جیسے رحمۃ اور شین پر تین نقطی دیتے ہیں
اور فا اور قاف اور نون اور یا کو بھی نقطہ دیتی ہیں اور مصور تین کر ملی ہوی ہوں نہ جدا جدا دفع شبہ کیواسطی اور سب
حروف معجمہ نقطہ دیئی جاتی ہیں یا ہوں یا جدا اور منقوط نہیں کل حروف مہملہ اور مکرر ہے یا ایک خط لکہنا بوجہ تضعیف التباس
ورق کے بسبب جائز ہی یا سفر کے لئی کہ بارکم ہو ذکر کیا ہی اسکو محمد ثین نے۔ یہ مضامین اتمام الدرایہ کے ہیں

علم قرءت

سیوہ علم ہی کہ بغیر اوسکی جاننی کے تجوید حروف کے اور ترتیل کلام اللہ کے ممکن نہیں اور تجوید کہتے ہیں ادا کرنا ہر حرف کا اپنی صحیح
ولیے وہاں نے نکالنا اور ترتیل میں سیدہی اور آہستگی اور آرام زیادہ ہی اسکو اللہ تعالٰی فرماتا ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا
اور اسکا بیان کئی فصلوں میں آویگا پہلی فصل اسمیں رموز قارئین کے اور اونکی نام اور اونکی راویوں کی نام مذکور ہیں جانا چاہیے
کہ سب قاریوں میں مشہور سات آدمی ہیں نافع مدنی ابن کثیر مکی ابو عمرو بصری ابن عامر شامی عاصم اور حمزہ اور کسائی
کوفیے کے اور انکو شموس کہتے ہیں اور یہ اول درجہ کے ہیں اور دوسری درجہ کے سات اور ہیں ابو جعفر مدنی ابن محیصن
یعقوب بصری اعمش اور خلف کوفی حسن بصری اور انکو بدور کہتی ہیں اور ان چودہ قاریوں کی
دو دو راوی ہیں اور ان سب قاریوں اور راویوں کے لئی ایک ایک علامت ہی جانہ حروف ابجد میں سے اور رمز شموس
اور اونکی راویوں کی خط نسخ میں اور رمز بدور کے نستعلیق میں لکہی جاتی ہیں تاکہ پہچان ہو اور راقم حروف حیدر دل

چھوڑکر اونکی نام اس ترتیب سے لکھتا ہی کہ پہلی قاری کا نام پھر علامت اوسکی پھر راوی کا نام پھر اوسکی علامت ہی شموس

نافع مدنی	ا	قالون	ب	ورش	ج		
ابن کثیر	د	بزّی	ہ	قنبل	ز		
ابوعمرو	ح	دوری	ط	سوسی	ي		
ابن عامر	ک	ہشام	ل	ابن ذکوان	م		
عاصم	ن	ابوبکر	ص	حفص	ع		
حمزہ	ف	خلف بزاز	ض	ابوعیسیٰ خلاد	ق		
کسائی	ر	ابوالحارث	س	دوری	ت		

بدور

ابوجعفر	ا	عیسیٰ	ب	ابن جماز	ج
ابن محیصن	د	بزی	ہ	ابن شنبوذ	ز
یعقوب	ح	رویس	ط	ابوالحسن	ي
سلیمان اعمش	ک	مطوعی	ل	شنبوذی	م
خلف بزار	ن	اسحٰق وراق	ص	ادریس	ع
حسن بصری	ف	دوری	ض	عیسیٰ ثقفی	ق
یحیی یزیدی	ر	ابوایوب	س	ابن فرح	ت

دوسری فصل وقف کی تعریف اور اوسکی قسموں کی بیان میں **وقف** وقف لغت میں ٹہر جانیکو کہتے ہیں اور قاریونکی اصطلاح میں کلمہ کی آخر میں چپ رہنا ایک سانس کے مقدار میں ہی اور اسکی پانچ قسمیں ہیں **اول** وقف تام اور یہ ایسا وقف ہی جسکا ماقبل کو اوسکے مابعد سے کچھ تعلق نہو اور وہ دو قسم ہی غیر لازم کہ خلاف مراد کا وہم اور وقف ممنوع

احتمال

۱۳۱

احتمال آوے جیسے وقف لمصلین اور مفلحون پر اور اوسکی مابعد سے شروع کرنا مستحسن ہی اور لازم کہ اوسمیں وصل کرنا خلاف مقصود کا وہم پیدا کرتا ہی اور معانی باطلہ کا احتمال جیسے وقف اوپر الظلمین کے اس آیت میں واللہ کا یھدی القوم الظلمین ۝ وقف الذین امنوا وھاجروا الآیہ اور اسکی مابعد سے ابتدا کرنا لازم ہی دوسری وقف کافی اور وہ ایسا وقف ہی کہ اوسکی ماقبل کو مابعد سے تعلق معنوی ہو نہ لفظی جیسے کلمہ کا سہیب فیہ پر اور اسکی مابعد سے ابتدا کرنا جائز ہی تیسری حسن کہ اوسکی ماقبل کو اوسکی مابعد سی تعلق لفظی ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں اول وہ ہی کہ ابتدا اوسکی مابعد سے بدون اعادۂ اوس کلمہ کے جسپر وقف ہوا مستحسن ہیں جیسے وقف اوپر رب العلمین چوتھی وقف قبیح کہ معنی مقصود اوس سے سمجھی نہ آویں جیسے مبتدا پر وقف کرنا بدون خبر کے اور مضاف پر بغیر مضاف الیہ کے اور اسیطرح وقف ایسے مقامات پر ناروا ہی مگر اضطرار میں پانچویں وقف اقبح کہ وقف خلاف مراد کا وہم اور ذم معنی کا احتمال پیدا کرے جیسے وقف لتشھدون پر آیت انکم لتشھدون ان مع اللہ الھۃ اخری تیسری فصل وقف کے بیان میں علامتوں اور رموز وغیرہ کی بیان میں پس وہ رموز کہ آخر میں آیات اور الفاظ قرآن مجید کے لکھے جاتے ہیں دو قسم پر ہیں اول بیان حال وقف وغیرہ کے کہ متعلق ہیں آیات اور الفاظ کے ذات سے اور اسکی پندرہ صورتیں ہیں ۝ یہ علامت وقف تام کے ہی آخر میں آیتوں کی صلے علامت وقف لازم طے علامت وقف مطلق جے (وقف جائز بغیر وقف اور وصل اسمیں دونوں برابر ہیں) زے (علامت وقف مجوز بغیر ضعیف) صے (وقف مرخص یہ وہ جملہ ہی کہ اوسکا مابعد ماقبل سے بے پروا نہیں) صلے علامت ہی کہ یہاں وصل اولیٰ ہی (صل) اوس وصل کے علامت ہی کہ اوسکا ترک اولیٰ ہی اور وقف اسپر احسن ہی) قے (یہ علامت قیل علیہ وقف یکے ہی نزدیک بغیر نزدیک وقف ہی (قف) وہ وقف ہی کہ قاری وہاں پر گمان وصل کا کرے پس کہیں کہ قف یعنی وقف کر (معانقہ) قاریونکی اصطلاح میں عبارت ہی دو وقفوں سے کہ ایکدوسرے کی پہلو میں ہیں اور اس میں ہیں کہ دونوں کا ایک ہی محل ہے) لاریب فیہ (لا) علامت ہی لا وقف علیہ کے کہ یہاں وقف نہیں) وقفہ (علامت ہی سکتہ طویل کے یعنی قطع قرأت کے بمقدار کمتر ایک سانس سے باوجود یکہ سانس نہ ٹوٹے ہو (سکتہ) اشارہ سکتہ کا ہی یعنی قطع کرو کلام کا

اگر وقف کہیں اور پڑھے چاہے اوسی لفظ سے ہیں کرے تمام کلام کو جو ایمان لائی اور پڑھتے رہے

بمقدار ایک متوسط زمانہ سانس لینے کے ہو یعنی تو ڑنے آواز سانس کے جیسا کہ او پر لام (بل) (ان) کے ہوتوں کا لانی لام کے راکیا تہ
یعنی لام اور ا دونوں الگ الگ لکھیں اور لام پر ایک فوت سانس لینے سے کم ٹھہرنا ہو اور اوسپر سانس توڑے ک (رمز کذلک کا ہی
یعنی وقف یا اور حالت بیان پر مثل سابق یکے ہی رمز میں جب کہ قول اللہ تعالیٰ کا) فاعف عنا واغفرلنا وارحمنا دوسرے

قسم اون رمزون کی ہی کہ رموز سابق سے کا او پر لکھی جاتا ہیں آیتوں کی گنتی کیلئے اور اوسکی چھ نشانیں ہیں) ہ (علامت پانچ آیات کی
خواہ او نمیں کوفی دلبری دونوں ہوں یا صرف کوفی) خب (علامت پانچ آیات بصری کے فقط کہ خمسہ بصریہ سے ماخوذ ہی) عا
علامت دس آیتوں یکے ہی خواہ کوفی دلبری دونوں ہوں یا کوفی فقط ماخوذ ہی عشر سے اور اوسکے نیچے یا ہی کتابتی اس
شکل سے لکھتے ہیں) مے (اس اعتبار سے کہ یا دسواں حرف ابجد کا ہی کہ حطی کا آخیر حرف ہی) عب (علامت

دس آیتوں بصرے یکے ہی) تب (علامت آیۃ بصری کے ہی) لب (علامت آیۃ غیر بصری کے ہی) **چوتھی فصل**
سورتوں اور آیتوں اور کلموں اور حرفوں اور حرکتوں کلام اللہ کے جو ہیں بروایات راویہ ثابت یکے قرآن شریف کے سورتیں
گنتے اکیسو جو دہ ہی اور ہی مذہب ہی اکثر اصحاب کا اور مطابق مصحف امام سے اور ابن مسعود اکیسو یا رہ
اور مجاہد اکیسو تیرہ اور ابی بن کعب اکیسو سولہ کہتے ہیں اور آیتیں کوفیوں کی نزدیک چھ ہزار دو سو چھتیس ہیں اور
بہ قول راجح اور مختار اور منسوب ہی علی رضی اللہ عنہ یکے اور بصریوں یکے نزدیک چھ ہزار دو سو سولہ اور منسوب ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ
یکے اور اسمعیل بن جعفر مدنی یکے نزدیک چھ ہزار دو سو چودہ اور مکہ والوں کی نزدیک چھ ہزار دو سو بارہ اور ابن مسعود کے نزدیک
چھ ہزار دو سو اٹھارہ اور حمامہ یکے نزدیک چھ ہزار چھ سو چھاسٹھ ہیں **اور اعشار** بصریوں کی نزدیک چھ سو تیئیس اور کوفیوں کی
نزدیک چار سو تیئیس اور چھ آیتیں ہیں **اور اخماس** بصریوں کی نزدیک ایکہزار دو سو چھیالیس اور کوفیوں کی نزدیک اٹھہ سو چھپن
اور ایک خمسہ اور دو آیتیں ہیں **اور کلمے** قرآن کے حمید اعرج یکے نزدیک چھیتر ہزار اور چار سو تیس اور مجاہد کے نزدیک چھہزار دو سو
پچاس اور عبدالعزیز بن عبداللہ کے نزدیک ستتر ہزار چار سو اڑتالیس ہیں **اور حروف** مقدسہ قرآن یکے ابن مسعود کے
نزدیک تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو اکہتر اور مجاہد کی نزدیک تین لاکھ اکیس ہزار اکیسو اکیس ہیں **اور رکوع** پانسو چالیس
اور فتحے یعنی زبر حرفوں پر تر پن ہزار دو سو تیتالیس **اور ضمے** یعنی پیش آٹھہ ہزار آٹھہ سو چار **اور کسرے** یعنی زیر

اوناسی ہزار پانسو بایسی **اور نقطے** اکیلاکھ پانچہزار چھ سو اکاسی **اور رد** اکیہزار سات سو اکہتر **اور تشدید**
اکیہزار دو سو ترپن اختلاف روایتون کیساتھ شمار میں آئی ہیں **اور تفصیل حروف کے** عبدالعزیز بن عبداللہ کی
روایت سے کہ لبنان فقیہ ابواللیث میں لکھی ہی اسطرح پی ہی

الف	۸۷۲	بی	۲۸ ۲ ۱۱	تی	۹۹ ۱۱	ثی	۶ ۷ ۱۲
جیم	۳ ۲ ۷۳	حی	۳ ۹ ۷۳	خی	۱۶ ۲ ۲	دال	۶۲۲ ۵
ذال	۴ ۶ ۹۷	ری	۱۱ ۷ ۹۳	زی	۹۰ ۱ ۰	سین	۸ ۹ ۱ ۵
شین	۲ ۲ ۵۳	صاد	۱۳ ۲ ۰	ضاد	۷ ۰ ۱۶	طو	۴ ۷ ۱۲
ظو	۲ ۴ ۸	عین	۹ ۲ ۲ ۰	غین	۸ ۰ ۲ ۲	فی	۹۹ ۴ ۸
قاف	۱۳ ۸ ۶	کاف	۲۲ ۵ ۹	لام	۳۲ ۴ ۳	میم	۳۳ ۵ ۲ ۲
نون	۶۰ ۵ ۲ ۲	واو	۳۶ ۵ ۲ ۲	ہی	۷۰ ۰ ۹ ۱	لا	۲۰ ۷ ۴
یی	۱۹ ۹ ۲ ۵						

پانچوین فصل اسمین سورتون کی مکی اور مدنی ہونی اور شمار رکوع و آیات وغیرہ کے
راویون کا بیان ہی جانا چاہئے کہ مکی اور مدنی ہونیمیں سورتوں کی تین قول ہیں پہلا یہ کہ جو ہجرت کے پہلے نازل ہوئی مکی ہی اور جو
ہجرت یکے مدنی چاہی مدینہ میں اوتری ہو یا مکہ میں فتح مکہ کے سال یا حجۃ الوداع کے یا اور کسے غرض اور مشہور تر قول یہی ہی
دوسرا یہ ہی کہ جو مکہ میں نازل ہوئی اگرچہ ہجرت کی بعد ہی ہو وہ مکی ہی اور جو مدینہ میں اوتری مدنی اور سیوطی کہتے ہیں
کہ مضافات مکہ داخل مکہ اور مضافات مدینہ داخل مدینہ ہی تیسرا یہ ہی کہ جس سورہ میں مکہ والونے خطاب ہی وہ مکی
اور جسمیں مدینہ والونے وہ مدنی **اور** جن لوگونے گنتی آیتوں کی منقول ہی وہ یہ ہیں ابوعبدالرحمن سلمی عمرو بن حرہ
عاصم حمزہ کسائی سفیان ثوری کوفہ والونے اور انہون نے عدد آیات علی رضی اللہ عنہ کیا ہی **اور** عاصم
بن میمون جمدری معلی شہاب ایوب بن متوکل بصرہ والونے و ابن عامر و یحیی ذماری اونکی شاگرد
شام والونے اور انہون نے حضرت عثمان سے اخذ کیا ہی اور ابن کثیر حمید بن قیس محمد بن محیصن مکہ والونے

اور زہنی نی ابی بن کعب سے اخذ کیا اور حسن بن علی مدنی اول اور ابو جعفر شیبہ اسمعیل بن جعفر مدنی اخیر سنہ

چھٹی فصل تجوید اور مخارج اور صفات حروف کی بیانمیں جاننا چاہئی کہ تجوید لغت میں اچھی طرح بنا کر پڑہنا اور قاریوں کے اصطلاح میں حروف کو اوکی مخارج سے صفتوں کی ساتہ ایسا ادا کرنا جیسا اونکا حق ہی اور ترتیل سے یہی مراد ہی کیونکہ حضرت علی کے قول ترتیل کے معنی یہ ہیں کہ حروف کو اچھی طرح ادا کری اور وقفوں کو پہچانی پس مخرج حرف کا علی الاطلاق آدمی کا مونہہ ہی اور اگرچہ حقیقت میں ہر حرف کا مخرج جدا ہی لیکن مخرج تقریبی جو ایکدوسرے سے ملتی ہو سیبویہ کے نزدیک سولہ اور خلیل کے نزدیک سترہ ہیں **پہلا** جوف دہن سے حروف مدہ کا مخرج ہی جنکو ہوائی کہتے ہیں **دوسرا** انتہا حلق کا یہ ہمزہ اور ہای ہوز کا مخرج ہی **تیسرا** اوسط حلق مخرج عین اور حای حطی کا **چوتہا** ادنے حلق مخرج غین اور خا کا **پانچوان** انتہا زبان کا مواد پہ کے تالو کے جو اوکی سامہنے ہی یہ مخرج قاف کا ہی **چھٹا** اوسکے نیچی مخرج کاف ہوے کا **ساتوان** وکسط زبان ہوا اوپر کے تالو کے جو اوکی سامہنے ہی مخرج جیم اور شین اور یا کا **آٹہوان** زبانکی دونوں کنارونمیں ایک کنارہ واڑہ یکے پاس مخرج ضاد کا **نوان** اوسکے نیچی کنارہ زبان کا اور اوکی سامہنے مخرج لام کا **دہوان** مخرج لام سے نیچی مونا ک اور اوکی ہڈی کے مخرج نون خفی کا **گیارہوان** اوسکے نیچی مخرج راکا **بارہوان** کنارۂ زبان مع نوک اور اوپر کے دو اگلی دانتوں کے یہ مخرج طا اور دال اور تی کا **تیرہوان** کنارۂ زبان مع کنارہ دو دانتوں بالائی نیچی کے۔ مخرج صاد اور زی اور سین کا **چودہوان** کنارۂ زبان کا مع کنارۂ دو اگلی دندان بالائی کے۔ مخرج ظا اور ذال اور ثی کا **پندرہوان** نیچی کے لب کے اندر اور کنارہ اوپر کے دو اگلی دانتوں کا مخرج فی کا **سولہوان** دونوں لب مخرج ہیں واو اور بی اور میم کے اور میم میں خیشوم بہی داخل ہی **سترہوان** خیشوم مخرج ہی نون غنہ کا **اور** صفتیں حروف کے دو قسم پر ہیں لازمی اور عارضی۔ عارضی کبہے ہوتیا ہی کبہی ہیں جیسے تینوں حرکتیں اور اشباع اور وقف اور روم اور اشمام اور ارتحان اور اختلاس اور امالہ چہوٹا بڑا اور فقر اور تحقیق اور تسہیل اور ابدال اور حذف اور لازمی کبہی جدا نہیں ہوتا۔ اور حروف ہجائی ان صفتوں کے اعتبار

چند قسمون پر ہیں اونمیں سے **مہموسہ** کہ مخرج پر ضعف الاعتماد ہوا دجیسے ساکن پر ہیں تو سانس نہ رکے جیسے اس اث (جسکا مجموعہ سکت فحثہ) اور ہمس کے معنے لغت میں آواز پست **مجہورہ** ضد مہموسہ کا ہی انکا مجموعہ ظل قوی رئض اذ غزا جندٍ مطیع **شدیدہ** کہ مخرج سے بشدت ادا ہو اور آواز کو روکے اونکا مجموعہ اجدک قلبت رخوہ شدیدہ کا ضد ہی انکا مجموعہ حث شخص سکت بزقط **رخوہ** ضد شدیدہ **میان** رخوہ و شدیدہ انکا مجموعہ لم یروعنا **منطبقہ** کہ زبان کو تالو سے ملادی اور اوسکی آواز کو نہیں ہوا تالو اور زبانکی بیچمیں رک جاوی اوسکی حروف صفط **منفتحہ** منطبقہ کا عکس ہے **مستعلیہ** کہ زبان کو تالو کیطرف اوٹہاوی (انکا مجموعہ) خص ضغط قظ **مستفلہ** مستعلیہ کا ضد **قلقلہ** جسمیں بہت تنگی ہو اور حرف اپنی مخرج میں جنبان رہی (انکا مجموعہ) قطب جد **ساکنہ** اوسکا ضد ہی **مذلقہ** کہ زبان یا لب کی کنارے سے نکلی (انکا مجموعہ) فر بنقل **مصمتہ** (اوسکا ضد ہی **صفیر مانا** سیٹی کے آواز کیطرح جسکو سیٹی کہتے ہیں اوسکا حروف) ص ز س **مدہ** وہوائی حرف علت ساکن موافق حرکت ماقبل۔ اور حرف علت واو۔ الف۔ یا ہیں **خفیفہ** جسکے ساتہ حرف مدہ ہو **مضمہ** کہ پڑہا جاوی اور وہ الف ہی **غنہ** کہ میم اور نون ساکن ہو **منحرف** کہ ری اور لام ہیں **تنبور** کہ جسکے بولنی میں آواز بلند ہو اور وہ ہمزہ ہی **مکرر** اور وہ حرف ری ہی **متفشی** جسکے بولنے میں آواز پریشان ہو اور وہ شین ہی **راجح** وہ میم ساکن ہی کہ خیشوم کیطرف رجوع کرتا ہی **متصلہ** اور وہ واو ہی **منبطر** وہ ضاد معجمہ ہے **ساکنین فصل** ادغام کبیر کے بیانمیں اور وہ ایسی کہ جب دو حرف ایکجنس کے خواہ قریب المخرج دو کلمونمیں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں پس اول ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کریں جیسے (الم نخلقکم و جعلنا الیل لباسا۔ والملک صفا۔ اور یہ مذہب ابو عمرو کا ہی سوسنی کے روایت سے شاطبی کے طریق پر۔ اور دوری کے روایت سے بہی جائز ہی جزری کے طریق پر **آٹہوین فصل** ہای ضمیر کی بیانمیں۔ جو ہی (کہ ماقبل اوسکی متحرک ہو جیسے) لہ (اور جاء سب قارئون کیزدیک اوسمیں اشباع چاہئی۔ یعنے جو) ہی (ضمیر کے کہ ماقبل اوسکی فتحہ یا ضمہ ہو اوسکو واو ملا کر پڑہتے ہیں جیسے) مالہو (اور کالھو) اور (جس) ہی (کے ماقبل کسرہ ہے ہیں اوسکو (یا) ملا کر پڑہتے ہیں جیسے) فیہی اور جس جگہہ کہ ماقبل اوسکی ساکن ہو وہان صرف ابن کثیر نے اشباع کیا ہی

جیسے فِیْهِ عَلَیْهِ اِلَیْهِ لَدَیْهِ عَنْهُ مِنْهُ اور اَنْزَلْنَاهُ مین بقول جمہور ہے واو اور بقول ابن کثیر
یہ ہی واو کے ساتھ ہی لیکن خلف نے اَلْفَیْهِ تَهَافُتًا - مین مانند ابن کثیر اشباع کیا ہی - اور اس اضافہ کو واو اور یی کے
صلہ کہتے ہن اور علامت صلہ کے واو کی اور اشمامہ ہی جیسے عَنْهُ اور مِنْهُ اور علامت صلہ کے یی کی کسرہ
خبری ہی جیسے عَلَیْهِ اور اِلَیْهِ **نوین فصل** مد اور قصر کے بیان مین جاننا چاہئی کہ مد دو قسم ہی متصل اور منفصل
پس جسجگہ مد اور ہمزہ ایک کلمی مین متصل ہون جیسے یَشَآءُ وْنَ اور جِیْٓءَ اور سُوْٓءَ - اسکو متصل کہتے ہن اور
ایسے مد کا کھینچنا قالون اور ابو عمرو کے نزدیک بمقدار دو الف کے ہی اور جس جگہ کہ حرف مد اور ہمزہ دو کلمی مین ہون
جیسے اَنَا اَنْذَرْتُكُمْ اسکو منفصل کہتے ہن اور نزدیک ابن کثیر اور سوسنی کے اس مد مین قصر یعنے ایک الف کے برابر
ہی اور نزدیک ابن عامر اور کسائی کے دونون مد کی کشش تین الف کی برابر ہی اور بقول عاصم کے چار الف کی برابر
اور بقول ورش اور حمزہ کے پانچ الف کی برابر لیکن چونکہ الف کی مقدار کا پہچاننا مکمل ہی اسواسطے اگر مد کی کشیدگی مین
کمی بیشی ہوجائے تو مضائقہ نہین اسلیئے کہ نفس مد کی متواتر ہی نہ مقدار مد کی اور اسی وجہ سے امام جزری کے یقین
مقادیرات مین تمام قاریون کی واسطی تین قول مین پہلا قول موافق ورش اور حمزہ اور ابن ذکوان کے بمقدار پانچ الف کے
متصل ہو یا منفصل لیکن ابن ذکوان کو خلاف ہی اور باقی قاریون کی واسطی لوسط ہی یعنے مطلق تین الف کے برابر
دوسرا قول واسطے ورش اور حمزہ اور ابن ذکوان کے پانچ الف کے برابر اور واسطی عاصم کے چار الف اور واسطی ابن عامر
اور کسائی اور خلف کے تین الف اور واسطی قالون اور ابن کثیر اور ابو عمرو کے دو الف اور تیسرا قول واسطی سب
قاریون کی مد متصل مین اشباع یعنے تین الف ہن اور واسطے قالون اور شام اور ابو عمرو اور یعقوب اور حفص کے
مد منفصل مین ایک الف اختلاف کیا ہ اور ابن کثیر کے واسطے اور ابو جعفر کے بھی ایک الف بلا اختلاف ہی
دسوین فصل نقل کرنیمین حرکت ہمزہ کے اسکی ماقبل کے ساکن کو - جو ساکن کہ مدہ نہو اور کلمی کے
آخر مین واقع ہو اور ہمزہ دوسری کلمی کے اول مین پڑی تو حرکت اس ہمزہ کی نقل کریگے اوسکے ماقبل کو دینگی جو ساکن
ہی اور ہمزہ کو گرا دینگے یہ مذہب ورش کا ہی بلہ اوسکی وہ ساکن آخر کا خواہ حرف صحیح ہو جیسے قَدْ اَفْلَحَ اور

مَنْ اَوْتِیَ یا حرف لین ہو یا تنوین جیسے جَنّٰتٌ اَلْفَافًا اور بِعَادٍ اِرَمَ یا لام تعریف جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ
لَرْضَ اور فَکَاَلَّ لْاٰخِرَةِ اور لَوْلَی لیکن مَنْ اَوْتِیَ اور فَکَاَلَّ لاخرة اور لَوْلی - مین نقل حرکت کیساتہ تثلیث
بی جائز ہی غرض ایسے الفاظ کے کہنے مین نقل حرکت دونون صورتون جائز ہی خواہ ہمزۂ اول کو حذف کرکے لام الف کو
اپنی حال پر چھوڑین جیسے الم نجعل لارض یا دونون ہمزون کو گرا کر حرف لام کو کال رکھین جیسے نجعل لرض اور ایسے ہر
پڑہنے مین بھی دونون صورتین جائز ہن لیکن اگر قبل ہمزۂ قطعی کے میم جمع یے آدی اوسجگہ قالون اور ابن کثیر کے
طرح ورش بھی صلہ دیتا ہی نہ نقل حرکت مگر میم پر موافق مذہب قالون کے قصر اور مد چاہئی یعنے ایک الف کا مد یا
دو الف کا - اور بمطابق مذہب ورش کے پانچ الف کا مد چاہئی اور ابن کثیر کے نزدیک قصر اور اسیطرح اگر حرف مد کا ہمزہ کے پہلی پڑی
تب بھی نقل حرکت جائز ہن جیسے بِمَآ اُنْزِلَ اور قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ - اور علامت صلہ کے میم پر ضمہ معکوسہ ہے
اور جس لفظ مین ورش کی نزدیک نقل حرکت ہی اوسمین خلف کے نزدیک سکتہ ہی اور میم جمع کے سر بری اور علامت
سکتہ کے حرف ساکن پر سین ہی جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَوْتِیَ فَکَاَلَّ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی خَلَقَكُمْ اَزْوَاجًا
اور لفظ شَیْءٍ اور سُوْءٍ اور داد ساکن پر بھی سکتہ ہی اور ابن ذکوان ان الفاظ مین بطریق علوی کی اور حضر
راوی عاصم نے بطریق عبید بن صباح کی بھی سکتہ روا رکھا ہی اور حالت وقف مین حمزہ کے نزدیک بھی مثل
ورش کے نقل حرکت ہی مگر اختلاف کیساتہ جیسے جَنّٰتٌ اَلْفَافًا اور مِنْ تَحْتِهَا لْاَنْهٰرُ اور دوسری
وجہ مین (تحتہا الانہار وغیرہ مین) تسہیل ہی یعنے ہمزہ اپنی مخرج سے ادای حقیقی نہین پاتا اور تسہیل کے علامت
تسب ہی - اور لفظ قرآن کے ری پر حالت وقف مین نقل حرکت ہی اگرچہ ورش کے مذہب مین نہین ہی لیکن
جو حرف بسبب اجتماع ساکنین کے گر گیا ہی اوسکو نقل حرکت کے اجتماع ساکنین باقی نہین رہا پہلے مین اس حرف کے اختلاف کر
یعنے اکثر کے نزدیک اعادہ نہین کرتا مثلاً مِنْ تَحْتِهَا لْاَنْهٰرُ اور قَدْ بَيَّتَّا لْاٰيٰتِ یعنے الف تحتہا اور بینا کا
کہ بسبب لام ساکن کے ساقط ہوا تہا اور یہ نقل حرکت کے اجتماع ساکنین کی باقی نرہا پس قیاس مقتضی ہی کہ الف پھر لایا جاوی
اور مد دونون کلمی الف کے نہ پڑہے جاوین لیکن یہ مذہب نحس کا ہی اور اکثر کے نزدیک بمذہب اصل پڑہنا جائز

لیکن لکھنے مین الف ثابت رہتا ہی جیسے اٰثار کا الف کہ لکھا جاتا ہی پڑہا نہین جاتا **گیارہوین فصل** ہمزہ مفردہ کے
قانونین — جو ہمزہ کہ تنہا کے کلمی مین واقع ہو فای فعل کے جگہہ اور ساکن ہی ہو اسکو درشتی نی حرف مدسی بدلا
اسصورتے کہ اگر ماقبل ہمزہ کے فتحہ تی تو الف کیا تہ بدلتے ہین جیسے وَاَمَرَ اَهْلَكَ اور نُثَرَ الْتُوصَفًا
اور ضمہ ہی تو واو کیا تہ جیسے يُؤْمِنُ اور يُؤْتِيْ اور کسرہ ہی تو یی کیا تہ جیسے اَلَّذِیْ اِیْ تُؤْمِرُ
لیکن مَاوَاهُمْ مَاوَاكُمْ تُؤْوِیْ تُؤْوِيْهِ اَلْمَاوٰی — مین نہین بدلا — اور موسیی نی ہر ہمزہ
ساکن کو حرف مدسے ابدال کیا ہی چای فای فعل کے جگہہ ہو یا مین ولام کے جگہہ جیسے يُؤْمِنُ اور رَاْسِهٖ
اور بِئْرٌ اور ذِئْبٌ اور فَاْدَارَاتُمْ اور جِيْتَ اور شِيْتَ اور مَاوَاهُمْ اور اَلْمَاوٰی لیکن تُؤْوِیْ
اور تُؤْوِيْهِ اور جہہ کلمات مین جنز جزم آتا ہی ابدال نہین کیا ہمزہ قائم رکہا ہی جیسے اِقْرَءْ بِاسْمِ اور ہمزہ کے
ان سب لفظونمین حالت وقف مین مثل سوسی کے ابدال کیا ہی لیکن تُؤْتِیْ اور تُؤْوِیْهِ مین ادغام کیا ہے

بارہوین فصل نون ساکن اور تنوین کے احکام مین — اگر دو حرف قریب المخرج دو کلمو مین آئین اور پہلا ساکن
دوسرا متحرک ہو تو پہلا کو دوسرے مین ادغام کر دیتے ہین اور احکام نون ساکن اور ادغام کے چار ہین اول یہ کہ
جب نون ساکن یا تنوین حروف حلقی کے پہلا پڑی تو سا نون قاریونکی نزدیک اظہار چاہیئی جیسے مَنْ یَّقُوْلُ
اٰمَنَ اور سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور حروف حلقے کہ حلق سے نکلتے ہین جہہ ہین ہمزہ ھی حی خی عین غین اور جب حروف
اخفا کے پہلی پڑین تو بالاتفاق اخفا چاہیئی جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ بیان تنوین نامی اول کے قبل تا کے واقع ہے
اور تا حرف اخفا کا ہی اسی تنوین کو ظاہر نکری جلدی پڑہ جاوی کخلاف تنوین سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ کے دہان ٹہر کر کے بالجہار پڑہی
اور مثلین ساکن قبل اخفا کی مِنْ تَحْتِهَا اسی نون کو بہی جلد پڑہ جاوی اور اخفا کی حرف پندرہ ہین — تی ثی
جیم دال ذال زی فی قاف کاف سین شین صاد ضاد طو ظا اور جب باہی موحدہ کے پہلا واقع ہون
تو نون ساکن اور تنوین دونو کو میم سے بدل کر ادغام مع الغنہ کرتے ہین جیسے اَلَمْ بِاَصْحٰبِ اور مِنْ بَعْدِ اور اس
بے کو باہی اقلب کہتے ہین بسبب بدلنے اور تقلب کرنے کے اور بدلنے کا سبب یہہ ہی کہ مخرج نون ساکن اور میم ساکن کا
ایک

ایک ہی کہ خیشوم سے نکلتی ہین اور مخرج میم متحرک اور باہی موحدہ کا بہی ایک ہی کہ دونون لبون سے نکلتی ہین پس نون ساکن کے بعد
باہی کے آنی سے یہہ ضرورت پڑی کہ نون کے جگہہ وہ حرف لاوین جو ہم مخرج باہی کا ہو اسواسطی نون کو میم ساکن کیا تہ بدل ڈالا اور اگر
قبل فی کی واقع ہون تو میم کیا تہ ابدال نچاہیئی اگرچہ قیاس چاہتا ہی اسواسطی کہ میم اور فی کا بہی ایک مخرج ہی ہے یہ تعلی اَلَمْ نَشْرَحْ
اور صَالُوا الْجَحِیْمِ اور جب حروف یَرْمَلُوْنَ کی پہلی واقع ہون تو کمی طرح سے پڑہی جاتی ہین اگر میم یا نون کے پہلی پڑہین تو تمام
قاری اوغام غنہ کے ساتہ کرتے ہین جیسے مِنْ مَّالٍ اور مَثَلًا مَّا اور جب واو یا یی کے پہلی پڑین تو یہی وہی حکم ہی بالاتفاق
جیسے مِنْ وَّالٍ — وَرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُوْنَ — اور اَنْ يَّدْخُلَ مگر خلف راوی حمزہ کا اسکے خلاف ہی وہ اوغام مین غنہ نکرتا
اور نزدیک دوری راوی کسائی کے (یی) مین اوغام باغنہ و بلاغنہ دونون ہی اور جب باقبل (ری) یا لام کے آوین تو اوغام
سبکے نزدیک اوغام بلاغنہ ہی جیسے مِنْ رَّاحٍ بکا اور صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ لیکن نافع اور ابن کثیر اور ابوعمرو اور ابن عامر اور
حفص راوی عاصم کے نزدیک اوغام باغنہ بہی جائز ہی مگر رای مہملہ اور لام کیا تہ اوغام بلاغنہ فصیح ہی اور جب نون ساکن
قبل واو یا یی کے ایک کلمہ مین پڑی سبکے نزدیک اظہار چاہیئی جیسے اَلدُّنْيَا وَبُنْيَانٌ وَصِنْوَانٌ وَقِنْوَانٌ **تیرہوین فصل**
فتح اور امالہ اور بین اللفظین — کے بیان مین اور فتح منہہ کہولنی کو کہتے ہین اوس لفظ کے ادا کرنے مین جسمین الف اوی
جیسے قَالَ اور كَانَ اور اَنَ اور یہ دو قسم ہی شدید اور متوسط شدید وہ ہی کہ لفظ مذکور کے ادا مین منہہ کو بہت
افراط کرین اور متوسط درمیان شدید اور امالہ صغری کے ہی یعنے متوسط درجہ کا منہہ کہولنا اور شدید خاصہ بہ عجم کا
نہ عرب کا اسواسطی قرانمین ناجائز ہی اور بیان مراد فتح سے متوسط ہی اور شدید قرءت کے عیبو مین داخل ہی اور یہہ بہ
قرءت کے عیوب مین ہی کہ جس آیۃ کے آخر مین الف کیب کہنچا جاتا ہی جیسے اَحَدًا فَصَدًّا وَتَوَلّٰی اور فَتَخْشَاهَا اسکو
عوام حالت وقف مین ایسا کہینچتے ہین گویا چار الفی مدہی اور بہ کشش اس الف کے ہمزہ نکل آتا ہی جیسے وَتَوَلّٰیٓ
اس عیب کو تمطیط اور تمدید کہتے ہین ایسے الفاظ کو ایک الف کے برابر کہینچنا مفائقہ نہین حالت وصل ہو یا وقف
اور امالہ لغت مین میلان ہی یعنے میلان فتحہ کا کسرہ کے طرف یا میلان الف کتابی کی طرف اور یہہ بہی دو قسم ہی قسم اول
میلان فتحہ کا طرف کسرہ کے اسطرح کہ کسرہ سے بہت قریب ہو جاوے اور الف یی سے بہت قریب ہو جاوے اور اسکو

محض امالہ — اور امالہ کبریٰ اور اضجاع اور بطح اور اضطجاع کہتے ہین دوسری قسم میلان فتحہ کا کسرہ کی طرف اسطور پر کہ
فتحہ سے قریب تر ہو یا الف قریب تر الف سے رہی اسکو امالۂ صغریٰ اور وسطی اور متوسط اور بین بین اور بین اللفظین
اور تقلیل اور تلطیف کہتے ہین لیکن جو کہ ادا کرنا دو قسمونکی امالہ کا متولہ کیف سے ہی لہزا سننے مین فرق حاصل نہین ہوتا لیکن
اسقدر جاننا ضرور ہی کہ حمزہ اور کسائی کے مذہب مین مطلق امالہ کبریٰ ہی سوائے بعض مقام کے جیسے تورتہ اور ابو عمرو کے
مذہب مین ان الفاظ مین کہ (یای) آوی امالۂ صغریٰ اور حسنین (ری) آوی امالہ کبریٰ اور ورش کے مذہب مین مطلق
صغریٰ ہی **چودھوین فصل** جاننی امالون تانیث اور اوسکی ماقبل کے جاننا چاہئی کہ وہ بھی (کہ وصل کے
حالتمین (تی) اور وقف مین (ھی) پڑہی جاتی ہی جیسے رحمۃ اور نعمۃ کہ رحمۃ اور نعمۃ تہا اور ایسے ہی حکمۃ
ایسے (ھی) مین اور اوسکی ماقبل مین کسائی نے حالت وقف مین امالہ کیا ہی جیسے مَنْ لُظْفَهْ وَالْغَاشِيَهْ
بجے فی ادبی کے فتحہ کو کسرہ سے بدلکر پڑہا ہی اور جو ہی (کہ ذیل کی ہیذدہ حرفون کے بعد تا ی تانیث کی نو مین آئی ہی وہان
کسائی نے بلا خلاف امالہ کیا ہی اور حروف یہ ہین) فی جلیر بی تی زی یی لام ذال واو دال سین شین
میم بی نون جیسے خلیفہ حجۃ ثلوثیہ ستتہ ہمزہ والغاشیہ والجنۃ وغیرہ اور (ری) اور کاف مین ہی
بلا خلاف امالہ کیا ہی مگر شرط یہ ہی کہ یہ حروف بعد کسرہ کے یا یای ساکن کے واقع ہون یا بعد اوس ساکن کے جسکے
پہلا کسرہ پڑے جیسے الآخرہ کثیرہ ملکہ الا یکہ نوصکہ سوا الف مکسر کے سب حرفونمین اختلاف ہی **پندرہوین فصل**
انکی مذہب یکے یا مین باریک اور پڑہنے مین (ری) کے — جو (ری) کہ مفتوح یا مضموم ہو اوراوسکے
پہلا یای ساکن یا کسرہ آوی یا کسرہ اور (ری) کے بیچمین کوئی حرف ساکن آوی ایسے (ری) کو ورش نے باریک
پڑہا ہی جیسے الخیر الآخرہ شاکرا المعصرات ذکرک **سولہوین فصل** لام کے
ادا کرنیکے یہ جاننا چاہئی کہ اصل لام کے تو مرحکمہ پر باریک پڑہنا ہی مگر اللہ کے لفظ مین جب اوسکی پہلی ضمہ
یا فتحہ ہو جیسے واللہ اور آیات اللہ اور شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو وعلی ہذا القیاس مذہب ورش مین ہی لام مفتوح
پڑہی اس شرط سے کہ لام مفتوح بعد صاد اور طا اور ظا کے پڑہی اور تینون حرف ہی مفتوح یا ساکن ہون جیسے صلوٰۃ تھم اور

یصلونہا اور طلع اور مطلع اور ظلم اور اظلم کہ ایضاً الہدایہ لقرۃ النقایہ **علم تصوف** تعریف اسکی جیسا کہ
امام الائمہ محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرمائی ہی یہ ہی کہ تصوف دل کا علاحدہ کرنیا ہی ہر چیز سے خدای واحد کے لیئی اور اوسکی سوا ہر چیز کو
حقیر جاننا پس ہونی کو چاہئی کہ ہر حالمین اپنیکو طرف مراقبہ کے گویا وہ اونکو سامنے ہی اور اگر ایسا نہو تو یہ سمجھی کہ طالب اسکی نظر
ہی تعالےشانہ اور ساری گناہونکی صغیرہ کبیرہ بلکہ مکروہات تک چھوڑدی ہان مباح کرنمین اختیاری اور اعتقاد کری
سب اوپر کے رعایتونکی ساتھ کہ جو کچھہ اوسکی طرف سے آیا ہی اوسمین وہ بے اختیار ہی اور ہر حق خدا کی اوسنے ادا کرنمین
اوسکو سے بہتر نہین سمجھتا ہر ہی اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ خاتمہ اوسکا کیونکر ہوگا اور اپنا کام خدا یکا اور اوسکی حکم کے سپرد
کردی کیونکہ خالق کا ارادہ سب پر غالب ہی نہ مخلوق کا اگرچہ وہ اوسمین بہت کوشش کری — اور تین چیزین اس طریقہ کے
اصول کے ہین کہ سالک کو لیزم اسکا کہ اونکو ولین یاد رکہی چارہ نہین ہی **اول** یہ کہ نفع دضرر خدا یکی طرف سے ہی اور آدمی سے ہرگز
روزی اور سکھ اور رای اور بھلائی تیری لئی ازلمین مقدر کردی ہی اور لامحالہ بکو پہونچیگا اور تمام خلقت تیری ضرر یا نفع پہونچانیکو
متفق ہو کر بکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو تقدیر ازلی کے قلم نے لکہدیا ہی **دوسرے** یہ کہ تو ایک غلام ممتاج اور مملوک ہی تو اپنی حقیر
کہہ نہین کرسکتا اور مالک مطلق اور خداوند حقیقی ہی وہ جو کچھہ چاہی اوسکا تصرف بکتمین ضروری کیونکہ مالک اور مملوک کے یہی شان
ہی پس اگر اوسکا تصرف اپنی حقمین تو اچھا نہین سمجھتا تو تیری لئی قباحت ہی اسواسطیکہ وہ تیری حقمین بکتے زیادہ
شفیق ورحیم ہی اور سوا تیرے بھلائی کے نہین چلتا **تیسری** یہ کہ دنیا زوال پذیر اور فانی اور آخرۃ باقی ہی اور تو
یہان مسافری اور تیری اس سفر کا تمام ہونا ضروری اور آدمی منزلمین ہوتا ہی — اس امر کے یقین کرنسے یہ نتیجہ
ہوگا کہ خدا کی عبادت پر صبر اور سختی معاش پر قناعت ہوگی اور اس تھوڑے قیام کے زہد اوران تھوڑی ذلونکی
کثرت عبادتمین ابد الآباد کا نفع حاصل ہوگا — اور مومن کامل وہی ہی جسمین تمام شعبے ایمان کے پورے ہون اگر
اونمین سے ایک بہی ناقص رہگیا تو اوسکا ایمان ناقص ہی — اور سلف نے باجماع کہا ہی کہ ایمان طاعت سے
زیادہ ہوجاتا ہی اور گناہ سے ناقص ہوجاتا ہی — اور شعبے ایمان کے حدیث شریف مین بضع وستون یا بضع وستون
وارد ہوئی ہین شیخین کے روایت سے لیکن حدیث ابو ہریرہ سے رشک ہوگیا ہی اور اوسکے منے ساٹھہ اور کئی

www.abulhasanalinadwi.org

ادب مین اور ایمان کی شعبون مین سی ایک صفت رحم بھی ہی اور غلام کو اپنی آقا کی تابعداری کرنیکا اور آقا کو اپنی غلام کا آزاد کرنا
اور لوگون کو خدا اور رسول کے احکام بتانا اور جماعت کے مخالفت کرنا اور جہاد کرنا اور لوگون کی گمراہی ہوتی جانا اور بری بات سے منع کرنا اور
حدود الہی قائم کرنا اور مہمان کا اکرام کرنا اور مال اوسکی جگہہ پر حرف خرچ کرنا بیجانا اور ابتدا اور سلام کا جو لینا دینا اور جو تمیز پہچانا شخص
کری اوس سے اچھی کرنا اور چھینکنی والیکا جواب یرحمک اللہ دینے اور لوگون سے ضرر کا روکنا اور مسیل کو دیے بچانا اور ایسے وجہ سے سالک
لئی علم کا ہونا بہت ضرور ہی اسواسطی کہ تہوڑا علم کیا تہ بہتر ہی اوس کثرت سے جہل کیا تہ اور یہ علم فرض عین ہی یا فرض کفایہ
آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی) عالم کہ بزرگ عابد پر ایسے ہی جیسے میری بزرگی تم لوگون پر کے ادنی پر) اور فرمایا فقیہ سخت تری شیطان پر
ہزار عابد سے (اور علمون مین سب سے افضل علم اصول دین ہی جسپر اصل ایمان کا انحصار ہی اوسکا بعد تفسیر کہ کلام اللہ سے متعلق ہی
پس حدیث کہ کلام نبی سے متعلق ہی پس اصول فقہ پس فقہ اوسکی بعد علوم آلیہ جو پیدا علوم کے سمجھنے کے آلی ہی مثل نحو اور
لغت اور معانے کے جسکا جسقدر ضرورت ہی اوسکی بعد طب کہ فرض کفایہ ہی اسواسطی کہ صحت بدنی سے متعلق ہی کیونکہ اگر
صحت نہو تو ادای احکام شرعی ممکن نہین اور علوم فلسفہ کا پڑہنا حرام ہی جیسے منطق اسپر معتبرین سلف نے اجماع کیا ہی اور اکثر
خلف نے اور امام محمد غزالی نے بھی اوسکے تولف کرکے اوسکی حرمت پر رجوع کیا ہی اور ابن رشید مالکی نے کہا ہی کہ جو اس علم مین
مشغول ہی اوسکا رد ہات بمقبول نہین اور جانا چاہئی کہ نماز طواف کعبہ اور تمام عبادتون سے افضل ہی علی الاصح کیونکہ نبی
صلعم نے فرمایا ہی خیر اعمالکم الصلوۃ رد بات کیا اسکو حاکم نے یعنے سب علمون مین تمہاری نماز بہتر ہی اسلئی کہ اسمین قرب
الہی کے اکثر باتین جمع ہین جیسے طہارت اور قبلہ کی طرف منہ کرنا اور قرات کلام اللہ اور ذکر خدا اور درود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر
اور جو جو باتین اوسمین منع ہین دوسری عبادتون مین نہین جیسے کلام اور چلنا اور کہتے ہین روزہ نماز سے افضل ہی اسکی
حدیث کے رو سے کہ صحیحین مین وارد ہوی ہی کل عمل ابن آدم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یعنے سب
عمل آدمی کے اوسکے لئی ہین مگر روزہ میری واسطے ہی اور اوسکا بدلا مین ہون — اور کہتے ہین طواف افضل ہی اور کہتے ہین
حج بسبب جہاد کرنے کے بدن اور مال سے اور طواف افضل ہی حج کے بعد اور تو عبدون سب سے یہانتک کہ عمرہ بھی
بہی اور بعض کہتے ہین عمرہ اوسے افضل ہی اور اپنی گہر مین نفل پڑہنا افضل ہی دوسری جگہہ سے کیا مسجد مکہ ہو کیا مدینہ

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنکم ۱۲ الکوہر

سجمہ در علم ۱۲

اور ستر اور کئی — ہین اور اصحاب ہین سے بعض ایک جگہہ پر جو کئی معنون مین آیا ہی لفظ ثلثہ (تین) کے رد بات کیا ہی
یعنے ترسٹھ یا اہتر اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح مین) ستر و شصون یا سبع و شصون اور ترمذی نے اربع و ستون رد بات کیا ہی
اور ایک جماعت نے اس مین اجتہاد کیا ہی اور قریب تر قول ابن حبان کا ہی کہ ابن حجر مکی نے بخاری کے شرح مین
اوسکی تبعیت یکا ہی اور وہ کہتے ہین کہ جو خصلت قرآن و حدیث مین ایمان کے نام سے وارد ہی وہ شعب ایمان مین
داخل ہی اور وہ یہ ہین خدای واحد پر ایمان لانا اور اوسکا صفات پر اور ملائکہ اور کتب اور رسولون پر اور قدر پر
اور روز قیامت اور مرنے کے اوپنے پر اور حساب مجنے پر اور وجود دوزخ اور جنت اور حوض کوثر اور پل صراط اور میزان اعمال پر
اور اسپر ایمان لانا کہ کسے فرض اوسکے واسطے محبت کرنا یا بغض رکھنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتہ محبت رکھنا
اور اوسکی عظمت کرنا اور درود بہیجنا اور اوسکی سنت کے پیروی کرنا اور خلوص دل سے عمل کرنا جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہی ثلث
لا یغل علیہن قلب المومن اخلاص العمل وطاعۃ ذی الامر ولزوم الجماعۃ فان دعوتہم تحیط من ورائہم
تین چیزین ہین کہ درمیان اوسکی اور مومن کے دلکی عداوت نہین ہی — عمل مین اخلاص کرنا اور حاکم کے تابعداری اور
التزام جماعت کا — اور اخلاص مین ریا اور نفاق کا چہوڑنا اور خدا کے رحمت سے امید رکہنا اور اوسکی لعنت سے ترسنا اور اوسکی حکم
رضے رہنا اور اوسکی ذاتی موہبی مصیبت پر صبر کرنا اور یقین اور توکل اور استخارہ اوس سے معاملات مین اور حیا اور خلق خدا پر شفقت کرنا اور تواضع
اور اوسمین بڑے کے توقیر اور چہوٹی پر شفقت داخل ہی اور غرور کا ترک کرنا اور خود داری اور حسد کا اور کینہ کا چہوڑنا اور کلمہ توحید کے
کثرت کرنا اور علم دین کا سیکہنا اور سکہانا اور استغفار کرنا اور لغو سے بچنا اور غیبت کا ترک کرنا اور جہوٹہ بولنا اور کسے لعن و طعن کرنا
اور بالجملہ فحش نہ بکنا چغلی کہانا اور کاہلی سے بچنا اور ستر عورت کرنا اور نماز فرائض اور نوافل ادا کرنا اور اپنی غلام کو
خدا کیواسطی آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور مہمان کہانا کہلانا اور ضیافت داخل ہی اور روزے فرض کے اور نفلونکی رکھنا اور
اعتکاف اور حج اور عمرہ فرض اور نفل و نذر اور طواف خانہ کعبہ کا اور ہجرت کرنا دار الکفر سے دار الاسلام کیطرف اور ترک کرنا
دنیا اور نذر کا ادا کرنا اور عفت کرنا نکاح کرکے اور مہمان باپ سے نیکی کرنا اور اولاد کے پرورش کرنا یہانتک کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی
کہ جو شخص کہ اوسکی تین لڑکیان ہون کہ اونکو کہلاتا اور پہناتا ہی اور اونپر شفقت کرتا ہی اوسکی واسطی جنت ہی رد بات کیا اسکو بخاری نے

صحیحین کے حدیث سے ایھا الناس صلوا فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ یعنی
اے لوگو اپنی گھروں میں نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ سب سے بہتر نماز آدمی کی اوسکی گھر والی ہی سوای فرض کے اور رات کے نفل
دن کے نفل سے افضل ہی حدیث مسلم کے رو سے اور بیچ کے تہائی رات کی اپنی دو تہائیون اول اور آخر سے بہتری
اور آخر کے تہائی اول سے اور محبوب تر نماز اللہ کے نزدیک داؤد کے ہی کہ آدہی رات تک سوتے اور اوسکا تہیرا حصہ
قیام فرماتے اور پھر اوسکے چھٹے حصے میں سوتے اور قرآن پڑھنا سب اذکارین افضل ہی اور قرآن اور ذکر دعا سے افضل ہی
اور نماز میں قرآن پڑھنا غیر نماز کے قرآن سے افضل ہی اور غیر نماز میں پڑھنا تسبیح اور تکبیر سے افضل ہی اور ایک حرف اوسکا
تہجر سے پڑھنا غیر متہجر سے بہتر ہی اور قرآن کا دیکھکر پڑھنا یاد پڑھنے سے بہتر ہے اسواسطے کہ قرآن کا دیکھنا بھی عبادت ہے
اور جہر سے پڑھنے سے بہتر ہی اور چپ رہنا بولنے سے افضل ہی مگر ضرورت میں جیسے کسیکو احکام الہی سکھانا یا
ممنوعات سے منع کرنا اور لوگون سے ملنا اور اونکی ایذا پر تحمل کرنا عزلت سے بہتر ہی حدیث بخاری کے رو سے اور فتنہ میں
عزلت بہتر ہے اور تھوڑی پر قناعت کرنا محتاجگی اور مالداری دونون سے افضل ہی آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی قد افلح من اسلم
ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما رزقہ رواہ مسلم یعنے فلاح پائی اوسنے جسنے اسلام پایا اور روزی کہائی تھوڑی اور قناعت
دی اوسے اللہ نے اوتنی پر جتنے اوسے روزی دی روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور کہتے ہین غنی شکر کیساتہ افضل ہی اور بعضون کے نزدیک
توکل کسب سے افضل ہی اور بعض کے نزدیک اکتساب اوس سے بہتر ہی اور متاخرین نے فضیلت دی ہی سالک کی احوال پر۔
جسکو توکل مین پریشانی ہو روزی کی تنگی مین اور اوسکی حالے کوئی واقف نہو۔ توکل اوسکو چاہئی اور جو ایسا نہو تو اوسے کسب کرنا
بہتر ہی اور بعض کے نزدیک کسب کرنا توکل کے منافی نہین بلکہ کسب مین توکل چاہئی اور اپنی کسب کیے روزی پر جسپر اوسکی قسمت لکھی گئی ہی
راضی رہی اور اوس سے زیادہ کا حریص نہو۔ کذا فی الہدایہ **علم فرائض** یعنی میراث۔ جاننا چاہئی کہ اسباب
ارث کے چار ہین پہلی قرابت دوسری نکاح پس ہر ایک شخص زوج و زوجہ میت سے ایکدوسری کا وارث ہوگا تیسری
ولاء یعنے دوستے پس ایک دوست اپنی دوست کا وارث ہوگا محبت اسلام مین مگر اب یہ قسم منسوخ ہوگئی چوتھی اسلام
پس لڑکا مرتد ہوگیا تو اپنی باپ مسلمان کا مرکہ پائیگا اور ایسے ہی باپ مرتد بیٹی مسلمان کا وارث نہوگا اور آپ ہی غلام

ارتداد
بندگی

بی اپنی مالک کا وارث نہوگا اور جس لڑکے نے اپنی باپکو مار ڈالا یا باپنے اپنی بیٹی کو وہ قاتل اوس مقتول کا وارث نہوگا
اور مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا بھی وارث نہین اور وارث صورت ساتھی ہین تو بھی ایکدوسرے کا وارث نہین اور اگر معلوم نہو
کہ کون پہلی مرا ہی تو بھی ویسے ہی **اور وارثون مین سی** باپ اور باپ کا باپ اور پردادا اور اوسکی اوپر والے اور لڑکا
اور پوتا اور پوتی کا لڑکا اور اوسکی نیچی والے اور بھائی ایک ماں باپ سی اور بھائی باپ کیطرف سے اور بھائی ماں کیطرف سے اور بیٹیا
ایک ماں باپ سے اور بیٹیا باپ کیطرف سے اور ایسے ہی چچا اور چچیرا بھائی اور زن متوفیہ کا خاوند اور جسنے اپنی غلام کو آزاد کیا
اوس غلام کا وارث ہی یہ مردون کی تفصیل تھی **اور وارث عورتون مین** سے عورتین مین لڑکی اور پوتی اور
اس سے نیچی والیان اور ماں اور دادی باپ کیطرف سے اور نانی دادی ماں کیطرف سے اور بہن ایک ماں یا سی یا بہن باپ کیطرف
یا بہن ماں کیطرف سے اور مرد متوفی کی عورت اور آزاد کرنی والی اور ذوی الفروض انکی وارث ہین **تفصیل ترکہ**
اگر عورت مرگئی اور کوئی لڑکا یا پوتا نہین چھوڑا تو اوسکی شوہر کا نصف ترکہ ہی اور لڑکے کا بھی آدہا ہی اگر ایک ہو اور پوتی کا
آدہا بالاجماع اور بہن سگی یا سوتیلی دونون کی ملکر آدہا آدہا اور جس عورت نے ایک یا دو لڑکیان چھوڑی اوسکی شوہر کا اور جس
مرد نے کوئی لڑکا نہین چھوڑا اوسکی بیوہ کا چوتھائی ترکہ ہی اور جس مرد نے کوئی لڑکا یا پوتا اور بیوہ چھوڑا تو اوس بیوہ کا
آٹھوان حصہ ہی ترکہ مشورہ مین اور لڑکیان اگر دو یا زائد ہون اور پوتیان اگر دو سے زیادہ ہون اور بہنین اگر دو ہون
تو دو تہائی پاوینگی اور ایک بہن اور اوسکا بھائی اگر ماں کیطرف سے ہی تو ایک تہائی پاوینگی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی
وله اخ او اخت فلكل واحد منهما السدس فان كانوا اكثر من ذلك فهم فيه شركاء في الثلث
اور جو شخص مرگیا اور اوسکی کئی لڑکیان یا دو بہنین یا زیادہ بہنین اور ماں ہی تو اوسے دی ہی تیسرا حصہ ملیگا اور
بھائی کی واسطی یا بہن کے اگر اوسکے ساتھ میت کی ایک یا دو بیٹی ہون تو چھٹا حصہ ہی اور اسطرح باپ اور دادا کیواسطی
اگر اوسکی ساتھ میت کا ایک لڑکا یا دو بیٹی اور پوتی کیواسطے اگر صلبے لڑکے کے اوسکے شریک ہی اور بہن کیواسطی جو باپ کیطرف سے
اور اوسکی شریک بہن سوتیلا بھی ہی اور بھائی کیواسطی یا بہن کیواسطی جو ماں کیطرف سے ہو اور فلادی کی گئی ہی چھٹا حصہ
اور نانا کی ماں حق نپادیکی اور حقیقے نانی اور حقیقے دادی کے ہوتے ہوی پر دادی یعنے دادی کے ماں کو حصہ نہیں اور باپ کے ہوتے ہوی

اور دادا کے ایک بہن کی بی کی
ایسی ایک کی نصف حصہ
اور اگر بہن نہو تو بی دو
ثلث مین شریک ہی

دادا کو اور صلبی لڑکے کی ہوتی ہوئی پوتی کو اور باپ اور بیٹی کی ہوئی ہوئی سگی اور سوتیلی بہائیوں کو حصہ ملیگا اور ایسے ہی سگی بہائی کے
ہوئے ہوئی سوتیلی بہائی کو اور نانی کی ہوتی ہوئی پرنانی کو اور ادس سوتیلی بہائی کو جو دوسری نطفہ سے ہی مگر مان ایک ہی اسکی حصہ کو
چھ آدمی ساقط کرتے ہیں اعیانی بہائی اور علاتی اور صلبی لڑکا اور دادا اور لڑکے اور پوتی اور پوتے کے حصہ کو صلبی لڑکیان
دو یا زیادہ ہوں تو ساقط کرتے ہیں اگر پوتے کی بہائی نہو اور ایسے ہی علاتی بہنوں کی حصہ کو اعیانی بہنیں اگر
اوکی ساتھ عصبہ نہوں اور **عصبہ** باجماع وارث ہی اور کل ترکہ کا وارث ہوگا اگر اوسکی ساتھ ذوفروض یا باقی
بذوالفروض نہونگی اور عورت عصبہ نہیں ہوتی مگر آزاد کرنیوالے اور عصبی نسبت کی تین ہیں عصبہ بنفسہ اور عصبہ بغیرہ اور عصبہ
مع غیرہ **عصبہ بنفسہ** وہ مردی جسکی نسبت میت کیطرف عورت داخل نہیں اور اوسکی چار قسمیں ہیں جزو میت
اور اصل میت اور جزو پدر میت اور جزو جد میت **جزو میت** میت کے لڑکے اوکی پوتی بہ پروتی علی الاقرب فالاقرب
اور جو قریب تر ہوگا وہی تھدار ہی اور **اصل میت** میت کا باپ بہ اوسکی دادا پردادا اگا باپ علی الاقرب فالاقرب اور
جزو پدر میت میت کی بہائی پرستی پرستیجوں کی لڑکے علی الاقرب فالاقرب اور **جزو جد میت** میت کی چچا پرستیجی بہائی
پرچچا کی پوتی پرحجان اوسے ہوگا جنمیں دو قرابتیں ہونگی بہ نسبت ایک قرابت والیکے جیسے اعیانی بہائی بہ نسبت علاتی کے اور **عصبہ**
بغیرہ وہ چار عورتیں ہیں کہ اپنی بہائیوں کی ساتھ عصبہ ہوتی ہیں اور وہ صلبی لڑکیاں ہیں اور پوتیاں اور سگی بہنیں اور
دو سوتیلی بہنیں جو باپ کیطرف ہیں اور **عصبہ مع غیرہ** وہ عورت ہی جو دوسری عورت کیساتھ عصبہ پڑی جیسے
بہن لڑکے کی ساتھ اور **حجب** دو قسم پر ہی حجب نقصان اور حجب حرمان **حجب نقصان** وہ ہی کہ زیادہ
حصہ سے محجوب یعنے محروم ہو کر کم کا مستحق ہو جاوی اس قسم میں پانچ آدمی ہیں شوہر اور زوجہ اور ماں اور پوتی
اور علاتی بہن پس شوہر متوفیہ کا بیٹی اور پوتی سے محجوب ہو کر نصف حصہ سے چہارم کا مستحق ہو جائیگا اور زوجہ میت کی اور بہنیں
دوسری محجوب ہو کر چوتھی حصہ سے آٹھویں پر پہونچیگی اور ماں میت کی لبب بیٹی یا پوتی یا دو بہائیوں اور بہنوں کی تیسری
حصہ سے چھٹا پاویگی اور پوتی اگر اوسکی ساتھ صلبے لڑکے ہو کے نصف سے چھٹا پاویگی اور بہن علاتی ہر خواہر اعیانی سے
محجوب ہو کر نصف سے چھٹا پاوے گی اور **حجب حرمان** میں ورثہ دو فریق ہیں ایک فریق کے حالمیں بالکل

محجوب نہیں ہوتی اور وہ چھ آدمی ہیں بیٹا باپ شوہر لڑکے کا ماں زوجہ اور ایک فریق وہ ہی کہ ایک
حالت میں ترکہ پاتا ہی اور ایک حالتمیں محجوب اور اسکی دو اصلیں ہیں **ایک** وہ ہے جو بحالت میت کیساتھ
کسی اور کے واسطہ سے نہ اوس واسطہ کی موجود گی میں اوسکو حصہ ملیگا سوای ماں کی اولاد کی اسواسطیکہ یہ لوگ
ماں کیساتھ حصہ پاوینگی **دوسرے** اقرب پس اقرب ہی یعنی جو زیادہ قریب ہوگا میت سی ترکہ پانیمیں مقدم ہوگا
جیسے لڑکا پوتی سے اور محروم محجوب نہیں ہوتا سوا اسیطیکہ جب نقصان میں بالکل حرمان نہیں بلکہ اوسکا حصہ زیادہ سے کم ہو جاوے
اور محروم بالکل نہیں پاتا جیسے کافر اور قاتل اور غلام یہ محروم مطلق ہیں اور محجوب دوسرے کو محجوب کر سکتا ہی بالاتفاق
اگرچہ خود بھی محجوب ہی جیسے دو آدمی بھائیوں اور بہنوں میں سی باپ کی موجود گی میں حصہ پاوینگی لیکن
ماں کو تیسری حصہ سے محجوب کر کے چھٹے پر پہونچا دیگی **مقاسمۃ الجد** امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور
اوکی تابعین صحابہ فرماتے ہیں کہ پسران اعیانی اور علاتی دادا کی موجود ہوتی ارث پاوینگی اور ایسی پر قوی ہی اور تعصیر مقاسمہ یہ ہی
کہ دادا تقسیم ترکہ میں مثل ایک بھائی کی تصور کیا جاتا ہی اور علاتی لڑکے قسمت میں اعیانی لڑکوں کی ساتھ داخل ہوتی ہیں تاکہ
دادا سے حصہ بچالیں اور جب دادا اپنا حصہ پالیا تو اوسوقت علاتی لڑکے تقسیم سے خارج ہو کر محروم ہو جاتے ہیں اور باقی حصہ
اعیانی لڑکوں کا ہی مگر ان میں سے کوئی ہیں ہوگی تو ایسا ہوگا اسوسطے کہ جب ہیں نے اپنا فرض کل ترکہ کا نصف دادا کے
حصہ کے بدلے لیا اوسوقت اگر کچھ باقی رہیگا علاتے لڑکوں کا ہی اور اگر نہ رہیگا تو کچھ نہ پاوینگی **ذوی الارحام** اور وہ
ہر ایک قریب ہی جسکا نہ حصہ ہی نہ وہ عصبہ ہی اور عام صحابہ کے رای تو ریث ذوی الارحام پر تھی اور ایسے ہی قول کو
امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور زفر نے لیا ہی اور دیگر حنفیہ نے بھی خلاف امام مالک اور امام
شافعی کے — اور ذوی الارحام چار قسم ہیں **اول** وہ کہ میت کیطرف منسوب ہو اور وہ دختران صلبی کے اولاد
یعنے نواسے اور پوتیوں کی اولادیں **دوسری** وہ میت اوکی طرف منسوب رہا ہو اور وہ نانا اور نانی ہیں **تیسری** وہ کہ
میت کی ماں باپ کیطرف منسوب ہوں اور یہ بہنوں کی اولاد یعنی بھانجی اور بھائیوں کی اولاد یعنی بھتیجان اور اخیافی بھائیوں کے
لڑکے **چوتھی** وہ کہ میت کے نانا اور دادا اور نانی اور دادی سے منسوب ہے اور وہ بہنیں اور بھائی میت کے باپ کی یعنی پھوپھی اور چچا ہیں

وارث چھوڑا اسمیں مسئلہ چھ سے ہوگا شوہر کی تین چھے اور ماں کا ایک اور بہن کا ایک اور خنثی اگر عورت ہے
مسئلہ آٹھ سے ہوگا اور تین حصے خنثی کو ملینگے اور اگر مرد ہی تو اوسے ایک حصہ چھ سے ملیگا اور یہ قول ابو حنیفہ
اور اوکی اصحاب کا ہی اور اسپر فتوی ہی **بیان حمل** اکثر مدت حمل کی ابو حنیفہ کے نزدیک دو برس ہی اور لیث بن سعد کی نزدیک
تین برس اور شافعی کے نزدیک چار برس اور زفر کے نزدیک سات برس اور اقل مدت چھ مہینہ ہی اور حمل کیواسطی امام ابو حنیفہ کے
نزدیک چار لڑکون کا حصہ یا چار لڑکیونکا اثبات رکھا جاویگا جو ان دونوں قسمونے زیادہ ہو اور باقی وارثونکی لئی جو سب حصونمین سے
کم ہووے دین **بیان مفقود** مفقود وہ ہی جسکا خبر زندہ جینی کی خبر نملی اور نہ موئی وہ زندہ نکی حکم مین ہی اپنی مال کے نسبت
یہانتک کہ اوسکی مال سے کوئی حصہ نپاوی گا اور مردونکی حکم مین ہی اپنی غیر کے مال کے نسبت یہانتک کہ وہ کسی کے مال مین ارث نپاویگا
اور مفقود کا مال امانت رکھا جاویگا جبتک کہ اوسکی مرنی کی صحیح خبر نملی یا اوسکی مدت گزر جاوی - اور تعین مدت مین مفقود کے
مختلف روایتین آئی ہین ظاہر روایت مین یہ ہی کہ جب اوسکی اقران و امثال اور ہم سن مین سے کوئی زندہ نرہی تو اوسکی ارث کا
ہی حکم دیا جاویگا اور حسن بن زیاد ابو حنیفہ سے روایت کی ہی کہ یہ مدت اکیسو برس کی ہی اور اس مدت کا اعتبار مفقود کے
پیدا ہونیکی دن سے ہی اور محمد نے کہا اکیسو دس برس اور ابو یوسف نے کہا نوی برس اور بعضون نے کہا نوی برس اور اسپر
فتوی ہی **بیان مرتد** جب مرتد اپنی ارتداد پر مرجاوی یا مارڈالا جاوی بسبب ارتداد کے یا دار الحرب مین چلا جاوی
اور قاضی حکم دیدی کہ وہ اہل دار الحرب سے ملگیا تو ان سب صورتونمین حالت اسلام مین جو اوسنی کمایا ہووہ مال اوسکی مسلمان
وارثون کا ہی اور جو حالت ارتداد مین کمایا ہووہ بیت المال مین امانت رکھا جاوی ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک
دونون حالتون کا مال مسلمان وارثون کا ہی اور شافعی کے نزدیک دونون مال بیت المال مین رہین اور جو بعد لاحق ہونیکے
دار الحرب کے کمایا ہووہ مال فی ہی بالاجماع اور فی لغت مین وہ ہی کہ بی لڑائی کے لیا جاوی بعد اسکی کہ وہ مکان دار الاسلام
ہوگیا ہو اور غنیمت وہ ہی کہ جبرا اوسنے لیا جاوی حالت لڑائی مین لیکن فقہا کے نزدیک جو چیز کہ اوسکا لینا حلال ہی وہ
فی ہی جسکو امام محمد نے اپنی کتاب متعرب مین تصریح کیا ہی اور مرتد عورت کی کمائی اسلام اور ارتداد دونون حالتونکی
اوسکی مسلمان وارثونکی ہی بلا خلاف اور مرتد کے لیے ارث نپاویگا نہ مسلمان سے نہ مرتد سے اور ایسے مرتد کا حکم

اوسکی ماں طرفسے اور بھائی اور بہنین میت کی ماں کی یعنی ماموں اور خالہ - یہ لوگ اور جو انسے متوسل ہون ذوی الارحام مین
داخل ہین اور امام اعظم نے فرمایا ہی چار دن قسمونمین قریب تر دوسری قسم ہی اگرچہ اوپر کو جاوی پہلی قسم اگرچہ نیچے
اوتری پہر تیسری قسم اگرچہ نیچے اوتری پہر چوتھی اگرچہ اوس سے بھی دور پہونچین اور دوسری طریقہ مین پہلی قسم دوسری سے
قریب تر ہی تیسری قسم ذوی الارحام کے اسمین اول وہ ہی کہ میت سے بہت قریب ہو جیسے نواسے میت کی اوسکی
بیٹی کے نواسے سے اولی ہی ترکہ پاوین اور اگر درجہ مین دونون برابر ہون تو وارث کی اولاد اولی ہی ذوی الارحام کے
اولاد ہے جیسے نواسے پسر کے بیٹی کے نواسے سے اولی ہی دوسری قسم اسمین اول اوسے ترکہ ملیگا جو میت سے
ہر طرف قریب ہو پس نانا حقیقے نانی کی باپ سے اولی ہی اور اگر برابر ہون تو جو وارث سے منسوب ہو کا وہی اولی ہوگا جیسے نانی کا باپ نانا کی باپ سے اولی ہی تیسری قسم اس قسم کا حکم مانند حکم قسم اول کے ہی پس اعیانی
بہن یکے لڑکے اعیانی بھائی کے نواسے سے اولی ہی اور اگر دونون قرب مین برابر ہین تو عصبہ یکے اولاد اولی ہی
ذوی الارحام کے اولاد سے جیسے بھائی یکے پوتی اور بہن کا نواسہ کہ وہ دونون ایک ماں باپ کیطرفسے ہون یا باپکی
طرفسے ہا ایک ماں باپ سے اور دوسرا باپکی طرفسے ہو تو کل مال بھائی کی پوتی کا ہی کیونکہ وہ عصبہ کی اولاد ہی
اور اگر دونون ماں کیطرفسے ہون تو مال اوسمین اس آیت کی حکم سے تقسیم ہوگا وللذکر مثل حظ الانثیین یعنی مقسوم
برابر دو حصہ زنکی ہی ابو یوسف کے نزدیک باعتبار ابدان کے اور محمد کے نزدیک نصف باعتبار اصول کے چوتھی قسم اس قسم مین یہ حکم ہی
کہ اگر وہ شخص منفرد ہی لیعنے اوسکی سا تہ کوئی قرابت والا نہین ایک اوسمین کا کل مال کا مستحق ہی اور اگر جماعت ہین اور جہت رحم کی ایک
ہی جیسے بہنین اور بھائی میت کی باپکی ماں کیطرفسی یا بھائی اور بہنین میت کی ماں کی تو اسمین قوی ترقرابت والا اولی
ہی سب کی اتفاقسی جیسے وہ شخص کہ ماں و باپ دونون کیطرفسے قریب ہی اوس سے اولی ہی جو صرف باپ کیطرفسی قریب ہی
اور جو باپ کی طرفسے ہی وہ اولی ہی اوس سے جو صرف ماں کیطرفسے ہی اور برابری کی حالتمین وہی حکم للذکر مثل حظ الانثیین ملیگا
ہی اور حکم چوتھی قسم کے اولاد کا مثل قسم اول کے ہی **بیان خنثی** خنثی مشکل کی واسطی دو حصونمین سے جو کم ہو پس اگر
مرد ہونیکی تقدیر مین اوسی حصہ کا مستحق ہو تو مرد اعتبار کیا جاویگا جیسے اگر میت نی شوہر اور ماں اور بہن اخیافی اور خنثی علاتی کو

کہ تمام اوسکی نوح کی لوگ مرتد ہوجاوین تو ہم وارث ہونگی **بیان قیدی** قیدی کا حکم مسلمانونکی حکم کیطرح ہی میراث نہ
جبتک اپنی دین کو نہ بدلے اور ہر صورتین مثل مرتد کیہی آور اگر اوسکا ارتداد مرض جنیا دریافت ہنو تو مثل مفقود کے
بیان غریق اور حریق کا جب کہ ایک جماعت مرجائی اور دریافت ہنو کہ کون انمین سے پہلی مرای تصور کرین کہ گویا سب
اکابر کے مرگئی اور پیچھے ہوا ایک کا مال اوسکی زندہ وارثونکہای کوئی مردہ کسے مردہ کا وارث ہنین اور یہی قول مختار ہی
کذا فی الدرایہ لقوۃ النقایہ **علم منطق** اور یہ ایک علم ہی باقاعدہ جسکا رعایت ذہن کو اوس خطاسے
جو فکر مین واقع ہو بازرکہی اور اسکو علم صناعۃ علم میزان بہی کہتے ہین **واضح ہو** کہ آدمی مین ایک قوۃ ہی دراکہ یعنے دریافت کرنیوالی
جسمین سب چیزونکی صورتین منتقش ہوجاتی ہین جیسے آئینہ مین لیکن آئینہ مین صرف وہی چیز منقوش اور عکس افگن ہوتی ہین
جو محسوس ہوتی ہین اور نظر آتی ہین اور انسان کی قوۃ مدرکہ محسوسات اور معقولات دونون قسمکے صورتین حاصل ہوتی ہین یعنی
جو چیز سے نظر آوین اور جو عقل مین آسکین محسوس تو اوسے کہتے ہی کہ حواس خمسہ ظاہری سے دریافت ہو جیکو باصرہ
سامعہ شامہ ذائقہ لامسہ کہتی ہین اور معقول وہ ہی کہ انسے دریافت ہنو سکی بلکہ حواس خمسہ باطنی سے مدرک ہو جیکو حس مشترک
خیال متصرفہ وہم حافظہ کہتے ہین اور جو صورت کہ ان کی قوت مدرکہ جیسکو ذہن کہتے ہین حاصل ہوتی ہی وہ دو حال سے
خالی نہین یا تصوری یا تصدیق اسواسطیکہ وہ صورت کہ ذہن مین آئی ہی اگر ایک چیز کی دوسری چیز کی نسبت کی ہے
قبول کرنیمین جسطرح کہ مین) زید لکھنے والا ہی (یا رد کرنیمین جیسے کہ مین) زید لکھنی والا نہین (اسکو تصدیق کہتے ہین
اور جو اسکی خلاف ہی اوسکو تصور کہتی ہین پس علم یعنے ادراک تصور اور تصدیق مین منحصر ہوگیا **فصل** یہ نسبت ایجاب
یا سلب کے تین طرح پر ہی ایک حملی جیسا معلوم ہوچکا دوسری اتصالی جیسے کہ مین اگر آفتاب نکلا ہوگا تو دن ہوگا یا نہ ہوگا
ایسا نہین ہی کہ اگر آفتاب نکلا ہوگا تو رات ہوگی تیسری انفصالی جسطرح کہو یہ عدد زوج ہوگا یا فرد پس دریافت کرنا
نسبت حملی اور اتصالی اور انفصالی کا ایجاب ہو یا سلب تصدیق کہلائیگا اور حکم اور اوسکی علاقہ کا دریافت کرنا
تصوری اور جب تصدیق دریافت کرنا ایک چیز کی نسبت کا ہی دوسری چیز کی سات ایجاب کیطرح ہو یا سلب کے تو اوسکو تین تصور سے
چارہ نہین **ایک** تصور منسوب الیہ کا یعنے محکوم علیہ کا دوسری تصور منسوب یعنی محکوم بہ کا تیسری تصور نسبت درمیانی یعنے

تصور نسبت حکمیہ کا مثلاً اسبات کی تصدیق کرنیمین کہ زید قائم ہی ضرور ہوا تصور زید کا جسپر قیام کا حکم لگائی اور قائم محکوم بہ کا
اور اوس نسبت کا جو زید اور قائم مین ہی تاکہ اوس دریافت کی بدولت نسبت بوجہ ایجاب ثابت حاصل ہو پس تصدیق
موقوف ہی محکوم علیہ اور محکوم بہ اور نسبت حکمیہ کے تصور پر لیکن کوئی ان تصورونمین سے تصدیق کا جزو نہین **فصل**
تصور کے دو قسمین ہین **ایک** وہ کہ بغیر غور و فکر کے حاصل ہو جیسے تصور گرمی اور سردی کا اور اسکو تصور ضروری کہتے ہین **دوسرا** وہ
یہ کہ غور و فکر سے حاصل ہو جیسے تصور روح اور فرشتہ اور جن کا اور اسکو نظری کہتے ہین اور تصدیق بہی ضروری
جیسے تصدیق اسباتکی کہ آفتاب روشن ہی اور نظری بہی ہی جیسے تصدیق اسکی کہ صانع عالم کا موجود ہی **فصل**
نظری تصور کو ضروری تصور سے اور نظری تصدیق کو ضروری سے حاصل کرسکتے ہین نظر اور فکر سے اور یہ تصورات
اور تصدیقات حاصلہ کے ترتیب سے ہونا ہی اسطرح پر کہ جو تصور اور تصدیق حاصل نہین ہوا اوسکی تحصیل سے اور کرنی جیسا کہ
حیوان کے تصور کو ناطق کے تصور کیساتہ جمع کرکے حیوان ناطق کہو یعنے جاندار بولنی والا اس سے آدمی کا تصور کہ حاصل نہین تہا
پیدا ہوتا ہی کہ بولنی والا جاندار ہی اور تصدیق عالم کے تغیر کے حدوث متغیر کیساتہ جمع کرکے کہو کہ عالم متغیر
ہی اور جو متغیر ہی وہ حادث ہی پہانے تصدیق حدوث کے یعنے پیدا ہونا عالم کا معلوم ہوگیا **فصل** جاننا چاہئے کہ
اس فن کی عرف مین تصورات مرتبہ کو کہ دوسری تصور کی ساتہ مل سکتی ہین معرف اور قول شارح کہتے ہین
اور ایسے تصدیقات کو حجت اور دلیل پس مقصود اس فن سے معرف اور حجت کا جاننا ہی اور یہ دونون
باتین معنے مین نہ الفاظ مثلاً معرف انسان کا معنی مین حیوان ناطق کے نہ لفظ اوسکی اور حجت
صدق عالم کے قضایای مذکورہ کے معنی مین نہ اوسکی الفاظ پس منطقی کو بالذات احتراز الفاظ سے
نہین ہی لیکن چونکہ سمجہنا اور سمجہانا معنے کا الفاظ اور عبارت کیساتہ ہوا کرتا ہی اس جہت سے
اوسپر واجب ہوا کہ الفاظ کے حال پر نظر کرے باعتبار اوسکی دلالت کے معانی پر **فصل دلالت**
ہونا ایک چیز کا ہی اوس حیثیت پر کہ اوسکے جاننے سے دوسری چیز کو ضرور جان لیں اور پہلی چیز کو دال
اور دوسری کو مدلول کہتے ہین اور وضع کے معنی خاص ہونا ایک چیز کا دوسری چیز کیساتہ کہ پہلی شی کے

جاتی ہے دوسری چیز کو بھی جان لیتی ہے وضع کا علم اسباب دلالت میں سے ایک سبب ہی اور دلالت کے
اقسام تین قسم کے سمجھے گئے ہیں وضعیہ جسمیں وضع کو دخل ہی اور وہ الفاظ میں ہوا کرتی ہی جیسے دلالت
لفظ زید کے اوسکی ذات پر اور غیر الفاظ میں بھی جیسے دلالت خطوط اور عقود کے اون معانی پر جو انکے
واضع نے سمجھی ہیں اور دلالت عقلیہ کہ مقتضای عقل سے ہوتی ہی الفاظ میں جیسے دلالت لفظ دیوار کے
کہ دیوار کے پشت سے سنی گئی - حرف اسبات پر کہ اوسکا بولنے والا ہی اور غیر الفاظ میں
جیسے دلالت مصنوع یکے صانع پر اور دلالت طبعیہ کہ مقتضای طبیعت سے ہوتی ہی الفاظ میں جیسے
دلالت آخ آخ کی سینہ کی درد پر اور غیر الفاظ میں جیسے سرخی منہ کے شرمندہ پر اور زردی ترسندہ پر

فصل اور یہاں پر معتبر دلائل میں سے دلالت لفظیۂ وضعیہ ہی اور اسکی تین قسمیں ہیں مطابقی اور تضمنی
اور التزامی **مطابقی** دلالت کرنا لفظ کا ہی اپنی تمام مابہ پر جسکے واسطے وضع کیا گیا ہی جیسے دلالت
لفظ انسان کے حیوان ناطق کے معنی پر اور **تضمنی** دلالت کرنا لفظ کا جزو معنی پر جیسے دلالت لفظ انسان کے
صرف معنی حیوان یا ناطق پر اور **التزامی** دلالت لفظ کے معنی خارجی پر جو موضوع لہ کو لازم ہیں جیسے
دلالت لفظ انسان کے قابل علم اور صنعت تحریر کے معنی پر **فصل** پوشیدہ نہو کہ لفظ اپنی تمام موضوع لہ پر
بجز وضع کے دلالت کرتا ہی اور اجزاء پر اس واسطے ہے کہ کل کا سمجھنا بغیر سمجھنے جزو کے ممکن نہیں
لیکن دلالت لفظ یکے معنی خارجی پر یہ محتاج ہی اوس خارج یکے لازم ہونے پر ذہن میں معنی موضوع لہ کو
دگر نہ لفظ کو اوسپر دلالت کلی دائمی نہو کے اور یہاں یہی معتبر ہی پس لزوم عقلیا یہاں شرط نہیں
بلکہ نزد الجمہور لازم ہونا کافی ہی **فصل** جس جگہ موضوع لہ لفظ بسیط یعنی مفرد غیر لازم ذہنی یکے ہو اوسجگہ دلالت مطابقت
ہوگی یا تضمن اور التزام کے اور یہ دونوں بھی مطابقت کی نہیں ہوسکتیں اور اگر موضوع لہ لفظ بسیط لازم ذہنی کیتا ہو کے
تو دلالت التزام ہوگی یا تضمن کی اور اگر موضوع لہ لفظ مرکب بی لازم ذہنی کی ہو کی تو وہاں دلالت تضمن ہوگی یا التزام کے
فصل لفظ استعمال میں اپنی تمام یا وضع لہ کی حقیقت ہوگا اور اوسکی جزو یا اوسکی خارج میں مجاز ہوگا اور قرینہ کے محتاج ہوگا کے

فصل لفظ ایک موضوع لہ میں مفرد کہلاتی اور زیادہ میں مشترک اور ہر معنی میں قرینہ کی محتاج ہوگا جیسے لفظ عین اور دو لفظ
ایک معنی موضوع میں مترادف کہلاتے ہیں اور اگر دونوں کی موضوع لہ جدا ہیں تو متباین **فصل** جو لفظ معنی مطابقت پر دلالت
کرے اوسکا دو قسمیں ہیں مفرد اور مرکب - مرکب وہ ہی جسکا جزو لفظ اوسکی معنی مقصود کے جزو پر دلالت کرے اور مفرد اسکی خلاف ہی
اور یہ چار قسم پر ہی ایک وہ جو جزو نہیں رکھتا دوسرا جزو رکھتا ہی مگر جزو معنی پر دلالت نہیں کرتا تیسرا جزو رکھتا ہی اور
جزو معنی پر دال ہی مگر جزو مقصود پر دال نہیں چوتھا جزو رکھتا ہی اور دال ہی جزو معنی مقصود پر ہی مگر دلالت مذکور مقصود نہیں
جیسے حیوان ناطق اوسکا لقب کہ کسے آدمی کا نام ہو **فصل** مفرد تین قسم ہی اسم اور کلمہ اور ادات اور ادات اوس
فن میں مانند حروف کی ہی نحو میں اور کلمہ مانند فعل کے اور اسم دونوں میں برابر ہی اور مرکب ہی دو قسم ہی تام اور غیر تام
تام وہ ہی کہ سکوت اوسپر صحیح ہو اور یہ اگر بالذات ایسا ہی جس سے سچ اور جھوٹ دونوں نکل سکتے ہیں تو اسے خبر اور قضیہ
کہیں گے کہ تصدیقات میں عمدہ صورت ہی اور اگر دونوں باتوں کا احتمال نہیں تو انشا ہی - بالذات طلب پر دلالت کری
جیسے امر اور نہی اور استفہام - بانہ دلالت کری جیسے تمنی اور ترجی اور تعجب اور ندا - اور یہ قسم صاحب اصول کے
معتبر ہی اور غیر تام وہ ہی جسپر سکوت صحیح نہو اور یہ مرکب تقییدی ہی جسمیں دوسرا جزو پہلے جزو کا قید ہو
خواہ اضافت کیساتھ جیسے غلام زید خواہ وصف کیساتھ جیسے حیوان ناطق اور یہ تصورات میں عمدہ
ہی یا غیر تقییدی ہی جیسے خمسۃ عشر **التصورات** **فصل** ادراک معانی الفاظ مفردہ اور مرکبات
غیر تامہ اور تامۂ انشائیہ اور مرکبات موہومہ اور مرکبات ممکنہ سب تصورات میں داخل ہی
اور ادراک معانی خبر اور قضیہ تصدیق ہی اور جو کچھ ذہن میں تصور کیا جاوے اگر نفس تصور اوسکا
اور اجزا کی شرکت کا مانع ہو تو اسے جزئی حقیقی کہتے ہیں جیسے زید اور اسکا صنہ کو کلی کہتے ہیں
جیسے انسان اور وہ سب اجزا جنکو عرب کثیرین کہتے ہیں افراد کلی اور جزئی اضافی کہتے ہیں
اور جزئی اضافی تب ہی کہ جزئی حقیقی ہو **اور** یہ کہ کلی ہونی نفسہ لیکن جزئی اضافی کلی دیگری اور کلی اپنی افراد کے
حقیقہ کا قیاس پر تو ہی یا اپنی افراد کی تمام حقیقہ یا جزو حقیقہ یا خارج حقیقہ سے اور تمام حقیقہ لوم

حقیقے ہی اور یہ قسم اگر تمام اپنی افراد کے تمام ماہیت ہی تو اوسکی افراد متفق الحقیقۃ ہونگے اور جزو حقیقہ کو

ذاتی کہتے ہیں اور وہ دو قسم ہیں منقسم ہی ایک جنس دوسری فصل اسواسطے کہ وہ جزو حقیقہ اگر اپنی افراد کو تمام مشترک ہو

جنس درمیان اس حقیقہ اور دوسری حقیقہ کے اوسکو جنس کہتے ہیں جیسے حیوان درمیان حقیقہ انسان اور گھوڑی کے

جنس قریب اور جو جنس کہ جواب جمع مشارکات سے اوسمیں واقع ہو اوسے قریب اور اوسکی خلاف کو بعید کہتے ہیں

جنس بعید اور جو جنس جواب جمع مشارکات سے اوسمیں دو مرتبی ہوں اوسکا نام بعید بیمرتبہ اور اگر اوسمیں تین مرتبی ہیں

فصل قریب بود مرتبہ ہوگا اور دو مرتبی احناس کو جنس عالی اور قریب کو جنس سافل کہتے ہیں اور اگر وہ جزو

بعید ہر افراد مشترک ہو اوسے فصل قریب اور اگر اوسکا بعض مشترک ہو اوسے فصل بعید **فصل** اور نوع کی اور معنی ہی ہیں جسکو

نوع اضافی کہتی ہیں اور نوع اضافی شاید کہ نوع حقیقی ہو اور شاید نہو لیکن وہ کلی کہ افراد اوسکے حقیقہ سے خارج ہے

اگر ایک حقیقہ کے ساتھ مخصوص ہی تو اوسے خاصہ کہتے ہیں اور وہ حقیقہ کو تمیز کرتا ہی غیر تمیز عرضی سے

اور اگر دو حقیقتوں یا زیادہ میں مشترک ہی اوسے عرض عام کہتے ہیں پس کلیات کی پانچ قسمیں ہوئیں

نوع اور فصل اور جنس اور خاصہ اور عرض عام **فصل** معرف چار قسم ہی حد تام جو جنس قریب

اور فصل قریب سے مرکب ہو اور حد ناقص جو جنس اور فصل قریب سے مرکب ہو اور رسم تام جو جنس

قریب اور خاصہ سے مرکب ہو اور رسم ناقص جو جنس بعید اور خاصہ سے مرکب ہو اور شاید کہ رسم

ناقص عرض عام اور خاصہ سے مرکب ہو اور شاید کہ حرف عرضیات سے مرکب ہو اور تو لفات میں

استعمال الفاظ مجازیہ اور مشترکہ کا جائز نہیں ہی مگر وقت قرینۂ واضحہ کے

التصدیقات

فصل جسے تصورات نظریہ کے حاصل کرنیمیں ہم دو چیز کے محتاج تھی ایک وہ بیان جو دوسری تصور کیطرف پہونچا دی یعنی قول

شارح دوسری بیان پانچوں کلیات کا جس سے قول شارح مرکب ہوتا ہی اوسیطرح تصدیقات نظریہ کی بھی میں ہی دو چیز کے

محتاج ہیں ایک وہ جو دوسری تصدیق کی طرف پہونچا دی جسے حجت کہتے ہیں دوسری قضایا کا بیان جس سے حجت مرکب ہو

اسے سبب بھی اوسکو مقدم رکھا ہی اب کہتا ہوں کہ قضیہ ایک قول ہی جسکا قائل کیے تصدیق اور تکذیب صحیح ہو اور وہ

چار چیز دینسی مرکب ہی معنونین محکوم علیہ محکوم بہ نسبت حکمیہ حکم بایجاب یا سلب اور دونوں اخیر دونمیں فرق شک کے

صورتمیں ظاہر ہوجاتا ہی اور قضیہ تین قسم ہی حملیہ شرطیہ متصلہ شرطیہ منفصلہ کیونکہ اگر محکوم علیہ اور محکوم بہ مفرد

ہو یا اوسکی حکم میں وہ حملیہ ہی خواہ موجبہ ہو خواہ سالبہ اور اسکی ضد کو شرطیہ کہتے ہیں اور اسمیں اگر حکم اتصال کیساتھ

ہوگا تو شرطیہ متصلہ ہی موجبہ یا سالبہ اور اگر بھا منفصلہ ہی موجبہ یا سالبہ اور محکوم علیہ کو قضیہ حملیہ میں موضوع اور محکوم بہ کو

محمول اور جو لفظ کہ نسبت حکمیہ اور حکم دونوں پر دلالت کرتی اوسے رابطہ کہتی ہیں اور قضیہ شرطیہ میں محکوم علیہ کو مقدم

اور محکوم بہ کو تالی کہتے ہیں **فصل** اگر موضوع قضیہ حملیہ میں جزوی حقیقی ہوگا اوسے شخصیہ اور اگر کلی ہوگا جسمیں کمیت

افراد کا بیان نہو اوسے مہملہ کہتے ہیں اور جو بیان ہی تو قضیہ محصورہ اور یہ چار ہیں موجبہ کلیہ سالبہ کلیہ موجبہ جزئیہ

سالبہ جزئیہ اور قضایا ہی شخصیہ معتبر نہیں ہیں اور سلب کا حرف قضیہ میں اگر محمول کا جزو ہوگا تو قضیہ معدولہ ہی

اور اگر جزو نہوگا تو محصلہ ہی **فصل** نسبت محمول کے موضوع کیساتھ بایجاب ہو یا سلب — شاید کہ ضروری ہو بالفعل

ہوسکتا ہی تو ضروریہ مطلقہ ہی اور شاید کہ سلب ضروری ہو دونوں طرف سے اوسکو ممکنہ خاصہ کہتے ہیں اور شاید کہ

دوام کیساتھ ہو بی اعتبار ضرورۃ کے اوسے دائمہ مطلقہ کہتے ہیں اور شاید کہ بالفعل ہو اوسے مطلقہ عامہ

کہتے ہیں اور عکس قضیہ حملیہ کا وہ ہی کہ محمول کو موضوع اور موضوع کو محمول کریں اسصورت کہ ایجاب

اور سلب اور صدق اصلی محفوظ ہو پس موجبہ کلیہ موجبہ جزئیہ سے اولٰی جائیگا اور اسکا عکس ہی

اور شاید کہ محمول اعم ہو پس عکس میں کذب صادق نہ آئیگا اور سالبہ کلیہ جو ضروریہ ہوگا تو دائمہ بالذات کے

منعکس ہوگا اور سالبہ جزئیہ عکس نہیں رکھتا **فصل** نقض قضیہ کا دوسرا قضیہ ہوگا کہ اوسکی ساتھ سلب ایجاب اور

کمیت اور جزئیت اور جہت میں مخالف ہوگا اسطرح کہ ہر ایک کا صدق لذاتہ مستلزم دوسری کی کذب کا ہوگا اور

کذب ہر ایک کا مستلزم دوسری کی صدق کا پس نقیض موجبہ کلیہ کا سالبہ جزئیہ اور نقیض سالبہ کلیہ کا موجبہ

جزئیہ کا ہوگا اور قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ ہوگا اگر اتصال یا سلب اوسکا ضروری ہوگا اور وا اتفاقیہ ہوگا

اگر ضروری نہوگا اور قضیہ منفصلہ یا حقیقیہ ہوگا جب انفصال وجود و عدم میں ہوگا یا مانعۃ الجمع اگر انفصال

www.abulhasanalinadvi.org

وجود مین ہوگا یا مانعۃ الخلو اگر انفصال عدم من ہوگا اور تناقض اور عکس شرطیات مین حملیات کی قیاس پر
معلوم ہوگا اور حجت مین قسم ہی ایک قیاس کر استدلال ہی کلی کے حال کا جزئی پر دوسرا استقرا ہی جزئی کا
کلی پر تیسرا تمثیل کہ استدلال جزئی کا جزئی پر ہی اور استقرا اور تمثیل ظن کے مفید ہوگا اور قیاس مفید یقین کا
پس کقبل یقینیات مین قیاس ہی عمدہ ہی اور قیاس دو قسم ہی اقترانی اور استثنائی اور اقترانی حملی
ہوگا یا غیر اسکا اور حملی چار قسم ہی حد اوسط اور اصغر اور اکبر اور شکل اول اور اسکے عکس کو شکل
رابع اور اگر دونون شکلون کو محمول ہو تو شکل ثانی اور اگر دونون شکلو نمو موضوع ہو اوسے ثالث کہتے ہین

فصل شکل اول من شرط نتیجہ کی یہ ہی کہ اوسکا صغریٰ ہمیشہ موجبہ ہوگا اور اوسکا کبریٰ کلیہ ہوگا
اور اقسام اوسکی نتیجون کے چار ہین اول موجبتین کلیتین نتیجہ موجبہ کلیہ کا دوسرا موجبہ جزئیہ صغریٰ سالبہ
موجبہ کلیہ کبریٰ کے نتیجہ موجبہ جزئیہ کا تیسرا موجبہ کلیہ صغریٰ سالبہ کلیہ کبریٰ کے نتیجہ سالبہ کلیہ کا چوتھا
موجبہ جزئیہ صغریٰ سالبہ کلیہ کبریٰ کے نتیجہ سالبہ جزئیہ کا پس پہلی شکل سے مخصوص ہوا ربعہ کے
نتیجے نکلنا اور شرط دوسری شکل کے یہ ہی کہ اوسکی صغریٰ و کبریٰ دونون مختلف ہون ایجاب و سلب مین اور
اوسکے نتیجون کے قسمین بھی چار ہین اول موجبہ کلیہ صغریٰ اور سالبہ کلیہ کبریٰ دوسرا اوسکا عکس تیسرا موجبہ جزئیہ صغریٰ
اور سالبہ کلیہ کبریٰ چوتھا سالبہ جزئیہ صغریٰ اور موجبہ کلیہ کبریٰ پس نتیجہ دوسری شکل کا سوا سالبہ کلیہ کے نہین کلیہ ہو یا جزئیہ
اور شرط تیسری شکل کے یہ ہی کہ اوسکا صغریٰ موجبہ ہو اور اوسکی دونون مقدمون مین سے ایک کلیہ ہو اور اوسکے چھ قسمین
ہین تین نتیجہ ایجاب جزئی کے اور تین سلب جزئی کے اور تینون پہلی اول موجبتین کلیتین دوم صغریٰ موجبہ جزئیہ
سوم صغریٰ موجبہ کلیہ اور کبریٰ موجبہ جزئیہ اور تینون پچھلی اول موجبہ کلیہ صغریٰ اور سالبہ کلیہ کبریٰ دوم موجبہ جزئیہ
صغریٰ اور سالبہ کلیہ کبریٰ سوم موجبہ کلیہ صغریٰ اور سالبہ جزئیہ کبریٰ اور چوتھی شکل بعید لزوم سی اور قیاس
استثنائی دو قسم ہی اتصالی اور انفصالی — زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین اس فن کے ملیگی

علم ہیئت یہ ایک علم ہی جسمین اجرام علوی اور شکلی کے احوال سے بحث ہوتی ہی کم اور کیف اور این

اور

۴۴

اور وضع سے اور اوس حرکت سے جو اوسکو لازم ہی اور اوس سے لازم آوی جسمیہ العلوی الامر مین بقدر طاقت
بشری کے اور اسمین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین اور ایک خاتمہ ہی **مقدمہ** جاننا چاہئی کہ عالم جسمانی ایک کرہ ہی
کہ تیرہ کرون ملی ہوون سے بنا ہوای سب کے اوپر فلک اطلس ہی جسکو فلک الافلاک اور عرف طبعی مین محدد
الجہات بھی کہتے ہین اور وہ اسم بامسمیٰ ہی کیونکہ کوئی ستارہ اور نقطہ اوسمین نہین مانند اطلس کے اوسکے فلک الثوابت
بعد فلک ثوابت یعنے فلک البروج ہی اور ساتون سیاری اوسمین نہین سوای ثوابت کے کہ بہ نسبت سبعہ
سیارہ کے تہوڑی سی حرکت رکھتی ہین اور سب ستاری اوسکی اوسکی جسم مین جڑی ہین اسطرح کہ اوسکا سطح
اعظم چھوا ہوای دونون سطحون سے اوسکی محدب اور مقعر کے اور یہ دونون اسمان نہایت مخروطی مین دی ہوئی اور
کرسی ہین اوسکے بعد سات آسمان اور ایک بعد دوسرے کی مانند پیاز کی چھلکی کے ہین کہ اوسمین ساتون ستارے
سیارے زحل اور مشتری اور مریخ اور شمس اور زہرہ اور عطارد اور قمر ہین اور ہر ساتون خود آسمان ہر
پیڑ ہین اس ترتیب سے اول آسمان زحل ہی دوسرا فلک مشتری تیسرا فلک مریخ چوتھا فلک شمس
پانچوان فلک زہرہ چھٹا فلک عطارد ساتوان فلک قمر اور سب افلاک پر دو سطح متوازی محیط ہین کہ
اوسکا مرکز مرکز عالم ہی اور یہی مرکز آسمان کیونکہ اسطی ساتون آسمانون سے ہی اور تمام عنصر کیونکہ اوسکی اور وہ
افلاک کلی ہین اوسکا بقیہ آگ کا کرہ ہی کہ ایک عنصر مطلق ہلکا اور مطلق محیط کا طالب ہی اور بسبب حرارت
اوپر اور فلک قمر کے جوف مین واقع ہوای اور متوازی ہین دونون بسطحین اوسکی نزدیک مثلثین
اور تمام مشاہرین کے جو اوسکا برہ عنصر ہونیکی قائل ہین اور کہتے ہین کہ محدب اوسکا کروی اور مقعر اہلیلجی ہی بقول اشہر اقسین کے متاخرین
سے جو اوسکا عنصر برہ ہونیکی قائل نہین ہین بسبب حادث ہونا کرہ نار کے یا ری اور ہیروی ہین اوپر ہی ہوای اسمان کیا تہ حرکتین
کہ حرارت کا سبب اور یہ اگر ہوای آگ کی ہی پس اسرع کہ ایک ہوای منطقہ کی قریب زیادہ گاڈی ہی سیان موافق اوسکی اور
اور روی ہی بسبب کمال ضغط کی دونون قطبون کے گرد ایسے یہ اوسکی نزدیک آگ نہین پیدا ہوتی اور آگ کا کرہ اطراف کا قاصر
اور محدب اوسکا گول اور مقعر ہر کے صورت کا ہی اور دور کرتا ہی زد یا آگ کے نہ پیدا ہو نیکو قطبین کے پاس آگ کی چھوٹ

www.abulhasanalinadvi.org

چھوٹی ہو اُوٹھا پیدا ہوا کہ خلومین دکھائی پڑتے ہین اوسکی بہ ہوا کا کرہ ہی آگ کی کرہ کی بیچمین اور وہ بہی ہلکہی اور مضاف
اور فی الجملہ محیط کا طالب ہی لیکن آگ کا کرہ اوس سے زیادہ ہلکہی اور یہ کرہ مناسب المرکب ہی اسواسطیکہ آگ کی
مقصر کا تابع ہی اور اوسکی مقعر کے سطح برابر نہین ہی بسبب موجون اور پہاڑونکی اوسکی بہ پانی کا کرہ ہی کرہ ہوا کی بیچمیز
اور وہ بہاری اور تہوڑا اس مرکز کے طرف مائل ہی لیکن زمین اوس سے زیادہ بہاری ہی اور پانی کا کرہ زمین کے کرہ کو
پورا گہیری ہوئی نہین ہی بلکہ کرہ مجوفہ کے ہیئت پر ہی اور بعض ٹکڑا اوسکا خاک سے باہر ہی اسی وجہ سے خاک پانی کے
ساتہہ ایک کرہ کے طرح ہوگئی ہی اور دونون سطحین کرہ آب کے برابر نہین اوپر کے سطح بسبب موجون کے اور نیچی کی بحبت دائرہ
زمین کے اور یہان ایک عجیب مسئلہ ہی جس سے کرویت یعنی گول ہونا پانی کا اور یہان بہاری چیزون کا بالطبع مرکز عالم کیطرف
دریافت ہوتا ہی اوسکی بہ خاک کا کرہ ہی کرہ آب کی بیچمین اور وہ بالکل بہاری ہی اور طالب کرنے کا الاطلاق اور اوسکا
گول ہونا بسبب اوسکی دسعت کے مانع اوسکی نرمش ہونیکا نہین اور دلیل اوسکی یہہ ہی کہ ستارونکا نکلنا اور ڈوبنا پورب کے
مقامات مین قبل اوسکی نکلنی اور ڈوبنی کے پچم کی جانب نہین ہی پس جو شہر پچم مین ہی اور اوسکی دوری پوربی
شہر سے ایک ہزار میل کی فاصلہ پر ہی صرور طلوع و غروب اوسکا پورب کی طلوع و غروب سے ایک ساعت بعد ہوگا اور مرکز
اس کرہ کی بہاری پن کا کہ ایک نقطہ ہی۔ عین مرکز عالم کا ہی اور حرکت زمین کی جہت کی خلاف ہی سست حرکت کی
اور کوئی دلیل زمین کی حرکت کی باطل کرنیکی قائم نہین ہوئی مگر اسکی حرکت وضعیہ بسیطہ ہی اور بسبب سست چلنے کی اوسکی
حرکت محسوس نہین ہوتا اور حرکت وضعیہ مانند حرکت قیام قائم کے ہی یعنی جیسے ایک بیٹہا ہوا آدمی کہڑا ہوگیا
یا کہڑا ہوا بیٹہہ گیا ایک جگہ سے دوسری جگہ کے حرکت نہین ایسے ہی حرکت بعض کی قبض و بسط کی ہی ہی اور
برابر ہونا کرہ ارض کا ظاہری گول ہونے سے اوسکو خارج نہین کرتا جیسے کہ کرہ آب و ہوا کو خارج نہین کرتا
اسواسطے کہ نسبت بلندی بڑی پہاڑ کے اوسکی قطر کی طرف مانند نسبت ساتوین حصی چوڑائی چوکیکی کرہ کیطرف
کہ اوسکا قطر ایک ہاتہہ ہی یعنی جیسے وہ بالکل گول ہونیمین قدح نہین کیجاتی بلندی اور انحطاط بہی پہاڑونکی سبب سے قدح نہین
کیجاتے اور یہان ہی ایک مسئلہ غریب ہی جس سے کرویت زمین کی نکلتی ہی اور یہہ صورت عالم کی گرون کی ہی مطابق

یقظم



تشبیہ جانا چاہئی کہ بڑی سے بڑی پہاڑ کی بلندی کے
مثل نسبت ساتوین حصی عرض جو کیکی ہی بہ نسبت آدہے
جیسا ساتوان حصہ عرض جو کا بہ نسبت ایک ہاتہہ کے
کہ تقریبا اڈہائی فرسخ یعنی فرسنگ تیرہ میل کا ہوتا ہی

لسطح جسم کی چیزونکی
نسبت کرہ ارض کیطرف
کرہ کے جیسا قطر ایک ہاتہہ ہو یعنے
ایکہزار آٹہوان حصہ ہی اوسیطرح ملبغی بڑی پہاڑ کے
اور میل چار ہزار قدم راہوار اونٹ کے چال سے — تقریبا ایکہزار آٹہوان حصہ ہی زمین کی قطر سے اور ہاتہہ شاخرین کی نزدیک
چوبیس انگل کا ہی اور ہر انگلی جیسے جو کے برابر ملی ہوئی پس ایک کے ہاتہہ کی جو ایکسو چوالیس ہوئی اور ساتوین حصے
ہاتہہ کے ایکہزار آٹہ سو نہین ہوتے ہین پس جو حصہ سطحی کو ہاتہہ کیساتہہ نسبت ایکہزار آٹہوین حصہ کے ہی اور اسطرح زمین کے
قطر کو متصور کرنے دوسرے ربانیون نے پینتالیس فرسخ پایا ہی اور ہمنے سب سے بڑی پہاڑ کے کہ کوہ الونند
ی شہر نہاوند مین دو فرسخ اور تہائی اوسکی پائی گئی اور ہمنے اوسے اڈہائی فرسخ فرض کیا پس اوسکی نسبت
زمین کے قطر کے طرف بقدر ایکہزار اور آٹہ کے ہوگے

فصل پہلی دائری دو قسم کے ہین بڑی اور چہوٹی
بڑا دائرہ وہ ہی جو کرہ کو نصفا نصف کردی اور جو کہ اسکی خلاف ہی اور ہر ایک دائری جو اس قسمن
مشہور ہین دس ہین پہلا دائرہ معدل النہار اور یہہ منطقہ فلک اعظم کا ہی اور اسکو دائرہ یومیہ کہتے ہین
کیونکہ دن کے پیدائش اسکے حرکت سے ہی اور اسکو منزلۃ العدل والمیزان بہی کہتے ہین کیونکہ اسکا گزر اوسکے
اوائل حمل ہی اور مدار الاوسط بہی کہتے ہین بسبب اسکی کہ اسکا توسط اپنی مداروں کی بیچمین ہی اور دائرہ
الاستوا اور دائرۃ الاعتدال اور فلک معدل النہار اسواسطیکہ کبہی فلک کا اسم ہی اوسکی منطقہ ہر الطلاق کہتا ہی
اور معدل النہار کو اسطی نام رکہنے ہین کہ رات اور دن برابر کردیتا ہی سب زاجمین سوای عرض تسعین کے اور اوسکا
دونون قطب کہ دو نقطی ہین آسمان پر اوسکی جنس کے اور وہ خط کہ اون دونون سے نکلتی ہین سب کا نسبت
ہر ایک کی ساتہہ اونہین سے برابری ہر طرف عین دونون قطب ہین اور جو قطب خاصہ ہی کیطرف ہی شمالی
اور اوسکی مقابل جنوبی کہلاتا ہی اور اس دائرہ کے بیچی عین مماذات ہین اوسکی دوسرا دائرہ فرض کرتے ہین

www.abulhasanalinadvi.org

زمین پر اسطرح سے کہ دائرہ معدل النہار عالم کو قطع کرکے زمین کو بھی قطع کرے پس زمین جس جگہہ سے قطع ہوگی
اوسیکو خط استوا کہتے ہیں اور یہاں پر رات دن برابر ہوتا ہی اور تقریباً یہی وجہ تسمیہ اوسکی ہی اور جو نقطے
دائرہ ہی اوسکی موازی ہیں کہ درستم ہیں نقاط کی حرکت سے اوسکے جنس سے اور دہی مدارات یومیہ ہیں

دوسرا وہ دائرہ ہی جسی منطقۃ البروج کہتی ہیں اسواسطیکہ وہ برجوں کی وسط میں ہوکر گزرتا ہی اور دائرہ
معدل النہار کا تقاطع کیا ہی حائل کیصورت سے اور جب آفتاب تقاطع کی جگہہ سے دونوں نقطوں پر پہونچتا ہی
اوسوقت سب ملکوں میں رات اور دن برابر ہوجاتا ہی سوای عرض تعیین اور اوسکی قرب جوار کے اور ان دو
تقاطع کی جگہہ کو دو نقطے اوسکی عینیت کی کہتے ہیں اور جو نقطہ کہ جسپر آفتاب گزرنے سے شمالی ہوجاتا ہی اوسے
رحی کہتے ہیں اور دہی راس حمل ہی اور جو نقطہ اوسکی مقابل ہی اور اوسپر آفتاب گزرنے سے جنوبی ہوجاتا ہے
اوسکو اعتدال خریفی کہتی ہیں اور دہی راس میزان ہی اور آفتاب کی مسیر ہمیشہ ایسے دائرہ پر ہوتی ہی
اور بارہ برج یہ ہیں حمل ثور جوزا سرطان اسد
سنبلہ **میتسرا** وہ دائرہ جو چاروں قطبوں پر گزرتا ہی اور یہ وہ دائرہ ہی جو منطقۃ البروج کے
دونوں قطبوں پر اور معدل النہار کے دونوں قطبوں پر اور دونوں میل کلی پر گزرتا ہی اور معدل النہار سے
منطقۃ البروج کے جو غایت دوری ہی اوسے میل کلی کہتے ہیں **چوتھا** دائرہ میل اور یہ وہ
دائرہ ہی کہ معدل النہار کے دونوں قطبوں پر گزرتا ہی اور اوس دائرہ کے سبب سے کواکب سیارہ کا
بعد معدل النہار سے اور منطقۃ البروج کے کا میل معدل النہار سے پہچانا جاتا ہی اور جاننا چاہیئے
کہ دو نقطوں اعتدالی کو میل نہیں ہوتا اور جو ستاری نقطۂ اعتدال سے تجاوز کرتے ہیں تو ہمیشہ میل
بڑہتا جاتا ہی میل کلی تک کہ دونوں انقلابوں کا نقطہ ہی **پانچوان** دائرۃ العرض اور یہ
وہ دائرہ ہی کہ جسپر قطب برج گزرتا ہی اور اوس ستارہ کا عرض واقع ہوتا ہے **چھٹا** دائرہ افق
اور یہ وہ دائرہ ہی جو فلک کو نصفا نصف کرتا ہی مرئی اور غیر مرئی کے بیچ میں یعنی یہ دائرہ فرق کرتا ہی کوکب

فلک

فلک کو جو زمین کی اوپر دیکھلائی پڑتا ہی درمیان اوسقدر فلک کے کہ دیکھنی والیکی نظر سے پوشیدہ ہی زمین کے
نیچے اور طلوع و غروب ستاروں کا اوسے متعلق ہی اور اس دائرہ کے دونوں قطب سمت الراس اور
اور سمت القدم میں اسطرح



اور اسکو افق حسی کہتی ہیں اور محققوں کے نزدیک افق کی تین
قسمیں ہیں — ایک کا بیان ہوچکا اور دوسری اور تیسری کا
بیان طویل تھا اس سے چھوڑدیا گیا — اور یہ تینوں افق اسطرح میں بلحاظ حرکت فلکی کے کہ ایک
حائلی ہی دوسرا دولابی تیسرا رحوی ہے چکی کے طرح اور دولابی خط استوا پر ہی اور حائلی اکثر بلاد عالم میں
ہے اور رحوی عرض تعیین پر ہی جہاں پر قطب شمالی سمت الراس ہی **ساتوان** دائرۃ نصف النہار
اور یہ وہ دائرہ ہی کہ دونوں قطبوں پر عالم کے جنمیں قطب معدل النہار کہتے ہیں — گزرکر سمت الراس و القدم
گزرتا ہی اور جسقدر فلک کہ افق کے اوپر دکھائی پڑتا ہی اوسے نصفا نصف کرتا ہی اور جو میں نظر آتا وہ خواہ مخواہ
آدھا ہوجاتا ہی اور یہ تعریف بلحاظ اکثر بلاد دنیا کے ہی اسواسطیکہ عرض تعیین میں صادق نہیں آتی **آٹھوان**
دائرۂ اول السمو ات اور یہ وہ دائرہ ہی کہ مرور کرتا ہی دونوں سمت الراس القدم اور نقطہ مشرق و مغرب پر اور اس
دائرہ کے دونوں قطب دونوں نقطے جنوب و شمال کے ہیں اور خط استوا پر معدل النہار سے مل جاتا ہی اور
افق رحوی میں متقاطع معدل النہار کا ہوتا ہی زاویوں قائمہ کیساتھ اور آفاق مائلہ میں ہی تقاطع معدل النہار کا
ہوتا ہی مگر غیر قائموں پر **نوان** دائرۃ الارتفاع چونکہ قوس ارتفاع یعنی بلندی کے اسے دائرہ سے لی گئی ہی
اسواسطے اسکا نام یہ ہوا اور یہ دائرہ سمت الراس و القدم گزرتا ہی اور رات دن میں دو بار دائرہ
نصف النہار کیساتھ منطبق ہوتا ہی اور ہر وقت اپنی جگہہ سے تجاوز کرتا ہی اور جاننا چاہیئے کہ تین دائرے
ان دسوں میں سے جنکو معدل النہار اور منطقۃ البروج اور دائرہ بالاقطاب کہتے ہیں نفی ان کے
افراد نہیں ہیں اور باقی سات دائرے نوعی ہیں جنکے افراد بہت ہیں لیکن دائرۂ افق ایک
موضع میں متعدد نہیں ہوتا اسیطرح نصف النہار اور اول السمو ات بھی بخلاف تین دائروں

فصل دوسری افلاک سبعۂ سیارہ کی صورتوں کے

باتے یکے کہ متعدد ہوتے ہیں

بیانمیں جاننا چاہئی کہ فلک شمس بڑا جرم رکھتا ہی دونوں سطحیں اوسکی متوازی یعنے برابر ہیں اور اوسکا مرکز غیر مرکز عالم کے اور منطقہ اور قطبین میں فلک البروج کیساتہ مماثل ہی اور اس فلک کی موٹائی ہیں اوسطرح کا دوسرا افلاک ہی دونوں سطحوں کے برابر اور منطقہ میں لیکن اسکا مرکز مرکز عالم کے خلاف ہی اور اسطرح دونوں قطب اوسکی اور اسکا ضخیف یعنی اوپر کا پہلو محدب مماثل کے ساتہ نقطۂ واحدہ سے چھوا ہوا ہی جسکو اوج کہتے ہیں اور اسکا مقعر یعنے نیچے کا پہلو غیر مقعر مماثل کا ہی نقطۂ حضیض پر لیکن جدا ہوتا ہی مماثل سے خارج دو نقطے کیساتہ کہ دونوں جرم میں تدریج کیساتہ ہیں ایک حد مقرر تک اور یہ حد دو مرکز کو یعنی بیچ میں دوگنی ہوجاتے ہی اور آفتاب باہری حجم میں مرکز ہی اوسکی دونوں قطبوں کے قدموں آدہ کے قریب اور اوسکی دونوں سطحوں سے ملا ہوا دونوں نقطوں اوفلک کل پر علویہ سے اوفلک زہرہ ہیئت میں فلک ثخن کسطرح ہی مراد اسکی خارجی منطقی منطقۃ البروج کے کائنی دائرے اون دونوں نقطوں پر جو دونوں جانب کے قطر کے اقطار منطقہ مذکور سے واقع ہوئی ہیں اور اوانکا نام راس اور ذنب ہی برخلاف منطقۂ خارج ثخن کے کیونکہ وہ اوسکی سطح میں واقع ہی دوسری یہ کہ اوسکی داخلی تدویریں ہیں جو اوسکی خوارج ہیں مرکز ہیں اور تدویر اوس فلک کو کہتے ہیں کہ جسکے سطحیں متوازی ہوں آوتر ہیں کے اور اوانکا نام حوامل ہی جیسے آفتاب جرم خارجی میں مرکز ہی اور فلک قمر فلک علویہ کیسطرح ہے یعنے فلک بالا مگر یہ کہ جو منطقہ کہ اوسکی حامل کیواسطے حاوی ہے وہ منطقۃ البروج ہے پر اسواسی اسکے سبب سے اوسکا نام مائل ہی اور منطقۂ مائل منطقۂ حامل کیساتہ اوس سطح میں ہی جو اوسکے سطح کی کائنی دائرے ہی دونوں نقطوں راس و ذنب کی بیچی اور اوسکی لئی دوسرا فلک ہی جسکے سطحیں برابر اور محیط بمائل ہیں اور اوسکو جو زہرہ کہتے اور وہ حامل کیسطرح ہی منطقہ اور قطبین ہیں اور فلک عطارد بھی افلاک بالا کی مانند ہی مراد اوسکے حامل کا حاوی جو فلک ہی اور اوانکا نام مدیری اوسکا مرکز غیر مرکز عالم ہی اور اوسکا منطقہ منطقۃ البروج کی سطح میں نہیں ہی بلکہ منطقۂ حامل کے معیت میں ایک سطح میں ہی اور مدیر مماثل کے حجم میں ایسا ہی جیسا حامل اوسکے حجم میں اور یہ ساری افلاک جزو کل جو وہ ہمیں جیسا مشہوری اور محقق طوسی کے قولے اور علامہ قوشجی کے قولے حرکتاب کرتے مضنفہ محقق مذکور کا شارح ہی۔

فصل ستری پندرہ ہیں افلاک کے حرکات اور

اوسکا

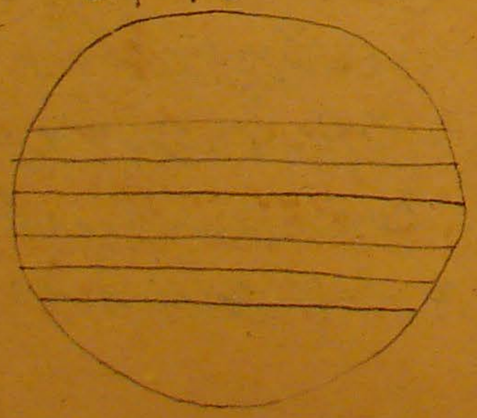
مرکز شمس کیطرف اور دوسرے دائرے ہی منطقۃ شمس سے بیچمین طرف خطواسطی اور اول حمل کے مقابل ہے سایہ ہوا ہی اوسکا
وسط کے پس جبتک آفتاب ملبہ سے نیچے کیطرف اوترتا ہی اوسوقت تک اوسکی تعدیل اوسکی وسط سے ناقص رہتی ہے
اور جبتک نیچے سے اوپر چڑھتا ہی تعدیل زیادہ رہتی ہی غرض دونون حالتونمین اوسکی تقویم حاصل ہوتی ہی اور وہ تقویم
ایک دوس ہی منطقۃ البروج کے درمیان اول حمل اور کنارہ خط تقویمی کے توالی پر اور چاند ایک بہوراجرم ہی سیاہی مائل
صیقل دار یا ایسا جرم ہی کہ سیاہی اور بہوری پن کی بیچمین ہی گول اور روشن ہی آدہی سے زیادہ ہمیشہ آفتاب کیطرف رہتا ہے
کہ کو آفتاب بڑا ہی اور چاند چھوٹا اور اوسکی وضعین حالت مین اوسکی قرب وبعد کے آفتاب سے مختلف رہتی ہین پس
جب وہ دونون ایک مقام پر منطقۃ البروج کے جمع ہوجاتے ہین اوسکی تاریکی کے سمت ہماری طرف ہوجاتی ہی اور
سمت روشن آفتاب کیطرف اور دونون دائرے نور اور ردیت کے مطابق آتی ہین اسیکو گہن کہتے ہین اور
اوسکے تغیر خیالی موجانا چاہئے کہ اوس رخ کا ہی جو ہماری مواجہہ مین ہی اوس روشنی سے جو آفتاب سے اوسپر
پڑتی ہی اس سبب سے ہین کہ چاند کو سورج کے بیچمین زمین حائل ہوجاتی ہی بلکہ سہ حالت کسوف لیے سورج گہن کے ہی
اور جب چاند آفتاب سے تہوڑا سا دور ہوجاتا ہی دس درجے سے کم تو چاند یا اوسکا روشن رخ ہوڑا سا نظر آتا ہی اوسکی ہلالی تمیز
اور جتنا سورج سے دور ہوتا جاتا ہی اوتنا ہی اوسکا روشن رخ جو نصف دکہائی دیتا ہی ترقی کرتا جاتا ہی یہانتک
کہ آفتاب کی مقابلہ مین آجاتا ہی لیے اوسکا دورہ چھہ برجون تک پہونچ جاتا ہی اوسوقت اوسکا حالت اولٹ جاتی ہی اور
اسحالت کو بدر کہتے ہین پہر اوسکا نصف روشن رخ ناقص ہونے لگتا ہی آفتاب کے قرب سے کبھی کبھی اوسکا
قرب بڑہتا جاتا ہی اور اوسکی روشنی کم ہوتی جاتی ہی یہانتک کہ محاق کو پہونچ جاتا ہی جسے گہن کہتے ہین اور جب چاند
اور سورج راس یا ذنب کی نزدیک جمع ہوجاتے ہین اور چاند ہماری اور آفتاب کے بیچمین حائل ہوجاتا ہی تو اس سے
آفتاب کے روشنی ہم تک نہین ہوسکتی خواہ نور احجاب مریا کم اسیکو کسوف کہتے ہین اور جب دونون وجزو
بمقابل ہین جمع ہون کہ دونون کے مرکز وبیچمین نصف دور کے دوری ہو نیچے نزدیک راس یا ذنب کے تو دونون کے بیچمین
زمین حائل ہوکر خسوف پیدا کرتا ہی خواہ آدہا چاند محسوف ہوتا کل کہ زمین کے مخروطی سایہ مین آجاتا ہی اور یہہ

تینون شکلین شمالیہ تینون صورتون مذکورکے ہین



چوتہی فصل

زمین کے متعلقات اور اوسکی مقامات کے اختلاف مین بہ نسبت معدل النہار کے جاننا چاہئے کہ
دونون دائرون محیط کہ سطح زمین پر حادث ہین معدل النہار کے تقاطع سے موافق ہی اون قائمون پر جو اوسکے چار حوتہائی
تقسیم کرتے ہین اور دنیا کے آبادی شمال کے دو چوتہائیون مین سے ایک حصہ ہی جسکو ربع مسکون کہتے ہین اور یہہ ربع مسکون
منقسم ہوتا ہی سات مدارون پر کہ خط استوا سے موازی ہین زمین کے سات حصونمین کہ مشرق سے مغرب تک
لانبی ہین اور چوڑائی مین برابر نہین اور یہہ برابر نہونا اوس تفاوت کے موافق ہی جو سب دنون سے زیادہ بڑا آدہی ساعت
ہی اور ان حصونکو سات اقلیم کہتے ہین اور اوسکی ابتدا ہین سب کے نزدیک بڑی سے بڑا دن بارہ گہڑی
پینتالیس دقیقہ کا ہوتا ہی اور یہہ صورتین اقلیمونکے اور اوسکی مشہور شہرونکی ہین —



جانا چاہیے کہ پہلا اقلیم کے ابتدا خط استوا سے ہی اور عرض ربع مسکون کا اوس خط سے نوی درجہ تخمینہ کیا گیا ہی اور بیس تیس
درجہ قطب شمالی کیطرف خارج کر کے ساتون اقلیمون کے عرض کو ساٹھ درجہ پایا ہی اور دہ بیتیر درجی لیب زیادہ دیکھے
قابل آبادی کے نہیں کیونکہ آفتاب دہانسے دوری اور خط استوا چیز کے دکھن کے زمین سے شروع ہو کر گنگ دیش پر
کہ دہ بی چین کے زمین ہے اور مقامات شیاطین مشہور ہر گزر کر اور جزیرہ جگوٹ پر ہو کر جزائر ارض ذہب اور
جنوب سراندیپ اور جزائر رنگ کو پہونچتا ہی اور جبال قمر کو جنکے چشمون کے دکھن ہو کر بحر اوقیانوس تک منتہے ہوتا ہی
اسکا طول تین ہزار بائیس فرسنگ اور عرض اکیسو ستایس فرسنگ ہی اور فرسنگ وہی ہی جسکو عرب فرسخ کہتے ہین اور
وہ تین میل کا ہوتا ہی اور اسیقدر چار ہزار قدم راہوار اونٹ کے ہوتا ہی اور اس اقلیم مین بتیس پہاڑ اور تیس نہرین ہین
یہان کے باشندہ کا رنگ سیاہ اور طول یہان کے دن کا بارہ گہڑی اور چوتھائی اور وسط مین ساڑہے تیرہ گہڑی اور اقلیم
ابتدا مین سب سے بڑا دن تیرہ گہڑی پندرہ دقیقی کا ہوتا ہی اور عرض بیس درجہ ستائیس دقیقہ اور اوسکی وسط مین بڑا دن تیرہ گہڑی
بتیس دقیقہ کا اور عرض چوبیس درجہ چالیس دقیقہ کا اور طول اس اقلیم کا دو ہزار آٹھ سو تیس فرسنگ کا اور عرض اکیسو تیس فرسنگ کا ہی
اور اس اقلیم مین ستائیس پہاڑ اور اسیقدر نہرین ہین اور آدمیون کا رنگ گندم گون سیاہی مائل ہی مرآت الخیال مین لکھا ہی کہ درجہ
بقول حکیم بطلیموس کے پچیس فرسنگ کا ہوتا ہی اور بقول ابریحان کے کہ حکماء ہندوستان مین ہی مسافت ہر درجہ یکے
اٹھارہ فرسنگ کچھ کم ہوتے ہی اور ہر فرسنگ تین میل کا اور ہر میل بسبب دو ہزار قدم بلند آواز کے اور ہر ذراع تین بیرونکی دوری پر
دو بے دس زمہ اور ہر زمہ کا پاس ہاتھ پیدائشے نر دہ ہاتھ جو درزی کے گز مین شمار کیا جاتا ہی اور ہر ہاتھ چوبیس انگل کا ملی ہوئے
انگلیون سے اور ہر انگشت برابر چھ جو کے اور ہر جو برابر موٹائی سات تار بالون کے گھوڑی کے دم سے اور دقیقہ ساڑہے چار
فرسنگ کا ہوتا ہی — اور تیسری اقلیم کے ابتدا مین سب سے بڑا دن تیرہ گہڑی پینتالیس دقیقہ کا اور عرض ستائیس درجہ

تیس دقیقہ کا اور وسط مین دن چودہ گہڑی کا اور عرض بتیس درجہ چالیس دقیقہ کا اور شاہجہان آباد اسی اقلیم مین ہی بقول صاحب
تشریح الافلاک کے جسکو بہاء الدین آملی نے لکھا ہی اور نیز صاحب مفرح القلوب کے مگر صاحب شرح چغمنی فارسی اور صاحب مرآۃ الخیال
اسکے مخالف ہین اور اس اقلیم کا طول دو ہزار دو سو چوالیس فرسنگ اور عرض اکیسو سورہ فرسنگ ہی اور اس مین پہاڑ اور
بائیس نہرین ہین اور آدمی بیانگی گندمی رنگ ہین اور چوتھی اقلیم کے ابتدا مین سب سے بڑا دن چودہ گہڑی کا اور عرض
تینتیس درجہ اور تینتیس دقیقہ کا ہی اور اوسکی وسط مین دن ساڑہی چودہ گہڑی کا اور عرض چونتیس درجہ بائیس دقیقہ کا
اور طول اس اقلیم کا دو ہزار دو سو چھیاسٹھ فرسنگ کا اور عرض بتانوی فرسنگ کا ہی اور اس مین بیس پہاڑ اور بائیس
نہرین ہین اور رنگ بیانگی لوگون کا درمیان گندمی اور گوری پن کے ہی اور پانچوین اقلیم کے ابتدا مین پورے دن ساڑہی چودہ گہڑی
اور پاؤ — اور عرض اڑتیس درجہ چون دقیقہ اور اوسکی وسط مین پندرہ گہڑی کا اور عرض اکتالیس درجہ اور چالیس کا اور طول
اسکا ایکہزار سات سو ستاسی فرسنگ اور عرض چوراسی فرسنگ کا اور اس مین بتیس پہاڑ اور پندرہ نہرین اور آدمی بیانگی
گوری ہین اور چھٹی اقلیم کے ابتدا مین بڑا دن پندرہ اور چوتھائی گہڑی کا اور عرض تینتالیس درجہ اور بائیس دقیقہ کا
اور اوسکی وسط مین دن ساڑہی پندرہ گہڑی کا اور عرض پینتالیس درجہ اکیس دقیقہ کا اور اوسکا طول ایکہزار
پانسو گیارہ فرسنگ کا اور عرض اکہتر فرسنگ کا اور اس مین دس پہاڑ اور چالیس نہرین اور آدمی یہان کے سرخرو رنگ
ہین اور ساتوین اقلیم کے ابتدا مین بڑا دن پورے سولہ گہڑی کا اور عرض سینتالیس درجہ بارہ دقیقہ کا اور اوسکا وسط مین
دس پورے گہڑی کا اور عرض اڑتالیس درجہ بارہ دقیقہ کا ہی اور اس اقلیم مین بلغار نامی ایک شہر ہی سکندر کا
آباد کیا ہوا کہ ظلمات کے سفر مین آباد کیا ہی ظلمات یکے نزدیک کہ اوائل فصل گرما مین تفق وہان غائب
نہین ہوتی پاتے کہ سپیدہ صبح کا نکل آتا ہی اور دن وہان چار گہڑی کا اور رات بتیس گہڑی کے ہوتا ہی
اور پہر اسکا عکس ہو جاتا ہی اور طول اس اقلیم کا ایکہزار اکیسو تین فرسنگ کا اور عرض اکسٹھ فرسنگ کا ہوتا ہی

اور اسمین دس پہاڑ اور چالیس ندیان ہین اور آدمی بہادر سرخ رنگ مائل بسبزی یعنی سرخ سفید ہوتے ہین اور طول آبادی ربع مسکون کا
نزدیک اکثر نقشہ جات بطلیموس کے جزائر خالدات سے کہ ربع مسکون کے غرب طرف انتہاء آبادی ہی گنگ دژ تک کہ مشرق کے طرف
منتہای آبادی ہی اکیسواین درجہ ہی اور عرض خط استوا سے کہ انتہای سمت جنوب ہی منتہاء آبادی شمال تک چھیاسٹھ ۶۶
درجہ ہی اور جاننا چاہئی کہ آفتاب کے مسامت سرون پر ہنگام خط استوا کے ہر سال دونون اعتدالونمین رہتے ہی پہر سایہ
جاتا رہتا ہی اور دونون انقلابونمین جو انتہا دوری کے ہی وہ ہی دور ہوجاتا ہی اور سایہ برابر ہوجاتا ہی جبکہ دوپہر کا وقت ہوگا
سرو کی سمت سے آفتاب ہٹ جاتا ہی اور اوکی آہٹہ فصلین ہین دو جاڑون کے دو گرمیونکی دو ربیع کے دو خریف کے
اور اوکی جاڑے کی شروع اوسوقت سے ہی ہی جوقت سے آفتاب دونون انقلابی نقطونپر پہونچتا ہی تو اول حمل سے اوسط
ثور تک صیف ہی اور ثور سے اول سرطان تک خریف اور اوس سے اوسط اسد تک شتا اور اوس سے اول میزان تک
ربیع اور اوس سے اوسط عقرب تک صیف اور اوس سے اول جدی تک خریف اور اوس سے اوسط دلو تک شتا اور اوس سے
اول حمل تک ربیع اور دونون مینونمین سے ہر ایک کا شروع دونون اعتدالونمین سے ایک ہی اور دونون شتاؤنمین سے
ہر ایک کا آغاز دونون انقلابونمین سے ایک سے ہوتا ہی اور دونون ربیعونمین سے ہر ایک کے ابتدا ایون ہی کہ اوسکے میل کا جزو
میل کلی کا آدہا ہی اور اسیطرح ہر ایک خریف ہی اور علاوہ اوسکے اور ہوای عرض تسعین سے پانچ قسم ہی اگر میل کلی سے عرض اوتنا
کم ہی آفتاب کے مسامت اوکی سرون پر ہر سال دوبار ہی جہان سے اوتنا میل معدل سے ہوا ہی جب اوتنا عرض بلد ہی پس
وقت مسامت آفتاب کے سایہ اوسکا ساتھ نہین دیتا اور جوار خط استوا کے باشندون کی فصلین آٹھ ہین مثل اوکی باشندون کی
اور اوسکے جوار کے سوا جو رہتے ہین اوکی فصلین چار ہین اور اگر عرض اوسکا برابر ہے تو مسامت آفتاب کے سالین ایکبار ہوگا
جو وقت مرکز اوسکا نقطہ انقلاب صیفی مین ہوتا ہی اور ایکبار جب مرکز نقطہ انقلاب شتوی مین ہوتا ہی اور برجون کے
دونون قطبون مین سے ایک ہمیشہ ظاہر رہیگا اور دوسرا چھپا ہوا اور یہ دونون قطب دورہ یومیہ مین ایکبار افق کو چھوینگے

اور اگر

اور اگر عرض بلد میل کلی سے زائد اور تمام میل کلی سے کم ہی تو اوسکے سمتی قطب کا بقدر میل کلی اور تمام عرض بلد ہوگا
اور نیچی کا اسی بقدر کمی میل تمام عرض بلد کے اور سایہ اوسکا ہمیشہ شمالے ہوگا اور اگر اوسکا عرض تمام میل کلی کے برابر ہے
تب بلندی سمتی قطب کا بقدر دو چند میل کلی کے ہوگا اور مسامت قطب منطقۃ البروج کے اوسکی طریقہ پر دورہ مین ایکبار ہوگا
پہر وہ مل جاتا ہی اوسکی افق سے پر اونچا ہوتا ہی آدہا منطقۃ البروج ایکبار کے افق سے اسواسطیکہ قطب بروج
قطر افق کے طرف جھکتا ہی پر نیچا ہونے لگتا ہی دوسرا نصف منطقۃ کا افق سے پر مرتفع ہوتا ہی اور گھٹتا ہی
نصف مرتفع سابقہ اور دن بڑھنے لگتا ہی یہانتک کہ دورہ کے برابر ہوجاتا ہی اور اسجگہ دن کی بڑائی جو ہمیشہ
گھڑی تک ہوتی ہی پہر برابر بڑھنے لگتی ہی اور وہ ہی جو ہمیشہ گھڑی تک ہوجاتی ہی

اذا ما قال لي ربي ... وكفى الذنب مرخلقي ... اقول له لم يارب ... يا حسرة العاصين عند معادهم

اما استحييت تقضني ... وبالصيحات تاتيني ... ارجي ان توفقني ... هذا وان قدموا على الخالق

لم أكن الا الحياة والدهر ... لا ريب حال مستقبل ... ما لا يكون فلا يكون بحيلة

ستر القبيح لاعظم الحسرات ... ايقنت انك للهموم قرين ... ايجاد ما هو كائن سيكون

سيكون ما هو كائن قد فرغه ... فلعل ما تخشاه لن يك كائن ... ليس الحريص فلا ينال بحرصه

واخو الجهالة متعب محزون ... ولعل ما ترجوه سوف يكون ... حظ وكيظ عاجز وجهين

فارفض لها وتوكل الواها ... هون عليك وكن بربك واثقا ... لم الاذى عن نفسه في رزقه

ان كان عندك للقضاء يقين ... فاخو التوكل شانه التهوين ... لا يتقن انه مضمون

اطلب رزقك من مصدره ... وترضى بصرف وانكان مشركا ... كم من قوي قوى في تقلبه

واقنع من خوف العواقب آمنا ... ضمينا ولا ترضى بربك ضامنا ... احمد الراعية الرزق يتخوف

وكم ضعيف ضعيف في تقلبه ... هزا وليهلك ان الامر له

كالنرجس البري ليس يغترف ... في خلق شرخ ليس يكشف

فالنحلة الاوفى عيشة ... اليك وان جاهدت نفسك انسان

صاحب الفضل والذي في يساره ... ورفيقه في عسره حسن صحبة

كلما دلوت دلوي ... غلب الماء دلوي

انت سؤلي وبغيتي ... ليس قصدي من الحنان نعيما

ليت شعري متى يكون لقاك ... يا ملاذ القلب ما لي سواك

يا رب ... هذا وان قدموا على الخالق

ما لا يكون فلا يكون بحيلة

ايقنت انك للهموم قرين ... ايجاد ما هو كائن سيكون

فلعل ما تخشاه لن يك كائن ... ليس الحريص فلا ينال بحرصه

فكلا لا يرد بخزي رزقي ... فكذا لا يجر رزقي حذقه

الكنوز ... تحت كل حجر ... ينبع بحر

يا خالق العالم فاحفظ رزقه ... قد قضى لي ما علي وما لي

يا مالكي في قضائه قلب خليق

انما الظلم الفقر

ما جزم البيع زائرا قد اتاك ... وابى القلب ان يجيب سواك

عبد الله دوني

ويعلم الله دوني

باتباع الهوى دوني

عيل صبر وزاد فكاك

ضاع رزق

يا دود يا دود يا دود يا ذا العرش المجيد يا مبدئ يا معيد يا فعال لما يريد
اسئلك بنور وجهك الذي ملأ اركان عرشك واسئلك بقدرتك التي قدرت بها
على جميع خلقك وبرحمتك التي وسعت كل شيء لا اله الا انت يا مغيث اغثني

سر ماريد

وكم يسر اتى فرج بعد عسر وكم ادرك بك صباحا
يدق بطلبه عن فهم الذكي وفرج كربة القلب الشجي وما يبلغ المسرة يا بغيتي
واذا ضاقت بك الاحوال يوما
فثق يا ابا واصل الفرد العلي

اهتز بالدعاء وتمرد به سهام القدر لا تخطئ ولكن وقرش يا الاه بما تراه
وما يدريك ما صنع الدعاء لها امد وللامد انقضاء فما للملك عندكم البقاء

لي ذكرت عذاب النار يبكي وحرمت نوم العين مني مخافة الوحش منه
واذكر للتذكر اهل ودي فاظنهم كما تريني على وجدي واحزاني فما عصى الله عبد مثلي عصيتك
ناديتك خائفا وقلبي واجف فجئتك بالذي اهل التجاوز فما ارعويت ولا تقوت زلتي
واغسلت بماء الدمع اثمي

ورادي تيسير ما اراه يسبغ الفرج وابكي ام للاوابد تفتح انحرقتني بالنار ما غاية المنى
فاين رجائي منك اين مخافتي انت سؤلي وبغيتي في حياتي انت ذخري وعدتي في مماتي
يا عليما بما اكن واخفي وبما في نواطن الخطرات يسر لي مالك سواك فارج
لفرج الخطائم المرتقات

ماريد